"اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان: جنت ماں کے قدموں تلے ہے"

ماں باپ کی عظمت کا احساس دلانے والی کتاب' میاں بیوی میں محبت بڑھانے والی کتاب
روٹھنے والے شوہروں اور روٹھنے والی بیویوں کو منانے کا طریقہ بتانے والی کتاب
اُجڑے گھر بسانے والی کتاب' جنت کی راہ دکھانے والی کتاب
آپ پڑھ کر تو دیکھیں یہی ہے کتاب

ماں کی شان

خواجہ محمد اسلام - اُردو بازار لاہور پاکستان
Mobile: 0300-4292315, 0300-8884206, 0322-4282082

297.
294 م
1448

Marfat.com

[illegible] صدقہ جاریہ بن جائے گا۔ قیامت تک آپ کو، آپ کے بزرگوں کو، اہل وعیال عزیز واقارب اور دوست احباب کو دُعائیں بھی ملتی رہیں گی اور کتابیں پڑھنے والوں کو ہدایت بھی ملے گی، جس سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ اس طرح اشتہار کا فائدہ بھی آپ کو حاصل ہوگا اور خواجہ محمد اسلام نے جو مفت کتابیں تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، اس کارِ خیر میں آپ کی طرف سے تعاون بھی ہو جائے گا جو ہماری اور آپ کی بخشش کا باعث بنے گا۔

آیئے! قدم بڑھایئے...... اس کارِ خیر میں خود بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے عزیز واقارب کو بھی اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی ترغیب دے کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ اللہ پاک کے حضور دُعا ہے کہ جو بزرگ اور بھائی، مائیں اور بہنیں، بچے اور بچیاں اس کارِ خیر میں تعاون کریں یا معاون بنیں اور اس عظیم الشان کام میں رفاقت واعانت کریں، ان کے آباؤ اجداد، اہل وعیال، عزیز واقارب، دوست احباب، ان کے اساتذہ کو دُنیا اور آخرت کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور ان کو ہر طرح کی بلاؤں سے مامون ومصعون فرمائے اور ازل سے ابد تک آنے والے مسلمان مردوں، مسلمان عورتوں، مسلمان بچوں اور مسلمان بچیوں کو رسول کریم، رحمت للعالمین، صاحبِ قرآن، شافع روزِ جزا، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرما کر جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب فرمائے۔ آمین!

خواجہ محمد اسلام - اردو بازار لاہور پاکستان
call: 0300-4292315, 0300-8884206
website: www.khawajaislam.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سبق آموز کتاب

ماں کی شان

DATA ENTERED

کا مطالعہ کرنے والوں کو اور لوگوں تک پہنچانے والوں کو
اللہ پاک دُنیا اور آخرت کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے! امین

ہائے حسرت! ہائے افسوس!
کاش! دُنیا بھر میں عورت کی ذات پر جو ظلم ہو رہے ہیں، اُن کو ظالموں کے ظلم سے بچانے کے لیے عورتوں کی بھلائی کے لیے کچھ کر سکتا!

دُعاگو ۔ مرتب وناشر

خواجہ محمد اسلام - اُردو بازار لاہور پاکستان
Tel: 0300-4292315, 0300-8884206
web site: www.khawajaislam.com

قیمت: -/50 روپے (مبلغ پچاس روپے)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے مخاطب! تُو اپنی ماں کو راضی کرلے،
اللہ تیرے سارے گناہ معاف کردے گا۔

297.08
294 م
144823

کتاب

ماں کی شان

پردہ نشیں عورت کی عظمت کو سلام
بے پردہ عورت کو پردہ کرنے کا پیغام

خود پڑھیں، دوسروں کو تحفہ میں پیش کریں اور بچوں، بچیوں کی شادی پر مہمانوں میں تقسیم کریں۔

مرتب و ناشر خواجہ محمد اسلام نے
خان پرنٹنگ پریس۔ بندروڈ، لاہور سے چھپوا کر شائع کی۔

خواجہ محمد اسلام۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Tel: 0300-4292315, 0300-8884206
web site: www.khawajaislam.com

Marfat.com

۲۳-۱۲-۲۰۱۶

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فیوض و برکات	۵
حرفِ آغاز..... گناہ انسان کے حق میں انتہائی	
مضرت رساں ہیں	۶
دردِ دل	۷
حضور ﷺ کی شفقت کا سب سے زیادہ حصہ کس کو ملا	۹
بچہ کی دُنیا میں آمد	۱۳
نوزائیدہ بچہ	۱۴
لڑکی ہے ایک نعمت	۱۵
والدہ	۱۶
دربارِ رسالت اور حقوق والدین	۱۷
تعمیلِ قرآن ضروری	۱۸
ماں باپ کے بارے میں احادیث نبوی یعنی	
فرمانِ رسول ﷺ	۱۹
خوش نصیب کون ہے؟	۲۰
بچوں کی بہترین تعلیم و تربیت کے لیے بیوی کی	
مصیبت میں اظہارِ وفاداری ضروری ہے	۲۲
شرابی اور اُس کی نیک بیوی	۲۳
قصہ میاں بیوی کی خوبصورت لڑائی کا	۲۶
ذکرِ خیر اللہ والی لڑکی کا	۳۰
مرد کے لیے نیک عورت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں	۳۱
اسلام سے پہلے عورتوں کی حیثیت اور اُن کی بربادی	۳۳
اسلام کی مہربانی عورتوں کے حق میں	۳۴
بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیئے	۳۶
عورت کی خصوصیات	۴۰
اصلی شادی کارڈ	۴۱
مثالی لڑکی کا سوال اپنی مثالی ماں سے اور	
ماں کا مثالی جواب	۴۲
خطاب بہ مسلم	۴۳
عورت کا مقام	۴۴
مسلم عورت سے خطاب	۴۴
پاکستانی عورت سے خطاب	۶۵
والدہ کا بے مثال جذبۂ قربانی	۶۷
والدہ کی شفقت	۶۸
والدہ کے مصائب کا قرآنی اعتراف	۶۹

۵۵/۱۲

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ماں کے قدموں کو سلام	۷۰
یاد رکھیے!	۷۱
ماں کی شان	۷۲
رحمت کی برسات ہے ماں	۸۲
گنہگار کی، ماں کی دُعا سے بخشش ہوگئی	۸۳
نافرمانوں کے لیے تنبیہہ	۸۸
نصیحت	۹۴
ماں باپ کے ساتھ زیادتی کا تلخ احساس	۹۷
قصہ ایک مولانا صاحب کا	۹۷
مولانا صاحب کی درد بھری آپ بیتی	۹۸
ماں باپ کی نافرمانی اور رنج دینے پر عذاب اور فرزندوں کے حقوق والدین پر	۱۰۳
آنکھ بہت بڑی نعمت ہے، اس کو گناہ سے آلودہ نہ کرو	۱۰۷
آنکھ اور زبان بہت بڑی نعمتیں ہیں...... اِن کی حفاظت کرو	۱۰۸
بچو بچو! شرک سے بچو!	۱۰۹
بچو بچو! گناہوں سے بچو، گناہ کی دس برائیاں	۱۰۹
دُنیا اور آخرت میں کامیابی کے رہنما اُصول	۱۱۰
مثالی مسلمان کی صفات	۱۱۲
مثالی طالب علم کی صفات	۱۱۲
معصوم ٹیڈی بچے کی ڈیڈی سے فریاد	۱۱۴
خواجہ محمد اسلام کا پیغام دُنیا بھر کے مسلمانوں کے نام	۱۱۴
دُعا کی اہمیت ضرورت اور فضیلت	۱۱۶
درود شریف کے فضائل	۱۱۷
فرمانِ رسول ﷺ اپنے عزیزوں کو صدقہ کا ثواب پہنچاؤ	۱۲۱
خواجہ اسلام ۔ مرنے والے کا پیغام زندوں کے نام .	۱۲۵
اچھا اب رخصت......اللہ حافظ	۱۲۷

مطبوعات خواجہ محمد اسلام: موت کا منظر مرنے کے بعد کیا ہوگا؛ اُردو، فارسی، انگریزی، پشتو وغیرہ۔ قصص الانبیاء؛ اُردو، انگریزی۔ حسن پرستوں کے انجام کا منظر؛ اُردو، انگریزی۔ فرمانِ رسول ﷺ ۔ انسانی زیور۔ جنت کا منظر۔ حج کا منظر۔ اللہ میری توبہ۔ محسنۂ کائنات ماں ہے۔ تاریخِ اسلام۔ نماز کی کتاب۔ نماز کا منظر۔ ماں کی شان۔ دُنیائے انسانیت موت کے دروازے پر۔ قرآنی مستجاب دعائیں۔ اپنے شہر کے کتب فروشوں سے خرید فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ کے فیوض و برکات

مظلوم کی پناہ ذاکر کی نگاہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
روح کی راحت جسم کی حفاظت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
کاموں کا نظام عارفوں کا تاج بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
عاشقوں کی پرواز واصلوں کا چراغ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
مفتاح قرآن وادئ عرفان بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
معیار علم و عقل پیمانہ ذکر و فکر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
بیمار کی دوا ہر مرض کی شفا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
شیطان کے لیے زنجیر سالک کی شمشیر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
قلب کی صفائی اللہ تک رسائی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
جنت میں داخلہ جہنم سے رہائی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اس میں اسم ذات ہے آگ سے نجات ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

جو کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہیں کیا جاتا ادھورا اور بے برکت ہوتا ہے۔ یہ اسم ہر کتاب کی چابی ہے۔ جس نے اس اسم کا کثرت سے ذکر کیا اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ جب اس اسم کو نازل فرمایا گیا؛ ہوائیں رک گئیں، سمندر میں جوش آیا، آسمان سے شیطانوں کو سنگسار کیا گیا۔ اللہ نے اپنی عزت کی قسم کھائی اور فرمایا کہ جس نے میرا یہ اسم پڑھا؛ برکت ہوگی، شفا ہوگی اور جنت میں داخلہ ملے گا۔ جب کوئی آدمی ایسے کاغذ کو جس پر یہ اسم لکھا ہوگا، زمین سے اٹھائے گا؛ اس کے ماں باپ سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اگرچہ مشرک ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب منجنیق میں یہ اسم پڑھا تو اس کی برکت سے نارِ نمرود ٹھنڈی ہو گئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ اسم پڑھا تو انسانوں اور حیوانوں کو آپ کا فرمانبردار بنا دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی اسم کی وجہ سے جادوگروں پر غالب آئے۔ جس مومن کے نامۂ اعمال میں کثرت سے یہ اسم ہوگا، اُسے اس کی برکت سے نارِ جہنم سے نجات ملے گی اور اس اسم کا ذکر کرنے والا منکر نکیر کے خوف سے آزاد ہوگا، اس پر موت کی سختی آسان ہوگی، قبر کی تنگی سے پناہ ملے گی، قبر میں حدِ نگاہ روشنی میسر ہوگی، نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا، پل صراط پر نور ہوگا جو اس کو بہشت کے باغوں تک پہنچائے گا۔ کثرت سے اس اسم کا ذکر کریں۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے — کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو — کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں

﴿حرفِ آغاز﴾...... ﴿گناہ انسان کے حق میں انتہائی مضرت رساں ہیں﴾

صحیح انسانی فطرت کے تقاضے حسنات کا مظہر ہوتے ہیں کیونکہ فطرت وہ نور ہے جس کا فقط اعمال حسنہ سے ہی تعلق ہے۔ مگر انسان مختلف وقتوں میں زندگی کے ایسے مرحلوں سے گزرتا ہے کہ اس کی فطری قوتیں گرد و پیش سے متاثر ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ انسان اگر برسوں تک معصیت کی وادیاں طے کرتا رہے اور بھول کر بھی نیکی کا خیال اس کے دل و دماغ میں نہ آئے لیکن فطرت کا نور اس وقت بھی کلیتہً بجھ نہیں جاتا۔ ہاں اس وقت اس کی حیثیت کو یوں سمجھو جیسے بتیس دانتوں میں زبان کی ہوتی ہے۔ ہزاروں بری خواہشات، سینکڑوں جذبہ ہائے گناہ کی کارفرمائیاں' معصیت کے وہ ولولے کہ انسان کا بس چلے تو آسمان میں تھگلی لگائے۔ مگر دست قدرت کی گرفت اس کو ایک محدود دائرے میں رکھتی ہے۔ اگرچہ وہ اپنی اغراض کی بناء پر اپنے لواحقین کے حقوق تلف کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جہاں تک اس کے احاطۂ اختیار اور اقتدار کا تعلق ہے، پرلے درجے کی ناانصافی اور ظلم کو روا رکھتا ہے۔ کمزوروں پر ہر قسم کی زیادتی کرنے سے گریز نہیں کرتا۔ انجام و مال سے یہ اندھا انسان اپنی چند روزہ زندگی میں اپنا اعمال نامہ بڑی حد تک سیاہ کر لیتا ہے۔ جس کی وجہ سے کچھ دنیا میں اور باقی آخرت میں اس کو خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ جوانی مستانی ایک مشہور مقولہ ہے۔ جوانی آتی ہے تو اپنے ساتھ خواہشات اور تمناؤں کے جذبات اور آرزوؤں کے ہزاروں طوفان لاتی ہے۔ سیلاب جوانی کا ایک تھپیڑا کشتی عقل و خرد کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ شرم و حیا کی تمام متاع زریں کو راہ زن شباب ہزار پہروں اور تالوں میں لوٹ لیتا ہے۔ چراغ ہوش گل ہو جاتے ہیں اور دیدہ خرد پر جہالت و نادانی کے پردے پڑ جاتے ہیں۔ کان سننے سے' دل سمجھنے سے اور دماغ سوچنے سے عاجز آ جاتے ہیں۔ چمنستانوں' گلزاروں اور باغوں میں بہار آتی ہے تو درختوں کے جوبن' پھولوں کے نکھار اور شاخوں کی تروتازگی کا پیغام لاتی ہے۔ ہر شاخ نشۂ نشوونما میں مستانہ وار جھومتی ہے اور ہر پھول رُخ

Marfat.com

رنگیں بن کر دلکشی و دلآویزی کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ چمن حیات کی بہار جوانی ہے۔ اس وقت زندگی کی ساری مستیاں، پھولوں کی نگہت، کلیوں کی رنگت، سبزہ کی لہک اور بلبل کی چہک بن کر نمودار ہوتی ہے اور بڑے سے بڑے باخرد شخص کو جام مدہوشی پلا کر بے خود بنا دیتی ہے۔ آغاز پر نظر ہے انجام کی فکر نہیں۔ واعظوں کے وعظ اور چارہ گروں کی ہمدردیاں بیکار، ہوش کا نام نہیں، صرف جوش سے کام ہوتا ہے۔ الغرض فکر فردا غائب، مستقبل کا خیال مفقود اور عاقبت کا تخیل معدوم ہوتا ہے۔ باغبان جوش گل کی مسرت آفرین مستیوں میں خود اپنے چمن کی جڑوں پر کلہاڑا چلاتا ہے۔ جوان، جوانی کے نشہ میں اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کو تباہ کرتا اور نشیب و فراز سے بے نیاز ہو کر ہر اس سیہ کاری کو اپنی کامیابیوں اور سرفرازیوں کا منتہا سمجھتا ہے کہ یہ شب جوانی ڈھل جانے کے بعد مرتے دم تک ان کی بداعمالیوں کا تخیل بھی اس کو لرزہ براندام اور اشکبار کر دیتا ہے۔ آج کل کے ماحول نے جوانوں کے ہی نہیں بلکہ بوڑھوں کے مزاج میں جوانی کے ولولے زندہ کر رکھے ہیں، پیرانہ سالی میں جوانی کے مزے لینے کی عادتیں ہوں، بادہ نوشیاں، سرمستیاں، عیش پسندیاں اور بدکاریاں جہاں کا محبوب مشغلہ ہی نہیں بلکہ فخر و مباہات سمجھا جاتا ہو، فحش کلامی، زناکاری، جنگجوئی، قتل و غارت، قمار بازی اور مے خواری غرضیکہ ہر گناہ کی فراوانی ہو اور ہر بدکاری کی ارزانی ہو، جہاں بدی کو نیکی اور عیب کو ہنر سمجھا جاتا ہو، جہاں سرمستیوں بلکہ خرمستیوں میں زندگیاں گزرتی ہوں، بڑھاپے میں جوانی سے زیادہ سیہ کاری کی رغبت موجود ہو وہاں کی جوانی کی تباہ کاریوں اور بداعمالیوں کا کوئی کیا اندازہ کر سکتا ہے؟ آج کا ماحول کتنا گندہ، فضا کس قدر مکدر، حالات کس قدر ابتر اور اخلاق کس حد تک ناقابل بیان ہیں اس کا ذکر نہ صرف اس وقت بے سود ہے بلکہ انسانی شرم و حیا اس کے تحریر سے قلم کو اور تقریر سے زبان کو باز رکھتی ہے۔ خواجہ محمد اسلام

درد دل

کیا کبھی تُو نے سوچا ہے اے نوجواں کس کے سینے سے چمٹی تھی تیری ننھی سی جاں
گر نہ ہوتی ماں تیری پاسباں کب کے کھا چکے ہوتے تجھے کتے بلیاں

شاید میں بہاروں میں خزاں کی تباہ کاریاں بیان کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں کیونکہ میں اس عشرتکدہ عالم میں مظلومیت کی تصویر کھینچنے کے لیے قلم اٹھا رہا ہوں۔ جب کہ نوجوانانِ ملت شباب کی رنگ

Marfat.com

رلیوں میں مست ہیں اپنے گھروں کو سینما گھر بنا بنا کر رقص و سرور کے دلدادگان زندگی کی کلفتوں سے کلیتاً بے نیاز ہو کر کیف و خمار میں اپنے روز و شب گزار رہے ہیں۔ جبکہ ضعیف و ناتواں ''والدین'' جو زندگی کی آخری منزل کی طرف افتاں و خیزاں جا رہے ہیں۔ جن کی قوتیں اللہ کا فرمان؛ ترجمہ: (جن کو ہم نے عالم کہولت تک پہنچایا۔ ان کی قوتوں کا شیرازہ بکھیر دیا۔ کیا ان کی چشم بصیرت اب تک وا نہیں ہوئی) کی تفسیر ہیں۔ جو اپنی کوششوں میں تھک گئے جن کی تھکان لحد قبر میں جا کر ہی دور ہو گی۔ جن کے عزائم میں شکست و ریخت کے دائمی آثار پیدا ہو چکے ہیں۔ جن کی نظروں میں دُنیا اُمید سے آباد نہیں بلکہ یاس و حرماں کی ایک اجڑی ہوئی بستی ہے۔ ان مظلوموں کے لیے میرے سینے میں ایک تڑپ ہے۔ میری راتیں اضطراب آشنا ہیں۔ میرے ایام چند اندوہناک واقعات کی فراہمی میں بسر ہوتے ہیں۔ میرے ماحول میں آہوں اور آنسوؤں کے جہان آباد ہیں۔ میری جب بھی آنکھ کھلتی ہے تو انسانی بستیوں میں مظلومیت کا ایک دل گداز منظر میرے سامنے آ جاتا ہے۔ میرے کان جب بھی سنتے ہیں تو وہ آہ و بکا اور فریاد و شیون کی آوازیں ہی سنتے ہیں۔ میں ان مظلوم و مقہور اور ان مدفوع و مغلوب ہستیوں کی حالت زار پر جب تک جیوں گا، روتا رہوں گا اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا رہوں گا کہ وہ میرے گریہ پیہم کو انقلاب انگیز اور نتیجہ خیز بنائے۔ میں اپنے ابنائے جنس کے سامنے فطرت اور شرافت کے تقاضوں کا واسطہ دے کر اور خادمان مصطفیٰ ﷺ کے روبرو شریعت بیضا کے نام پر اپنی زندگی کے آخری سانس تک یہ اپیل کرتا رہوں گا کہ وہ والدین کے اس مقام کو جو قرآن حکیم نے ان کو عطا کیا ہے، ہمیشہ نگاہ میں رکھیں اور بیوی کے حقوق کو بھی کسی حالت میں بھی فراموش نہ کیا جائے تاکہ روز محشر حقوق العباد کے اس بکھیڑے سے نجات ملے اور دنیا کی زندگی بھی پرامن طریق پر بسر ہو۔

دُعا گو اور دُعائے خیر کا طالب
مسکین، غریب الوطن
خواجہ محمد اسلام

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کا سب سے زیادہ حصہ کس کو ملا

صنف نازک کو جو پشت پناہیاں انتہائی کسمپرسیوں کے بعد میسر آئی ہیں۔ برکات وسہولتوں کے دروازے بند ہونے کے بعد اس پر جو کھلے ہیں ان کے شکریہ سے تو وہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ آخر اس سے زیادہ اور کیا چاہا جاتا ہے کہ عورت جب ماں ہو تو مرد کی جنت اسی کے قدم کے نیچے سمٹ کر آ جاتی ہے اور بیوی کا مقام جب حاصل ہو تو سب سے زیادہ خیر وبہتر ہونے کی سند ان ہی مردوں کو دی گئی ہے جو اپنی بیوی کے لئے بہتر ہو۔ تم سب میں وہی بہتر ہے جو اپنے آپ کو اپنی بیوی کے لئے بہتر ثابت کرے اور بیٹی بن کر عورت جب سامنے آئے تو بہنوں! تم ان نمونوں کو دیکھ چکیں جو سارے جہاں کے سب سے بڑے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کے ساتھ کر کے دکھایا۔ بیٹی ہی کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پدرانہ محبت و شفقت کا سب سے بڑا حصہ عطا کیا۔ بیٹی ہی کے ذریعے دنیا میں رسول العالمین کی عترت پھیلی۔ جس سے نہ قرآن الگ ہوگا نہ عترت طیبہ وطاہرہ قرآن سے الگ ہوگی۔ خالق کے بعد بیٹی کا دھیان سفر سے واپسی کے بعد، دنیا کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو آیا کرتا تھا۔ بہنوں! سچ کہو، کون سی بات رہ گئی جس سے اسلام نے عورتوں کی نازک ولطیف جنس کو سرفراز نہیں فرمایا۔

آہ! غریب بچیاں بچیوں کی ذات جیسی موہنی ہوتی ہے ان کی زندگی جیسی نرم ونازک ہوتی ہے اور ان غریبوں کی پوزیشن جتنی کمزور ہوتی ہے اس سے ہر باپ خوب خوب واقف ہوتا ہے۔ اگر ان کو بیاہنے کے بعد ان کے نئے گھر کی طرف سے اور ان کے آدمیوں کی طرف سے اطمینان ہوا جب بھی پہلی رخصتی تو خیر اکیلے ماں باپ ہی کو نہیں، کنبہ اور خاندان کے مردوں عورتوں سب کو رلاتی ہے۔ حتی کہ اغیار بھی جو رقیق القلب ہوتے ہیں رونے لگتے ہیں۔ لیکن ماں باپ کے لئے ان کی ہر رخصتی اپنے ساتھ آنسوؤں کی فراوانی ضرور لاتی ہے اور اگر کہیں خدانخواستہ بیاہ چکنے کے بعد برے گھر اور برے آدمیوں سے پالا پڑا تو ماں باپ کے لئے نہ دن کو چین نہ رات کو آرام، ہر وقت کوفت رہتی ہے اور ساری زندگی روتے ہی گزارتے ہیں اور جب تک ماں باپ منوں مٹی کے نیچے دفن نہیں ہو جاتے ان کا جلاپا ختم نہیں ہوتا۔

دُعا چار چار بچیوں کے باپ کے روئیں روئیں سے آنسوؤں کے ساتھ یہ دعا نکلتی ہے کہ اے اللہ! تو ہی

Marfat.com

ہر چیز پر قادر ہے۔ میری بچی کے نئے گھر کو اس کے لئے باغ و بہار بنادے اور اس کا شوہر بالخصوص اس کے لئے شریف وسعید اور وفادار بن جائے۔

تخیل دل کی رقت ایک لڑکی کی رخصتی کا وقت آیا اور خاندان کی بیبیاں لڑکی کے والد کی کوٹھی پر آنے لگیں اور رخصتی رخصتی کی دھوم مچی تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ نہ زمین وہ زمین ہے اور نہ آسمان وہ آسمان ہے۔ کوٹھی جس میں میں فروکش تھا، اس کے در و دیوار پر حسرت برس رہی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہاں کا ذرہ ذرہ متاثر ہے اور صحن کے پھول پودے تک جن کو یہ بچی پانی دیتی تھی، اس گھر کی پالی ہوئی بچی کو الوداع کہتے ہوئے اشکبار ہیں۔ میں خود لیٹا ہوا رو رہا تھا اور خود بخود لڑکی کی ماں کو عالم خیال میں مخاطب کر کے اس سے عہد و پیماں کر رہا تھا، کہ اے بہن! تو ملول و مغموم نہ ہو لڑکے کی ماں تیری بچی کو تجھ سے زیادہ عزیز رکھے گی۔ ماں باپ ہمیشہ بچوں پر شفیق ہوتے ہیں۔

دُعا...... ازدواجی زندگی نعمت الٰہی ہے اے اللہ! تو ہر بچی کو ایسا ہر دلعزیز بنادے کہ اس کی ہر ادا، اس کے نئے گھر کے ہر بسنے والے کے لیے محبوب ہو جائے اور شوہر اپنی رفیقہ حیات سے اس طرح راضی ہو، جس طرح ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام ہماری جدۂ ماجدہ حضرت حوا علیہ السلام سے راضی تھے اور دُنیا میں اتر کر انہوں نے ان کی مفارقت میں اپنی تنہائیوں پر آنسوؤں کی نہریں بہادیں۔ آخر عرفات کے میدان میں رحمت نامی پہاڑ کے دامن میں رفیقۂ حیات اللہ کی رحمت بن کر نظر آئیں اور باہمی عرف و معرفت نے اس وادی ریگزار کا نام ہی عرفات رکھ دیا اور باہمی ملاقات نے یکجائی کی اس وادی کا نام ہی مزدلفہ ٹھہرایا اور اس ملاقات کی نعمت گاہ کو ذکر الٰہی کا مشعر الحرام بنادیا اور نوع بشر کی یہ محترم جدہ جس قطعہ زمین کا پیوند ہوئیں وہ قطعہ اراضی ہی موسوم 'جدہ' ہو گیا۔ رفیقۂ حیات ایسی نعمت ہے جس کو خود اللہ تعالیٰ نے سکون دل کا مرکز ٹھہرایا۔ سچ ہے:

زہے نصیب جو دُنیا بشر کو جنت ہو زہے نصیب جو ساتھ نیک بی بی کا ہو

یا اللہ! بیوی کے جسم و جان میں شوہر کو یہی نعمت سکون و اطمینان حاصل ہو اور دونوں کی زندگیاں ایسی ہی شیر و شکر ہوں جیسی تمام نیک بندوں اور تمام بلند مرتبت نبیوں کے سردار محبوب و مولائے کل سید الرسل پیشوائے سبل جناب رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے ساتھ ہماری بزرگ و برتر

Marfat.com

مائیں امہات المومنین رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی شیفتگی اور شیرینی کے ساتھ وابستہ تھیں۔ آمین! ثم آمین!

تصور کی کرشمہ سازیاں حال یہ ہے کہ باپ اپنے شہر میں ہے، لیکن اس کی روح اور اس کی آنکھیں اشکبار لڑکی کے سسرال کے گھر پر ہیں۔ بچی بھی اپنے لباس عروسی میں محو اشکبار ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی ماں کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہے۔

محبت کے آنسو اے خوش نصیب بیٹی! تیری آنکھوں سے جو آنسو جاری ہیں یہ محبت کے آنسو ہیں۔ اس لیے میں جذبات کے امنڈتے دریا میں بند نہیں لگاتا اور تجھے رونے سے منع نہیں کرتا۔ جی بھر کے رو لے، لیکن دل ہی دل میں اللہ کی شکر گزار ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو ایک نازک ترین فریضہ سے باحسن وجوہ سبکدوش کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تیرے شوہر کو تیرے لیے مبارک کرے اور تجھ کو شوہر کے لیے مبارک کرے۔ آمین!

مسرت کا رونا' ہے ہنسنے سے بہتر اسی طرح تیری ماں کا رونا، تیرے باپ کا آنسو بہانا، وہ مبارک رونا ہے جو مامتا جیسی دولت کا حاصل ہے۔ یہ دولت دراصل اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا ایک پسندیدہ طریق ہے اور یہ آنسو اپنی قیمت میں لال و گہر سے خوشتر ہیں۔ یہ مسرت کے آنسو ہیں۔ مسرت اس بات کی کہ اپنی عزیز بیٹی کو خوشی کے ساتھ اور دل کے اطمینان کی جگہ بیاہنے کے قابل ہوئے۔

ماں باپ کی حسرت اے خوش نصیب بیٹی! تیرے والدین کے قلوب ضرور ملول ہیں کہ ان کی بچی نے ان کے گھر کے صرف چند ہی روکھے پھیکے لقمے کھائے اور وہ کما حقہ اپنی بچی کی دلدہی و دلجوئی نہ کر سکے۔ بچپن کا یہ سہانا زمانہ بہت جلد گزرا اور تیری رخصتی کا یہ لمحہ اس قدر جلد آ پہنچا۔ ان کو حسرت ہے کہ کاش انہوں نے تجھ کو طرح طرح کی نعمتیں کھلائی ہوتیں اور تجھ سے گھر کا کوئی کام نہ لیا ہوتا اور اب یہ تمنا ہے کہ تو ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے اور تجھ کو راحت و عافیت میسر رہے۔ آمین! ثم آمین!

تخیل نئی دُنیا کا نظارہ اے خوش نصیب بیٹی! مجھے ایک لڑکی کی ایک بات جب یاد آتی ہے، تو دل ایک خاص انداز سے متاثر ہوتا ہے۔ ایک آدمی کے بیٹے کا نام سخی اسحاق ہے، جس لڑکی سے اس کی شادی ہوئی، اس کا نام روزینہ ناز۔ باپ کا نام خوشحال تھا۔ وہ لڑکی شادی سے پہلے جب اپنے بھائیوں کو خط ارسال کرتی تو اپنے نام کے ساتھ روزینہ خوشحال والد کا نام لکھا کرتی تھی۔ مگر جب اس کی شادی ہوگئی تو

Marfat.com

اس نے پہلا خط جو اپنے سسرال بھیجا تو اس میں اپنے نام کے ساتھ اپنے والد کے نام کی بجائے روزینہ اسحاق لکھا۔ جس کو پڑھ کر میری آنکھوں کے سامنے ایک نئی دنیا کا نظارہ قائم ہو گیا۔ اللہ اکبر! کسی بچی کی شادی وہ چیز ہے کہ جو اس کو یکبارگی ایک عالم سے جدا کر کے دوسرے عالم سے جوڑ دیتی ہے۔ زندگی کا یہ تغیر نہایت سبق آموز ہے یہی قدرت کا اشارہ ہے اور اسی تغیر میں ہر بچی کے لئے دونوں جہانوں کی صلاح و فلاح مضمر ہے۔

لڑکی کے باپ کا دل تو دیکھو ﴿ ہر باپ ہر بیٹی کو یہی نصیحت کرتا ہے کہ بس تمہاری لیاقت و سعادت و شرافت اور عقلمندی کا ثبوت یہی ہو گا کہ تم جس طرح بن پڑے اپنے شوہر اور شوہر کے چھوٹے بڑے عزیزوں کو اپنے سے خوش رکھو۔ یہ تمہارے لئے کلید راحت اور مفتاح عافیت ہو گی۔

سسرال میں پہنچیں تو وہاں اک دوسرا دیکھا جہاں   جا پہنچیں گویا دیس سے پردیس میں یک بار کہاں

باپ کی نصیحت بیٹی میں بڑے درد کے ساتھ ایک نازک بات کہتا ہوں اس کو خوب سمجھو! دیکھو عورت ذات بمقابلہ مرد کے کمزور اور نازک ہوتی ہے۔ عقل و انصاف کا یہ فیصلہ ضرور ہے کہ اگر بہو بیٹی کے مقابلہ میں شوہر اور خسر کی کوئی بات ہو تو اس میں بیچاری بہو کو رعایت کا الاؤنس دیا جائے۔ لیکن میں تم کو اس خطرے سے آگاہ کرتا ہوں تم ایسا موقع کبھی آنے ہی نہ دینا ورنہ موقع آنے پر یاد رکھو کہ دنیا تمہیں کوئی الاؤنس نہ دے گی بلکہ ایسے موقع پر ہوتا یہ ہے کہ شوہر کی کجروی کا الزام بھی بہو کے ماتھے پر چپکا دیا جاتا ہے۔ اکیلی بہو سارے جرموں اور تمام شرارتوں کی واحد ذمہ دار ٹھہرائی جاتی ہے۔ اس خطرناک گھڑی سے پہلے ہی سے آگاہ رہ کر ایسا رویہ اختیار کرنا کہ تم اس مرحلہ میں نہ الجھ جاؤ ورنہ اس الجھاؤ کی گتھیاں ماں باپ جس قدر سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں اتنی ہی زیادہ گرہیں پڑتی جاتی ہیں اور باپ اپنی بیٹی کا جتنا ساتھ دیتا ہے اپنی بیٹی کو دوسروں کی نظر میں اتنا ہی زیادہ مکروہ بناتا جاتا ہے۔ کیسا عبرتناک وہ وقت ہوتا ہے جب باپ اپنی بیٹی کی مدد نہیں کر سکتا اور دو خاندانوں میں منافرت اور رنجش کا دھواں بھر جاتا ہے۔

شریف سسرال ﴿ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کچھ بھلے لوگ ضرور ایسے شریف ہوتے ہیں جو بہو کی ہر طرح دلجوئی اور رعایت کرتے ہیں اور کچھ شوہر بھی ایسے شائستہ اور فرشتہ خصلت ہوتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ عمر بھر شرافت و محبت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ بیوی کی طرف سے کوئی بات نادانی کی ہو جائے تو

Marfat.com

درگزر کرتے ہیں۔ اللہ کرے ہر شوہر ایسے ہی شائستہ اور فرشتہ خصلت ثابت ہو۔ اتنی بات اور یاد رکھو کہ شوہر کو شائستہ خصلت بنانے میں لائق اور سعادتمند بیوی کے برتاؤ کا بہت بڑا دخل ہے۔ لہٰذا اپنی ذمہ داری کو بھول جانا بڑی ناعاقبت اندیشی کی بات ہے۔ اللہ پاک ہر مرد اور عورت کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہترین زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بھائیوں، بزرگوں اور ماؤں بہنوں کی دُعاؤں کا محتاج مسکین غریب الوطن خواجہ محمد اسلام

بچہ کی دُنیا میں آمد

بچہ جب عالم غیب سے یکا یک دُنیا میں قدم رکھتا ہے تو ایک ایسے آئینے کی طرح ہوتا ہے جس کی سطح بالکل صاف اور ہر قسم کے اثرات قبول کرنے پر آمادہ ہوتی ہے۔ نہ کسی کا عکس اُس میں نظر آتا ہے اور نہ کسی کی تصویر اُس پر منقش ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں جس قسم کا عکس اُس پر ڈالا جاتا ہے ہمیشہ کے لیے قائم ہو جاتا ہے۔ اگر خوشنما نقش و نگار سے اُس کی سطح مزین کی گئی تو ہمیشہ کے لیے یہ آئینہ خوبصورت ہو گیا۔ اگر بدقسمتی سے کسی ناواقف اور جاہل نے ٹیڑھی سیدھی لکیریں کھینچ دیں تو ہمیشہ کے لیے بدنما ہو گیا۔ اُس کی صاف و شفاف سطح سیاہ و سفید سے محض بے خبر ہوتی ہے، اس لیے اُس کو کسی رنگ کے قبول کرنے میں انکار نہیں ہوتا اور جس مصور کے ہاتھ قدرت نے اُسے سپرد کر دیا ہے اُس کی ہر رائے کے آگے سرِ تسلیم جھکا دیتی ہے۔ یہی حال اُس تازہ وارد مسافر کا ہوتا ہے جس کے لیے دنیا اور دنیا کی ہر بات بالکل نئی ہوتی ہے۔ اُس کے کان جس طرح فضائل انسانی سے ناآشنا ہوتے ہیں اسی طرح رذائل انسانی سے بے خبر ہوتے ہیں۔ وہ نہیں جانتا کہ رحم کیا چیز ہے اور ظلم کس کو کہتے ہیں۔ نہ اُس کو اِس کی خبر ہوتی ہے کہ علم انسانی خوبیوں کا سرچشمہ ہے اور جہل تمام برائیوں کا مخزن ہے۔ اُس کا سادہ ذہن آئینہ کی طرح ہر قسم کے نقش و نگار سے خالی ہوتا ہے، مگر ہر اثر کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ایسی حالت میں اُس کی شفیق ماں اُس کی فطری مصور ہوتی ہے جس کی توجہ اور تربیت یا تو اخلاقی محاسن کا نقش اُس کے دماغ پر نقش کالحجر کر دیتی ہے یا تمام رذائل انسانی کا عادی بنا کر نہ صرف اُس کی بلکہ سوسائٹی کے ہر فرد کی زندگی ہمیشہ کے لیے تلخ کر دیتی ہے۔ اِسی زمانہ میں وہ اثرات انسان کی طبیعت ثانیہ ہو جاتے ہیں جن کو نہ اعلیٰ

Marfat.com

تعلیم کا اثر زائل کر سکتا ہے نہ ساری عمر کی جدوجہد و کوشش کھو سکتی ہے۔ قوموں کی ترقی کا بڑا راز تاریخ بتلاتی ہے کہ قومی افراد کی یہی ابتدائی تربیت ہے جو انسان اپنی زندگی کے ابتدائی حصہ میں صرف ماں کی کوشش اور توجہ سے حاصل کر سکتا ہے۔

رہنمائی حاصل کرنے کے لیے خواجہ محمد اسلام کی مرتب شدہ مطبوعات: قصص الانبیاء، فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، انسانی زیور، جنت کا منظر، حج کا منظر، محبوب کے حسن و جمال کا منظر، حسن پرستوں کے انجام کا منظر، نماز کا منظر، اسلام کا منظر، موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ اعمالِ قرآنی، حصن حصین، محسنہ کائنات ماں ہے، کتاب نئی زندگی، اللہ میری توبہ، دیگر سبق آموز کتابیں: فضائل اعمال، فضائل صدقات مع فضائل حج حیات الصحابہؓ، بہشتی زیور، ریاض الصالحین وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

نوزائیدہ بچہ

اے کہ اپنے ساتھ گھر بھر کی خوشی لایا ہے تو
کس وطن کی یاد میں روتا ہوا آیا ہے تو
کیا کوئی زریں جزیرہ چھوڑ کر آیا ہے تو
گلشن فردوس سے منہ موڑ کر آیا ہے تو
یاد کچھ ایسے ہی تو آتے ہیں نظارے تجھے
اجنبی سے اس جہاں کے نقش ہیں سارے تجھے
کس لیے حیرت سے یوں ہر اک کا منہ تکتا ہے تو
کچھ تو کہنا چاہتا ہے کہہ نہیں سکتا ہے تو
ہم کو بھی معلوم ہے تو ہے مسافر دُور کا
مطلقاً اس دیس کی بولی سے ہے ناآشنا
ہاں بتا وہ سرزمین عافیت تھی کون سی
بستی ہے دل میں تیرے دلکش وہ بستی کون سی
روشنی ہوتی ہے کیسی چاند سورج کی وہاں
تیرے چہرے پر ہویدا ہیں ابھی جس کے نشاں
کس چمن کا گل ہے تو کس عرش کا تارا ہے تو
کس قدر ہے پاک و روشن کس قدر پیارا ہے تو
ہے دعا اللہ تجھے عالم و عامل کرے
ہر بلا کو حل کرے آسان ہر منزل کرے
تو وفادارِ مدینہ بن کے دنیا میں رہے
خدمت مادر پدر سے راحت عقبیٰ ملے

تو بڑا ہو تیری شادی میں ہوں اے فیضان ہم سب شریک
حور سی دُلہن ملے دونوں کو جنت ہو نصیب

Marfat.com

لڑکی ہے ایک نعمت

اے کامیاب انسان اے خوش خطاب انساں
کیوں رنج سے ہے نالاں غم سے نہ ہو پریشاں
لڑکی اللہ نے دی ہے یہ نورِ زندگی ہے
قدرت کا نور یہ ہے دل کا سرور یہ ہے
عنوانِ زندگی ہے ہنس ہنس کے کہہ رہی ہے
فردوس کی کلی ہوں خوشبو میں بس گئی ہوں
جنت سے آ رہی ہوں پہچان لو وہی ہوں
جس کو رسول اکرم ﷺ کرتے تھے پیار ہر دَم
اُن کو بھی اللہ نے لڑکی ہی پہلے دی تھی
ایسی کہ جس کے دم سے دنیا میں روشنی تھی
شکر اللہ کا ادا کر سجدہ میں سر جھکا کر
لڑکی ہے ایک نعمت لڑکی ہے عنایت قدرت
اللہ کا عطیہ، اللہ کی عنایت ہے نورِ عین لڑکی اور دل کا چین لڑکی
آغوش میں اُٹھالے معصوم کی دُعا لے
لڑکا ہو یا کہ لڑکی یہ دَین ہے اللہ کی
تعلیم بھی اُسے دے کر تربیت بھی اُس کی
اُس کو سکھا سلیقے آداب زندگی کے
یہ ہے گھروں کی ملکہ ہر گھر کا اُجالا
اس سے خفا نہ ہونا
اے کامیاب انساں اے خوش خطاب انساں
اس سے خفا نہ ہونا

Marfat.com

والدہ

والدہ شفقت کی دیوی، والدہ اُلفت کی جاں
بہر طفلاں جنت فردوس زیر آسماں
بستی انسان کی شام و سحر وہ پاسباں
جذبہ ایثار و قربانی کی رنگین داستاں
بے زباں بچے کے حق میں آئیہ رحمت ہے یہ
پوچھئے معصوم سے اِک بے بدل نعمت ہے یہ
والدہ از آفرینش تا قیامت با وفا
کشتیِ معصوم کی سمجھو اِسے تم ناخدا
اس کی شفقت کے پیاسے اولیاء و اتقیا
محسنۂ انبیاء، مخدومۂ اہل صفا
سورۂ یوسف اگر اک نالہ یعقوب ہے
چاہِ زمزم، والدہ کے عشق سے منسوب ہے
کون چھاتی سے لگاتا تھا مجھے شام و سحر؟
کس کی آٹھوں پہر رہتی تھی فقط مجھ پر نظر؟
زندگی مری ہے یہ کس کی دعاؤں کا اثر؟
کون کہتی تھی مجھے لخت جگر نورِ بصر؟
والدہ! تیری عنایت کا یہ دِل ممنون ہے
بلکہ میرے جسم کا ہر رونگٹا مرہون ہے
عشق کی دنیا تیرے اخلاص سے آباد ہے
تیرا دل حرص و ہوا سے کلیتہً آزاد ہے
کیا تیرا ننھا ہی تیری گود میں دل شاد ہے؟
تیری شفقت تو بڑھاپے میں بھی مجھ کو یاد ہے
جنت فردوس تھا، پہلو ترا میرے لیے
میں بھی تھا، خواہ کچھ بھی ہوں رشک قمر تیرے لیے
پوچھئے آ کر یتیموں سے کہ کیا دولت تھی تو
اپنے بچوں کے لیے تو سر تا پا رحمت تھی تو
گرچہ کٹیا میں تھی، پر اُن کے لیے جنت تھی تو
فاقہ مستی میں بھی اُن کے واسطے نعمت تھی تو
بن ترے اُن کا جہاں برباد ہے برباد ہے
ترا یکسالہ بھی فرقت میں تیری ناشاد ہے
والدہ ننھے کے حق میں رحمت پروردگار
دیکھ کر بیمار اُس کو، ہو رہی ہے سوگوار
کوئی بلبل ہے، کہ لیتی ہے بلائیں بار بار
کوئی دیوانی ہے، رہتی ہے جو ہر دم اشکبار
اُس کے سر کے درد کی خاطر اپنے سر کو جدا کر دے ابھی
اس کے بس میں ہو تو جاں تک بھی فدا کر دے ابھی

Marfat.com

دربارِ رسالت اور حقوق والدین

ماں باپ کی خدمت کا جذبہ خالق دو جہاں نے ہمارے خمیر میں رکھا ہوا ہے۔ مگر جوانی تک پہنچتے پہنچتے فطرت کا یہ نور خواہشات عاجلہ کی تاریکی میں گھر کر رہ جاتا ہے اور ہم اُلٹی راہ پر چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ پہلے دن کا بچہ جس نے فقط عالم ناسوت کی ہوا میں ابھی چند ایک سانس لیے ہوں اور اس نے دنیائے پُر فریب کی کسی چیز کو آنکھ بھر کر نہ دیکھا ہو۔ اگر قادر مطلق اُس کو اسباب عادیہ کے خلاف قوتِ گویائی عطا فرما دے تو آپ اپنے کانوں سے سنیں گے کہ وہ بچہ جہاں ربّ العزت کی توحید کا اعلان کرے گا۔ وہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک کے الفاظ بھی اس کی زبان پر جاری ہوں گے۔ مذکورہ بالا دعوے کے ثبوت کے لئے قرآن مجید کھولئے۔ ہاں ہاں دنیائے اسباب وعلل میں ایک کرشمہ قدرت نے ظہور کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام نے پہلے دن والدہ کی گود میں فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس اللہ تعالیٰ نے مجھ کو کتاب عطا کی ہے اور مجھ کو شرفِ نبوت سے نوازا ہے اور میں جہاں بھی رہوں مجھ کو برکت والا بنایا ہے اور مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی گئی ہے۔ جب تک میں زندہ رہوں اور مجھ کو تاکید ہے کہ میں اپنی والدہ سے حسن سلوک کروں اور اللہ نے مجھ کو والدہ کے حق میں نافرمان نہیں بنایا ہے۔ حضرات دیکھئے! کہ قرآن مجید کا یہ مبارک قصہ اس چیز کی بین دلیل ہے کہ فطرت صحیح کا تقاضا ہے کہ انسان عبادت الٰہی اور خدمت والدین کا جذبہ ماں کے پیٹ سے لے کر آتا ہے۔ خیر میں چند احادیث پیش کروں گا جو میری خوب تائید کریں گی۔ ارشاد نبوی ہے: ”گناہوں میں اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بخش دے مگر ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو نہیں بخشتا بلکہ اس جرم کے مرتکب کو دنیاوی زندگی میں ہی جلد از جلد سزا دیتا ہے۔“ میرے محترم بھائیو! زندگی ایک عارضی شے ہے اور پھر موت کا کوئی وقت معین نہیں ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم والدین کے ساتھ ہر وقت نیک سلوک کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت سے محفوظ و مصؤن رہیں۔ ایک دفعہ سرورِ کائنات ہادیٔ انس وجاں اللہ کے آخری رسول خاتم الانبیاء رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے تو معاً آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہو گئے: ”اس کی ناک خاک آلود ہو، وہ بدنصیب رسوا ہو، وہ انسان فضیحت ورسوائی کے

Marfat.com

لائق ہے۔'' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا یہ ارشاد کس بدبخت کے حق میں ہے؟ فرمایا، یہ وعید اور رسوائی اس محروم و بدقسمت انسان کے لئے ہے کہ جس نے اپنی جوانی میں اپنے بوڑھے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کی خدمت کر کے جنت حاصل نہیں کی۔'' اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم کو خدمت والدین کی نعمت عظمیٰ سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ ماں باپ کے نافرمان کی ہلاکت جلدی فرماتے ہیں تاکہ اس کو جلدی عذاب میں مبتلا کردیں (تاکہ ماں باپ کے ستانے کا پھل مل سکے) غرض یہ کہ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کے لیے دُنیا اور آخرت میں نقصان ہی نقصان ہے۔ ان کے اُوپر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔ نہ اُن کی نماز قبول اور نہ ہی کوئی اُن کی دوسری عبادت قبول ہوتی ہے۔ دونوں جہاں میں ذلت ورسوائی اور کسی طرح بھی ان کو سکون قلب حاصل نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کتنے ہی سرمایہ دار اور کیسے ہی عہدے دار بن جائیں مگر ان کو دل کا چین نصیب نہ ہوگا۔ ان کی اولاد ان کو دُنیا میں ذلیل وخوار کرے گی۔ آئے دن کوئی نہ کوئی بلا، کوئی نہ کوئی مصیبت وپریشانی، کوئی نہ کوئی بیماری ومقدمہ، کوئی نہ کوئی جھگڑا اور نقصان ہوتا ہی رہے گا۔ رزق، روزی میں تنگی وبے برکتی رہے گی اور مرنے کے بعد ان کے لیے ہلاکت ہے اور دوزخ کی آگ ان کے انتظار میں ہے۔ غرض یہ کہ ماں باپ کے نافرمان اللہ تعالیٰ کے غضب وغصے کے مستحق ہوں گے۔

تعمیلِ قرآن ضروری

میری ماں ہے کتنی اچھی
پالا تھا مجھے گود میں لے کر
روتا دیکھ چھاتی سے لگاتی
بچپن کی جب یاد ہے آتی
انگلی پکڑ کر پاؤں چلانا
گہوارے میں کبھی جھلانا
میری اماں میری اماں

میری ماں ہے کتنی اچھی
پھرتی رہتی دن بھر شب بھر
چومتی تھی اور دودھ پلاتی
میرے دل کی کلی کھل جاتی
کبھی اُٹھانا کبھی بٹھانا
لوری دینا اور سلانا
تیری خدمت میرا ایماں

Marfat.com

اماں تو ہے اللہ کی رحمت — تیری خفگی اللہ کی لعنت
ماں کا ہر فرمان ضروری — تعمیلِ قرآن ضروری

ماں باپ کے بارے میں احادیث نبوی یعنی فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہلاک ہو جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو۔

☆ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا نفل نماز، صدقہ، روزہ، حج وعمرہ، جہاد فی سبیل اللہ غرض تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ماں باپ کا میرے اوپر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے جنت اور دوزخ وہی دونوں ہیں۔ یعنی تو اگر ان دونوں کو راضی اور خوش رکھے گا تو جنت کا مستحق بنے گا اور اگر ان کو ناراض کرے گا اور ان کی نافرمانی کرے گا تو دوزخ کا مستحق بنے گا۔

☆ حدیث میں ہے جو کوئی نیک بخت لڑکا اپنے ماں باپ کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر پر حج مبرور کا ثواب لکھتا ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے فرمانبردار کو مبارک ہو اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔

☆ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے نافرمان کا فرض اور نفل ایک بھی قبول نہیں ہوتا۔

☆ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے نافرمان کو جنت میں داخل نہ کرنے کا اللہ نے ذمہ لے لیا ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ ماں باپ پر لعنت کرنا کبیرہ گناہ میں سے ہے

☆ حدیث میں ہے کہ ہر گناہ کے بدلے میں عذاب اور ہر جرم پر گرفت اور پکڑ کی تاخیر کی جا سکتی ہے۔ مگر ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا بدلہ مرنے سے پہلے

Marfat.com

ہی دنیا میں لے لیا جاتا ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ جس نے جمعہ کے روز اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کے لیے برأت لکھی جائے گی اور دوزخ سے رہائی بخشی جائے گی۔

☆ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کی اطاعت اور اللہ پاک کی اطاعت کرنے والے کا ٹھکانا اعلیٰ علیین میں ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ ایک شخص کے ماں باپ یا ان میں سے ایک مر جاتا ہے اور یہ نافرمان ہوتا ہے۔ مگر پھر ان کے مرنے کے بعد ہمیشہ ان کے لیے دعا اور استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو فرمانبرداروں میں لکھ دیتا ہے۔

☆ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں پر فضیلت (اور درجہ) دیتا ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس کے فرائض اور نوافل کچھ بھی قبول نہیں کیے جاتے۔

﴿خوش نصیب کون ہے؟﴾

خوش نصیب کون ہے؟ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب مختلف طریق سے دیا جائے گا۔ مگر تمام جوابات کی عمومیت کا دائرہ اکثر و بیشتر مندرجہ ذیل مطالب کے اظہار پر ہی مشتمل ہوگا:

کوئی کہے گا کہ خوش نصیب وہ انسان ہے جس کے گھر میں جواہرات کے ڈھیر لگے ہوئے ہوں۔ کوئی کہے گا خوش اختر وہ انسان ہے جو مال و زر کی فراوانی کے ساتھ صاحب اولاد بھی ہو اور خدم و حشم اس کی چاکری کرنے کے لیے ہر وقت منتظر کھڑے رہیں۔ تاجر کا نظریہ اس سے بالکل مختلف ہوگا۔ کیونکہ اس کے نزدیک خوش بخت وہ ہے جو ہر سودے سے خوب نفع کمائے اور دنیا کے بڑے بڑے شہروں میں اس کا کاروبار فروغ حاصل کرے۔ ایک طالب علم کا جواب ہوگا کہ خوش نصیب وہ ہے جو امتحان سے فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے کے علاوہ وظیفہ بھی حاصل کرے۔ ادھر کسان اپنی سادی اور فطری زبان میں خوش نصیبی کو اور ہی الفاظ میں پیش کرے گا اور سائنسدان کا معیار اس معاملے میں لازماً دوسروں سے الگ تھلگ ہوگا۔ غرض کہ ہر صاحب کمال اپنی اپنی دھن کی تکمیل کو خوش بختی کا ایک نشان

Marfat.com

گردانے گا۔لیکن یادرہے:

عشق کے دردمند کا طرزِ کلام اور ہے　　اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے

لہٰذا میرا خیال متذکرہ بالا نظریات سے بالکل مختلف ہوگا کیونکہ مال ودولت کی فراوانی، احباب، خدام اور اولاد کی کثرت، حکیمانہ موشگافیاں، ادیبانہ نکتہ آفرینیاں، اعداء پر کامرانیاں، علمی اور تحقیقی وسعت پیمائیاں بلکہ زہدوتقویٰ کی عادات بھی اگرچہ بڑی حدتک قابل ستائش اور مرغوبات طبائع ہی سہی اور وہ لوگ جوان چیزوں کے حصول میں مستحسن طریق سے کوشش کرتے ہیں اپنی سوسائٹی میں تبریک و تہنید کے مستحق ہی سہی۔مگرایک دیوانے کے جنون آمیز خیالات پر بھی غور فرماتے جایئے کہ تاج وتخت پر کج کلاہی کرنے والا، ہزاروں بلکہ لاکھوں خدام اور ہوا خواہوں کے جلو میں چلنے والا، پانچ وقت کا نمازی، حاجی، تہجد گزار، زکوٰۃ ادا کرنے والا، رمضان شریف کے روزوں کے علاوہ نفلی روزے رکھنے والا، حقوق اللہ کوحسب استطاعت بجالانے والا، حقوق العباد میں مساکین اور غرباء پررحم کھانے والا شخص بھی اگراپنے والدین کا نافرمان ہواور اُس کے ضعیف وناتواں ماں باپ اس کی موت پر جلے دل سے اس کی نافرمانی کی شکایت احکم الحاکمین کے حضور میں پیش کردیں تو سن لواور گوشِ نصیحت نیوش سے سن لو کہ وہ شخص بدنصیب ہے۔خوشنودیٔ پروردگار سے محروم ہے، محروم ہےاور محروم ہے۔جنت کے دروازے اس پر بند ہیں اور جہنم کی جھلسادینے والی آگ اس کا نہایت بے چینی سے انتظار کررہی ہے۔لہٰذا میرے نزدیک خوش نصیب وہ انسان ہے جودنیاوی لحاظ سے اگرچہ غریب ہی نظرآئے۔مگراللہ تعالیٰ کی عبادت خلق خدا کی خدمت اوراپنے والدین کے ساتھ حسن مروّت کا ایک والہانہ جذبہ رکھتا ہو۔اس کے سینے میں خشیت الٰہی کا نور ہو۔گواس کے ہاتھ کسب حلال کی وجہ سے کھردرے ہوں۔گواس کے چہرے پر مزدوروں کے چہروں جیسے محنت شاقہ کے نشانات ہوں۔مگروہ رات دن حصول رضائے الٰہی کی دھن میں لگارہےاور پھراپنے والدین کی خوشنودی کا ہر موقع پر خیال رکھے۔جب اس کے بوڑھے ماں باپ اس کو دیکھیں توباغ باغ ہوجائیں اوران کی ہر بن مو سے اس کے حق میں دعائیں نکلیں۔ان صفات کا پاکیزہ فطرت انسان جب اپنی جان جانِ آفریں کے حضور پیش کرے گا تو اُس کے لطف وکرم سے اس کی رحمت بارزبان سے ضرور سنے گا ''اے میرے بندے!میں تجھ سے راضی ہوں تو جنت میں داخل ہوجا۔''

Marfat.com

﴿بچوں کی بہترین تعلیم وتربیت کے لیے بیوی کی مصیبت میں اظہار وفاداری ضروری ہے﴾

شوہر کا یہ بھی اخلاقی فرض ہے کہ بیوی کے ساتھ وفاداری اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کرے۔ اگر حوادث زمانہ کی وجہ سے عورت پر کوئی ناگہانی مصیبت آجائے تو محبت اور لطف وکرم میں کمی نہ کرے بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاق ومروّت سے پیش آئے، بیمار پڑ جائے تو علاج کرائے، کوئی دوسری مصیبت آئے اس کے دفعیہ کی سعی کرے۔ اگر کسی بیماری کی وجہ سے اُس کی شکل وصورت میں فرق آجائے تو عورت کو بدصورت دیکھ کر بے مروّتی اور بداخلاقی کا برتاؤ نہ کرے بلکہ اُس کی دلدہی اور دلجوئی کرے۔ مرد اگر ایسا نہ کرے گا تو اُس کا دل ٹوٹ جائے گا، اُس کی مسرت حزن وملال میں تبدیل ہوجائے گی اور عورت مرد کی بے وفائی پر گھٹ گھٹ کر جان دے دے گی۔ ٹھنڈے دل سے سوچنے کی بات ہے کل ایک حسین ودلفریب عورت کو شادی کر کے لائے، اُس پر اپنی جان نثار کی اور بلائیں لیں اور اُس کی خوشنودی کے لیے بازار چھان ڈالا اور قیمتی زیور اور کپڑے لاکر دیئے، سب کی ناراضگی برداشت کی۔ اتفاق کی بات وہی بیمار ہوئی اور آج اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چیچک نے اُس کی صورت بگاڑ دی یا آنکھوں کی بینائی چھین لی۔ آئینہ دیکھتی ہے تو اُس کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آتے ہیں کہ یہ کیا سے کیا بن گئی اور اگر اندھی ہو گئی ہے تب تو ساری دنیا ہی اندھیری ہے۔ بے چاری عورت ان مصیبتوں کی تاب نہ لاکر دن رات روتی ہے۔ اُس پر ظلم یہ ہوا کہ شوہر کی آنکھیں پھر گئیں، بات بات پر غریب جھڑکی جارہی ہے، اُس کو گھر سے نکال دینے کی دھمکی دی جارہی ہے اور بے قصور کو ٹھوکر لگائی جارہی ہے۔ یہ بساطِ محبت کیوں اُلٹ گئی اور بہار خزاں میں کیوں تبدیل ہوگئی؟ کیونکہ حسن وجمال جاتا رہا اور وہ بھی قدرتی مرض سے۔ للہ! سوچا جائے انسانیت کا یہی تقاضا ہے، محبت کا یہ انجام ہے۔ اخلاق کی عدالت کا یہی فیصلہ ہے، پھر یہ بھی پیش نظر رکھنے کی سعی کی جائے کہ غریب وبے کس عورت کی دل سوزیوں کا وبال کس کے سر ہوگا۔ اُس کے گرم گرم آنسو جو آنکھوں سے جاری ہوں گے کیا رنگ لائیں گے؟ یقین کیا جائے اسلام ایسی بے مروّتی اور کج خلقی کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ ایسی سنگدلی کو برداشت نہیں کرتا بلکہ اعلان کرتا ہے:

۱۴۴۸۱۲۳

Marfat.com

خدا رحم کرتا نہیں اُس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے پہلو پر
کسی کے گر آفت گزر جائے سر پر
نہ ہو رنج و احساس اُس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں بہترین صدقہ بتاتا ہوں: ''تیری وہ لڑکی (اس کا محل) ہے جو لوٹ کر تیرے ہی پاس آ گئی ہو اور اس کے لیے تیرے سوا کوئی کمانے والا نہ ہو (کہ ایسی لڑکی پر جو بھی خرچ کیا جائے گا وہ بہترین صدقہ ہے)۔'' لوٹ کر آ جانے سے مراد یہ ہے کہ لڑکی کا نکاح کر دیا تھا، اس کے خاوند کا انتقال ہو گیا یا خاوند نے طلاق دے دی یا کوئی اور عارضہ ایسا پیش آ گیا جس کی وجہ سے وہ لڑکی پھر باپ کے ذمہ ہو گئی تو اُس کی خبر گیری، اس پر خرچ کرنا افضل ترین صدقہ ہے اور اس کا افضل ہونا صاف ظاہر ہے کہ اس میں ایک صدقہ ہے دوسرے مصیبت زدہ کی امداد ہے۔ تیسرے صلہ رحمی ہے۔ چوتھے اولاد کی خبر گیری ہے۔ پانچویں غمزدہ کی دلداری ہے کہ اولاد کا ابتداء میں والدین کے ذمہ ہونا رنج کی بجائے خوشی کا سبب ہوتا ہے لیکن اس کا اپنا گھر ہو جانے کے بعد اپنا ٹھکانا بن جانے کے بعد پھر والدین کے ذمہ ہو جانا زیادہ رنج کا سبب ہوا کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جو شخص کسی مصیبت زدہ کی فریاد رسی کرے، اس کے لیے تہتر درجے مغفرت کے لکھے جاتے ہیں جن میں سے ایک میں اس کے تمام اُمور کی اصلاح اور درستی ہے اور باہتر (۷۲) درجے اس کے لیے قیامت میں ترقیات کا سبب ہیں۔

﴿شرابی اور اُس کی نیک بیوی﴾

نہ میں واعظ نہ مجھ کو شاعری یاں کچھ جتانی ہے
مری فریاد کا موجب فقط سوزِ نہانی ہے
تمہارے واسطے اے نوجوانو اس میں عبرت ہے
توجہ سے سنو یہ ایک شرابی کی کہانی ہے
محبت کا نہیں یہ اقتضا میں نام لوں اس کا
مگر بتاؤں گا اتنا کہ وہ اِک خاندانی ہے
شریفانہ ہیں اخلاق اُس کے اور تعلیم ہے اچھی
تبسم لب پہ ہر دم ہے طبیعت میں روانی ہے
وفا دل میں حیا آنکھوں میں پتلا ہے مروّت کا
نہ پیشانی میں بل ہرگز نہ دل میں بدگمانی ہے

Marfat.com

اثر سے صحبت بد سے وہ پہنچا ایسی مجلس میں ۔ کہ تھی جس کی بری تہذیب بانی و مبانی ہے
کھڑی تھی میز پر واں کانچ کے برقعہ میں دخت زر ۔ لندن تھی پیدائش وطن برطانی ہے
وہ بھولے پن سے بیٹھا پوچھا اس شیشہ میں ہے کیا شئے ۔ کہا چپکے سے یاروں نے یہ آبِ زندگانی ہے
یہی شئے ہے کہ زاہد جس کا جویا ہے بہشتوں میں ۔ ہمیں وہ یاں میسر ہے خدا کی مہربانی ہے
سنا ہو گا کہ کایا یہ پلٹ اکسیر دیتی ہے ۔ یہ اکسیر حقیقی ہے وہ فرضی اور زبانی ہے
مسخر کر لیا ہے اس نے کل عالم کو اب ایسا ۔ کہ عرصہ سے اسی کا دورۂ صاحب جانی ہے
اسے پی کر نہیں رہتا ہے کوئی فکر و غم باقی ۔ کہ فکر و رنج کے غم میں یہ تیغ اصفہانی ہے
نہیں ممکن زبان سے یا قلم سے ہو ادا ہرگز ۔ کہ کیفیت سرورے کی جو ہوتی وہ سہانی ہے
گلاس اب بھی اگر بھر کر چڑھا جاؤ جو تم غٹ غٹ ۔ تو پھر معلوم ہو تم کو کہ کیا لطف جوانی ہے
کسی نے سچ کہا انسان ہے شیطان انساں کا ۔ بری سنگت ہی اِس دنیا میں کل جرموں کی بانی ہے
غرض اُس نوجواں نے عقل و عزت کو کیا رخصت ۔ کہ دشمن عقل و شرف کی شرابِ ارغوانی ہے
یہ پانی پھیر دیتا ہے حیا و شرم پر پانی ۔ بھسم کرتا ہے تن من کو اللہ کیسا یہ پانی ہے
نہی جھپٹتی محبت اور تماشا کیوں کہ ہوتی ہے ۔ یہ اتنی دلربا ہے جس قدر ہوتی پرانی ہے
مگر وہ دن تھا ایسا شوم اس کمبخت کے حق میں ۔ کہ نازل اُس پہ آئے دن بلائے ناگہانی ہے
پڑا اِک موری میں اُسے اِک دوست نے دیکھا ۔ کہ مے خواروں کی معراج اور غایت کامرانی ہے
ہٹایا اُس نے کتے کو کھڑا جو چاٹتا تھا قے ۔ ذرا جھک کر جو منہ دیکھا تو دیکھا دوست جانی ہے
اُٹھا کر پشت پر لایا پھر اُس کو گھر میں لا ڈالا ۔ کہا بھاوج نہ کرنا غم فقط سر کی گرانی ہے
کہا اُس نے نہیں مجھ کو ضرورت کچھ بتانے کی ۔ نیا کب ہے یہ افسانہ پرانی یہ کہانی ہے
کوئی مجھ سے زیادہ اُن کو کیا جانے گا اے بھائی ۔ تری بھاوج نے اتنے دن بھلا کیا خاک چھانی ہے
اُتر ڈولی سے اس گھر میں قدم رکھا ہے جس دن سے ۔ یہی دیکھا ہے آنکھوں سے مری بپتا پرانی ہے
تعلق بیوی و شوہر کا نازک وہ بنایا ہے ۔ نہیں آتا زباں پر دل میں جو دردِ نہانی ہے
ابھی کچھ رات باقی تھی کہ لی بدمست نے کروٹ ۔ کہا جھنجلا کے سنتی ہے یا کہ سوتی اے فلانی ہے

Marfat.com

رُلایا رات بھر بچے کو ہے تو نے مری ضد سے ... اور اپنے منہ پہ کس نخرہ سے دیکھو شال تانی ہے
بھری بیٹھی تھی غصہ میں لگی وہ پھوٹ کر رونے ... کہا اے سنگدل سختی میں تو بھی شمر ثانی ہے
کہاں آتی ہے نیند اُن کو کہ جن کے پیٹ ہوں خالی ... نہ کیوں روئے وہ بچہ کہ جس کا رزق پانی ہے
کئی دن سے پڑی بالکل نہیں گو آگ چولھے میں ... مگر فاقہ کی کس سامان سے یاں میہمانی ہے
بلکتا تھا بڑا بھوکا ابھی سویا تھا یہ تھک کر ... ذرا صورت تو دیکھو کیسی پیاری اور نمانی ہے
تمہیں اس چاند سے مکھڑے پہ کیوں آتی نہیں الفت ... مجھے دیکھو کہ میں ہوں اور راتوں پاسبانی ہے
کہاں جاتے رہے دعوے محبت کے جو تھے سارے ... اب آنکھیں چار کرنے میں بھی اتنی آنی کانی ہے
نہ چھوڑا تو نے کچھ کپڑا نہ کچھ زیور مرے تن پر ... کلالوں کی دکانوں پر بکی سب جادانی ہے
جہیز اور زیور اور سانچق کے کل اسباب سے باقی ... یہ سر پر شال کہنہ اور انگلی میں نشانی ہے
جٹھانی اور ہمسائی یہ کہتی ہیں مجھے ہر دم ... خصم تیرا نکھٹو ہے شرابی اور زانی ہے
ہیں آنکھیں زرد یرقان سے ہوا ہے ہاتھ میں رعشہ ... گئی ہے سوکھ گردن اور چہرہ زعفرانی ہے
ضرور اِس مردودے کو ہو گئی پھٹکار ورنہ تو ... نہ لنگڑی ہے نہ لُولی ہے نہ بدصورت نہ کانی ہے
کوئی گر دوسری ہوتی کبھی کی میکے چل دیتی ... تری تقدیر میں لیکن مصیبت ہی اُٹھانی ہے
ترے میکے کو دے رکھا ہے سب کچھ حق تعالیٰ نے ... اللہ کی آج اُن پر ہر طرح کی مہربانی ہے
نہ دیتی ہوں جواب اُن کو مروں گی اُن کے قدموں میں ... نہ رکھوں گی قدم باہر کبھی یہ دل میں ٹھانی ہے
مری جانب سے جیتے جی تعلق یہ نہ چھوٹے گا ... رہوں گی تابع شوہر یہ حکم آسمانی ہے
کرو گے یاد تم میری وفا کو میری میت پر ... گھڑی وہ بھی یہ دیکھو گے بہت ہی جلد آنی ہے
نہیں بگڑا ہے اب بھی کچھ کرو تم عزمِ مردانہ ... مری جاں اور اِس معصوم کی گر جاں بچانی ہے
یہ گرمی محبت دیکھ کر پتھر بھی پگھل جاتا ... حرارت کے اثر سے سنگ بھی ہو جاتا پانی ہے
پسینہ بھی نہ آیا اُس کی پیشانی پہ اور بولا ... نصیحت سے ہے ضد مجھ کو نہ مانوں گا نہ مانی ہے
نکل جا تو ابھی گھر سے نہ مجھ کو منہ دکھانا پھر ... تری ہمدرد دنیا میں فقط تیری ہی نانی ہے
کلیجہ پھٹ گیا اُس کا سنی جب اُس نے یہ جھڑکی ... کہا لو گود میں بچے کو یہ میری نشانی ہے

Marfat.com

گری غش کھا کے ایسی وہ نہ آنکھیں کھولیں پھر
یہ دنیا اور بکھیڑا اِس کا سب ناچیز فانی ہے
سماں یہ دیکھ کر اُس پر ہوا اسلام اثر ایسا
کہ سب کچھ چھوڑ کر اُس کا شغل اب نوحہ خوانی ہے

قصہ میاں بیوی کی خوبصورت لڑائی کا

اگلے زمانے میں ایک خلیفہ تھا جس نے حاتم کو بھی اپنی سخاوت کے آگے بھکاری بنا دیا تھا اور دُنیا میں اپنی داد و دہش اور فیض عام سے حاجت مندی اور ناداری کی جڑ اکھیڑ دی تھی۔ مشرق سے مغرب تک اُس کی بخشش کا چرچا ہو گیا۔ ایسے بادشاہ کریم کے زمانے کی ایک داستان سنو۔ ایک رات اعرابی عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ ہم ہر قسم کی محتاجی اور تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔ سارا عالم خوش ہے اور ہم ناخوش۔ روٹی کھانے کو میسر نہیں۔ ہمارا کھانا پینا تو درد اور آنسو ہیں۔ ہمارا لباس دن کی دھوپ ہے اور سوتے وقت رات ہماری توشک ہے اور چاندنی لحاف ہے۔ چاند کے ہالے کو گول چپاتی سمجھ کر ہمارا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھ جاتا ہے۔ ہمارے فقر و فاقہ سے فقیروں کو بھی شرم آتی ہے۔ ہمارے دن رات روٹی کی فکر میں گزرتے ہیں۔ جیسے سامری آدمیوں کی صحبت اور آبادی سے وحشت کرتا تھا اِسی طرح اپنے بیگانے ہم سے دور بھاگتے ہیں۔ میاں نے کہا: یہ شکایتیں کب تک کیے جائے گی۔ ہماری عمر ہی ایسی کیا زیادہ رہ گئی ہے۔ بہت بڑا حصہ گزر چکا۔ عقل مند آدمی مفلسی اور فارغ البالی کو خاطر میں نہیں لاتا کیونکہ دونوں حالتیں پانی کی موج ہیں، آئیں اور گزر گئیں۔ موجِ دریا چاہے ہلکی ہو چاہے تیز جب کسی دم اُسے قرار ہی نہیں تو پھر اُس کا ذکر ہی کیا؟ جو بہت عیش و آرام سے جیتا ہے وہ بہت بُری طرح مرتا ہے۔ تُو تو میری بیوی ہے۔ بیوی کو اپنے شوہر کا ہم خیال ہونا چاہیے تاکہ آپس کے اتفاق سے سب کام ٹھیک ہوں۔ جوتی کا جوڑا باہم ایک سا ہی مناسب ہوتا ہے۔ اگر جوتے اور موزے کا جوڑا پہننے کے لیے بنایا جائے تو کیسا بدزیب ہوگا۔ میں تو دل مضبوط کیے قناعت کی طرف جا رہا ہوں، تُو حرص و ہوس کی طرف کیوں جا رہی ہے؟ وہ مردِ قانع خلوص اور ہمدردی سے اس قسم کی نصیحتیں بیوی کو دیتا رہا۔ بیوی نے جھلا کر ڈانٹا کہ او بے غیرتی کے دین دار میں آئندہ تیری باتوں میں نہ آؤں گی۔ خالی خولی نعرے اور پند و نصیحت کی بکواس مت کر۔ تُو نے کب قناعت سے جان روشن کی، تُو نے تو قناعتوں کا نام سیکھ لیا ہے۔

Marfat.com

تُو اللہ کا نام بیچ میں ڈال کر مجھے چکمہ دیتا ہے تا کہ (جب میں شکوہ کروں) تو مجھے گستاخی اور فساد کے الزام میں بدنام کرے۔ تیری نصیحت نے مجھے لاجواب نہیں کیا۔ ہاں نام حق نے مجھے بند کر دیا۔ مگر تف ہے تجھ پر کہ تُو نے نام حق کو چڑی مار کا پھندا بنا دیا۔ نام حق ہی میرا بدلہ تجھ سے لے گا۔ میں نے تو جان و تن نام حق کے حوالے کر دیا تا کہ میرے زخموں کی چڑچڑاہٹ تیری رگ و جان تک پہنچائے یا تجھ کو بھی میری طرح قیدی (عورت) بنا دے۔

عورت نے اس قسم کی صلواتوں کے دفتر شوہر کو سُنا دیئے۔ مرد عورت کے طعنے چپ چاپ سنتا رہا۔ اس کے بعد دیکھو تو جواب کیا دیتا ہے؟ مرد نے کہا کہ اے عورت! تُو میری بیوی ہے کہ بیجا لڑائی جھگڑے اور بدگوئی کو چھوڑ اور اگر نہیں چھوڑتی تو مجھے چھوڑ۔ میرے کچے پھوڑوں پر ڈنگ نہ مار اور میری بے خود جان پر زخم نہ لگا۔ اگر تُو زبان بند کرے تو خیر! ورنہ یاد رکھنا میں ابھی گھر بار چھوڑ دوں گا۔ تنگ جوتا پہننے سے ننگے پاؤں پھرنا بہتر ہے۔ ہر وقت کی خانہ جنگی سے سفر کی مصیبت جھیلنی اچھی۔ دیکھا معاملہ ہاتھ سے جا رہا ہے تو جھٹ سے رونے لگی۔ ظاہر ہے کہ رونا عورت کا زبردست جال ہے۔ پھر عاجزی سے کہنے لگی: میاں! میں تیری بیوی نہیں تیرے پاؤں کی خاک ہوں۔ میں تجھے ایسا نہیں سمجھتی تھی بلکہ مجھے تو تجھ سے دوسری ہی اُمید تھی۔ جسم و جان اور جو کچھ بھی میں ہوں سب کا تُو ہی مالک ہے اور تُو ہی میرا فرماں روا ہے۔ اگر فقر و فاقے کی وجہ سے میرا دل مقام صبر سے ہٹا بھی ہے تو یہ اپنے لیے نہیں بلکہ تیرے لیے ہے۔ تُو میری سب مصیبتوں اور بیماریوں کی دوا بنا رہا ہے، اس لیے میرا جی نہیں چاہتا کہ تُو بے سرو سامان رہے۔ تیری جان کی قسم یہ شکوہ و شکایت اپنے لیے نہیں بلکہ یہ آہ اور واویلا تیرے لیے ہے۔ تُو جدائی کی باتیں جو کرتا ہے یہ ٹھیک نہیں۔ جو چاہے کر مگر یہ نہ کر۔ (خواجہ محمد اسلام کا مشورہ قبول کرو تم بھی اسی طرح منایا کرو۔) اس طرح کی باتیں کہتی رہی اور روتے روتے اوندھے منہ گر پڑی۔ اس بارش میں سے ایک بجلی چمکی اور مرد کے دل پر اُس کی ایک چنگاری جھڑی۔ مرد اپنی گفتگو کی پشیمانی سے ایسا دردمند ہُوا جیسے مرتا ہُوا کوتوال اپنے سابقہ ظلم کی یاد سے۔ جی میں کہنے لگا کہ جب اپنی جان کا میں شوہر ہوں تو اپنی جان کو میں نے لاتیں کیوں ماریں۔ پھر اُس سے کہا: اے عورت! میں اپنے کہے پر پشیمان ہوں۔ اگر پہلے میں کافر تھا تو اب مسلمان ہوتا ہوں۔ میں تیرا گناہ گار ہوں۔ میری معذرت قبول

Marfat.com

کر۔ تیری مخالفت سے باز آیا۔ اب تجھے اختیار ہے تیغ میان سے نکال، جو کچھ تُو کہے گی وہی بجالاؤں گا۔ بدی نیکی غرض جو کچھ نتیجہ نکلے اُس پر توجہ نہ کروں گا۔ میں تیرے وجود میں فنا ہو جاؤں گا کیونکہ میں محبّ ہوں اور محبت اندھی اور بہری ہوتی ہے۔ عورت نے کہا یہ عہد تُو نیکی کے ساتھ کر رہا ہے یا ایک حیلہ نکال کر میرے دل کا بھید لے رہا ہے؟ مرد نے کہا: اُس اللہ کی قسم جو تمام بھیدوں کا جاننے والا ہے جس نے خاک سے آدم جیسے پاک نبی کو پیدا کیا اگر تیرے پاس میری یہ درخواست تیرا امتحان کرنے کی غرض سے ہے تو ذرا اس امتحان کو بھی آزما کر دیکھ۔ عورت نے کہا: دیکھ آفتاب چمک رہا ہے اور ایک عالم اُس سے روشن ہے۔ اللہ کا خلیفہ اور رحمٰن کا نائب جس سے شہر بغداد باغ و بہار بنا ہوا ہے۔ اگر تُو اُس بادشاہ سے ملے تو خود بھی بادشاہ ہو جائے، اقبال مندوں کی دوستی بجائے خود کیمیا ہے بلکہ اُن کی ادنیٰ سی توجہ کے آگے کیمیا بھی کیا چیز ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑ گئی۔ وہ ایک تصدیق میں صدیق بن گئے۔ مرد نے کہا کہ بھلا میں بادشاہ کی نظر میں کیسے آ سکتا ہوں۔ کسی بہانے کے بغیر اُدھر کا رُخ بھی نہیں کر سکتا۔ عورت نے کہا کہ ہمارے مشکیزے میں برساتی پانی بھرا رکھا ہے۔ تیری ملک اور سروسامان جو کچھ ہے یہی ہے۔ اس پانی کے مشکیزے کو اُٹھا کر لے جا اور اس نذر کے ساتھ بادشاہ کے حضور پیش ہو اور عرض کر کہ ہماری جمع پونجی اس کے سوا کچھ اور نہیں۔ بے آب و گیاہ ریگستان میں اس سے بہتر پانی نہیں جڑتا۔ چاہے اُس کا خزانہ موتی اور جواہر سے لبریز ہو لیکن ایسا پانی اُس کے خزانے میں نایاب چیز ہے۔ مرد نے کہا اچھی بات ہے۔ مشکیزے کا منہ بند کر۔ دیکھ تو یہ نذرانہ ہمیں کیسا فائدہ پہنچاتا ہے۔ تُو اُس کو نمدے میں سی دے تاکہ بادشاہ اسی سوغات سے روزہ کھولے۔ ایسا پانی دُنیا بھر میں کہیں نہیں یہ تو نتھری ہوئی شراب ہے۔ پس اُس مردِ عرب نے مشکیزہ اُٹھایا اور سفر میں دن کو رات اور رات کو دن کر دیا۔ ہرج مرج کے وقت مشکیزے کی حفاظت کے لیے بے قرار ہو جاتا تھا۔ اِس نگہبانی کے ساتھ بیابان سے شہر میں لایا۔ اُدھر عورت نے جانماز بچھائی اور گڑگڑا کر: اے پروردگار حفاظت کر، اے پروردگار حفاظت کر، کا وظیفہ کرنے لگی۔ عورت کی دُعا اور اپنی محنت و سعی سے آخر وہ عرب، چوروں اور بچوں کے پتھروں سے بچتا بچاتا صحیح سلامت دارالخلافہ تک مشکیزہ لے گیا۔ وہاں دیکھا کہ ایک بارگاہ عالیشان اور نہایت وسیع بنی ہوئی ہے اور اہلِ غرض اپنے اپنے پھندے بچھائے حاضر ہیں۔ ہر طرف کے دروازوں سے اہلِ حاجت

Marfat.com

آتے اور اپنی مراد پاتے ہیں۔ جب اعرابی دُور و دراز بیابان سے اِس بارگاہ تک پہنچا تو نقیب آئے اور مہربانی والتفات کا گلاب اُس کے منہ پر چھڑکنے لگے۔ شاہی نقیب بے کہے اُس کی ضرورت کو سمجھ گئے، اُن کا کام یہ تھا کہ سوال سے پہلے عطا کریں۔ اُن نقیبوں نے پوچھا: اے عرب کے شریف! تو کہاں سے آرہا ہے؟ اور مصائب و آلام سے کیا حال ہو گیا ہے؟ اُس نے کہا اگر تم مجھے عزت دو تو میں شریف ہوں، اور اگر منہ پھیر لو تو بالکل بے عزت ہوں۔ اے امیرو! تمہارے چہروں پر امارت برستی ہے، تمہارے چہروں کا آب و رنگ کچے سونے سے زیادہ خوش رنگ ہے۔ میں مسافر ہوں، ریگستان سے عادل بادشاہ کے کرم و بخشش کی اُمید پر آیا ہوں۔ اُس کی خوبیوں کی خوشبو بیابانوں تک پہنچی ہے۔ ریت کے ذرّوں تک میں جان آ گئی ہے۔ یہاں تک تو میں اشرفیوں کی خاطر آیا تھا مگر جب یہاں پہنچا تو اُس کے دیدار کے لیے بے قرار ہو گیا۔ میں اِس دروازے پر ایک مادی چیز کی طلب میں آیا تھا، مگر جب اِس دہلیز پر پہنچ گیا تو خود ہی صدر ہو گیا۔ پھر اس مشکیزے کو پیش کر کے کہا کہ یہ ہدیہ حضورِ سلطان میں پہنچاؤ اور بادشاہی سوالی کو ضرورت و حاجت سے بے نیاز کر دو اور عرض کرو کہ یہ میٹھا پانی سوندھی مٹی کے گھڑے کا ہے، جس میں برساتی پانی جمع کیا گیا تھا۔ نقیبوں کو اُس کی اِس تعریف پر ہنسی آنے لگی، لیکن اُنھوں نے جان کی طرح اُس مشکیزے کو اُٹھا لیا کیوں کہ بیدار مغز اور نیک دل بادشاہ کی خو بُو سب ارکانِ دولت میں اثر کر گئی تھی۔ جب خلیفہ نے دیکھا اور اُس کا حال سنا تو اس کے مشکیزے کو اشرفیوں سے بھر دیا۔ ایسے انعام و اکرام اور خلعت دیئے کہ وہ عرب بھوک پیاس کو بھول گیا۔ پھر ایک نقیب کو اُس دریائے کرم بادشاہ نے اشارہ کیا کہ یہ اشرفیوں کا بھرا مشکیزہ اِس کے ہاتھ میں دیا جائے اور واپسی میں اِس کو دریائے دجلہ کے راستے روانہ کیا جائے، وہ بڑا طویل راستہ سے آیا ہے اور دجلہ کی راہ سے بہت نزدیک ہو جاتا ہے۔ کشتی میں بیٹھے گا تو ساری اگلی تھکن بھی بھول جائے گا۔ نقیبوں نے یوں ہی کیا، اُس کو اشرفیوں سے بھر کر مشکیزہ دے دیا اور دجلہ پر لے پہنچے۔ جب وہ عرب کشتی میں بیٹھا اور دجلہ دیکھا تو مارے شرم کے اُس کا سر جھک گیا۔ سجدے میں گر کر کہنے لگا: داتا کی دین بھی نرالی ہے اور اُس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ اُس نے میرے تلخ پانی کو قبول کر لیا۔ اُس دریائے جود نے میری خراب اور کھوٹی جنس کو بغیر کسی پس و پیش کے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

Marfat.com

خواجہ محمد اسلام دُعا کرتا ہے: اے اللہ! تیرے بندے ہم جو تیری عبادت کرتے ہیں تو یہ ہماری عبادت بھی کھوٹے سکے کی مانند ہے، تو اپنے فضل واحسان سے قبول فرمالے، تو سب سے زیادہ کریم ہے۔(آمین!) موت کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے اور بڑی عبادت بھی۔ یہ مرضِ غفلت کا تریاق بھی ہے اور دنیوی پریشانیوں سے نجات کا علاج بھی۔ یہ آدمی کے لیے تازیانۂ عبرت بھی ہے اور کلیدِ سعادت بھی۔ اُس شخص سے بڑا بدنصیب کون ہوگا جو اپنی موت کو بھول جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح بصیرت عطا فرمائے۔ ہم میں سے ہر شخص زندگی کے مقابلے میں موت سے زیادہ قریب ہے۔ یہ احساس اگر زندہ ہو تو آدمی ہر موت کو اپنی موت سمجھے۔ وہ دوسرے کا جنازہ دیکھے تو اُس کو ایسا معلوم ہو گویا خود اُس کی لاش اُٹھا کر قبر کی طرف لے جائی جا رہی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے خواجہ محمد اسلام کی کتاب موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا۔

ذکرِ خیر اللہ والی لڑکی کا

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے ارادہ سے ایک جنگل میں چل رہا تھا، مجھے پیاس کی ایسی سخت شدت ہوئی کہ میں اس سے عاجز ہوگیا۔ قریب ہی ایک قبیلہ بنی مخزوم میں گیا، وہاں میں نے ایک بہت کمسن لڑکی کو جو نہایت ہی حسین تھی، دیکھا کہ وہ اشعار کے ساتھ گنگنا رہی تھی، مجھے اس کی عمر کے لحاظ سے اس سے بہت تعجب ہوا اس لیے کہ وہ بہت کم عمر تھی میں نے اس سے کہا کہ تجھے حیاء نہیں آتی، کیوں گا رہی ہو؟ کہنے لگی ذوالنون چپ رہو رات میں نے خوشی خوشی شرابِ عشق کا ایک پیالہ پیا ہے جس سے میں اپنے مولیٰ کے عشق میں نشہ میں ہوں، میں نے کہا تو تو بڑی حکیم معلوم ہوتی ہے، مجھے کچھ نصیحت کر، کہنے لگی: ذوالنون چپ رہنے کو لازم کرلو اور دنیا میں سے صرف اتنی روزی پر قناعت کرو جس سے آدمی زندہ رہے تاکہ جنت میں اس پاک ذات کی زیارت ہو سکے جس کو کبھی فنا نہیں۔ میں نے پوچھا یہاں پینے کا پانی بھی ہے، کہنے لگی، تجھے پانی کی جگہ بتاؤں میں نے سوچا کوئی کنواں چشمہ وغیرہ بتائے گی۔ میں نے کہا ہاں بتاؤ، کہنے لگی قیامت میں پانی پینے والوں کے چار درجے ہوں گے ایک جماعت تو وہ ہوگی جس کو فرشتے پانی پلائیں گے، جس کو حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان

Marfat.com

کے پاس بہتی ہوئی شراب کا گلاس لایا جائے گا جو سفید ہوگی۔ پینے والوں کے لیے لذیذ ہوگی۔ دوسری جماعت کو رضوان (جنت کے ناظم) پلائیں گے جس کو اللہ جل شانہ نے مزاجہ من تسنیم سے تعبیر فرمایا کہ اس کی آمیزش تسنیم سے ہوگی، جو ایک چشمہ ہے جس سے مقرب آدمی پیتے ہیں اور تیسرے وہ لوگ ہوں گے جن کو خود حق سبحانہ وتقدس پلائیں گے، جس کو اللہ جل شانہ نے وسقاھم ربھم شرابا طھورا سے تعبیر فرمایا (جو قرآن پاک کی سورت دھر میں ہے کہ ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پلائے گا) وہ لڑکی کہنے لگی کہ ذوالنون تم اپنا بھید دنیا میں اپنے مولیٰ کے سوا کسی سے نہ کہو تا کہ حق تعالیٰ شانہ تمہیں آخرت میں خود پلائیں۔

خواجہ محمد اسلام عرض گزار ہے کہ شروع میں چار جماعتوں کا ذکر تھا آخر میں تین ہی ذکر کی گئیں۔ شاید چوتھی جماعت وہ ہے جن کو نوعمر لڑکے پلائیں گے کہ ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ یہ چیزیں لے کر آمدورفت رکھیں گے، آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائے گا۔ اللہ ربّ العزت کی کھربوں رحمتیں ہوں، قیامت تک آنے والی ہر ایسی عورتوں پر اور ہماری طرف سے اور تمام اُمت محمدیہ کی طرف سے سلام ہو ان پر بے حد وحساب۔ آمین!

مرد کے لیے نیک عورت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں

اس عہد میں یہی ہے بس داخل نکوئی — مذہب پہ نکتہ چینی ملت کی عیب جوئی
شوقِ عمل نہیں ہے فکر اجل نہیں ہے — ناصح بنے ہیں اکثر عامل نہیں ہے کوئی

مرد کے لیے اس سے بہتر حالت کیا ہوسکتی ہے کہ اُس کے پہلو میں ایک ایسی ساتھی ہو جو رات دن سفر، حضر، تندرستی، بیماری، رنج وراحت ہر ایک حال میں اُس کی مونس وغمگسار رہے۔ جو عقل وادب کی پتلی ہو۔ اپنے شوہر کی تمام ضرورتوں سے واقف ہو۔ اُس کی پوری مزاج دان، اُس کے گھر کی منتظم، اُس کی صحت کی محافظ، اُس کی عزت کا خیال رکھنے والی، اُس کے کاموں کو جاری کرنے والی، اُسے اُس کے فرائض وحقوق سے مطلع کرنے والی اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین رکھنے والی ہو کہ اگر وہ اپنے شوہر کے فائدہ رسانی کی کوشش کرے گی تو دراصل یہ خود اپنے ہی فائدے کی بات ہے اور اُس کے لیے

Marfat.com

بھی اور شوہر و اولاد کے لیے بھی مفید ہے۔" کیا وہ مرد بھی خوش نصیب شمار ہو سکتا ہے جس کے پہلو میں ایسی آرام جاں بیوی نہ ہو، جس نے اپنی زندگی شوہر کی زندگی پر وقف کر دی ہو۔ وہ صداقت کی دیوی اور کمال کی مجسم تصویر ہو، تاکہ شوہر اُس پر دل و جان نثار کرے۔ ہر وقت اُس کی خوشنودی کا طالب رہے۔ مقاصد زندگی کے افضل ترین کاموں میں اِس مونس و ہمزاد کی مدد حاصل کرے اور اس سے بہتر سے بہتر اخلاق و آداب کا سبق سیکھے۔ ایسی سچی ہمدم جو اُس کے گھر کی رونق، اُس کے دل کی مسرت، اُس کے اوقات فراغت کے لیے مشغلہ، دلچسپی اور اُس کے رنج و الم کو دُور کرنے کے لیے شگفتہ پھول کی طرح کارآمد ہو۔" عورت کی تمام مساعی کے لیے اصلی میدان گھر ہے۔ اُس کے قلب و ذہن اور حسن و جمال کی تمام رعنائیاں اِس لیے ہیں تاکہ تیرہ دروں، گھروں میں اُس کی وجہ سے روشنی پیدا ہو، یہ رونق کاشانہ ہو۔ شمع محفل نہ ہو۔ تاریخ کے اوراق آپ کے سامنے ہیں۔ جب کبھی یہ دہلیز امن و سکون سے باہر نکلی ہے اور زندگی کی پرشور وادیوں میں اِس نے قدم رکھا ہے، مرد کے مصائب میں اضافہ ہی ہوا ہے، بلکہ تباہی و بربادی کے تمام واقعات میں بالکل صاف طور پر آپ کو یہ نظر آئے گا کہ اِس میں عورت کا حسین ہاتھ کار فرما ہے۔ کتنے بڑے بڑے تمدن محض اِس وجہ سے مٹے ہیں کہ اِس میں زندگی کے اُن دو انسانوں میں ترتیب ملحوظ نہیں رکھی گئی یعنی رزم و بزم کی سرحدوں کو ملا دیا گیا۔ وہ عورت جو اِس لیے پیدا کی گئی تھی کہ ماں بنے اور امومت کے شرف سے بہرہ ور ہو، اُس کو ہوس کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ اِس صورت حال کو موجودہ دور کا پڑھا لکھا مگر بے وقوف انسان جس قدر جلد محسوس کرے یہ اس کے لیے بہتر ہے ورنہ فطرت اپنا فرض پورا کرے گی اور ایسے تمدن کو تہہ و بالا کر دے گی جس کی بنیاد فطرت پر نہیں بلکہ ادنیٰ درجے کی خواہشوں کی تکمیل پر قائم ہے۔ قدیم "وحشت" اور "حیوانی حالت" کا شوق ہے تو چھوڑ دو "مدنیت" کو یا دوسرے لفظوں میں ترک کر دو انسانیت کو اور پھر عورت کو اِس "وحشت" کے میدان کی سیر کرادو، جس سے آزاد ہو کر اُس نے معنوی درجہ کمال و مدنیت حاصل کیا تھا۔ عورتوں کا طبعی فرض نوع انسانی کی حفاظت و تربیت ہے، اِس دائرے سے جب عورت قدم باہر نکالتی ہے تو عورت نہیں رہتی بلکہ عورت اور مرد کے علاوہ ایک تیسری جنس کا نمونہ بن جاتی ہے۔

Marfat.com

اسلام سے پہلے عورتوں کی حیثیت اور اُن کی بربادی

واقعہ یہ ہے کہ ''اسلام'' کے جس زمانہ میں اس شعبۂ زندگی کے آئینی دفعات کو لوگوں کے سامنے رکھا تھا، یہ وہ زمانہ تھا کہ رشتہ ازدواج کا جو بنیادی مقصد تھا آج کل کی طرح وہ بھلایا جا چکا تھا۔ سکون اور آسودگی کی اس کیفیت سے قلوب خالی ہو چکے تھے جو زن و شوہر کو ایک حقیقت بنا دیتی ہے۔ باہمی محبت ورافت کا وہ حال ختم ہو چکا تھا جس سے دو خاندانوں اور دو جانوں میں یگانگت اور تعاون کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور نہ کوئی اور نیک اثر اس کا رشتہ کا باقی رہ گیا تھا۔ اللہ اللہ ازدواجی ہنگامہ آرائیوں کی ''رُوح'' عفت و عصمت تک ایک بے قیمت چیز ہو چکی تھی، چھلکے رہ گئے تھے، مغز غائب ہو چکا تھا۔

عورتوں کی مظلومیت ہر جگہ صنف نازک (عورتیں) مردوں کے ظلم و جور کا شکار بنی ہوئی تھیں۔ مرد، مرد نہیں بلکہ نازک و کمزور صنف کے مقابلہ میں جنگل کا درندہ تھا۔ کرۂ زمین کی انسانی بستیوں کا یہ عام حادثہ تھا۔ اس سلسلہ میں شائشہ و ناشائستہ متمدن و غیر متمدن اقوام و افراد میں سچ پوچھیے تو چنداں فرق باقی نہ رہا تھا۔ چوپاؤں اور گھر کے دوسرے سامانوں کی طرح عورتیں خریدی اور بیچی جانے لگیں۔ مرد عورت پر اپنی نفسانی خواہشوں کے لیے جبر و تشدد پر اتر آیا۔ حد یہ ہے کہ عورتوں کو بدکاری کا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا، یعنی اپنی ہوس رانیوں کا ذریعہ بنانے کے ساتھ زرکشی کا ذریعہ بھی مردوں نے ان غریب عورتوں کو بنالیا تھا آج کل بھی کتوں اور سؤروں جیسے انسانوں نے بنا رکھا ہے۔ لڑکیوں کو ناچ گانے سکھا کر ان کی کمائی کھائی جارہی ہے اور معلوم نہیں کون کون سے گھناؤنے گناہوں میں ان کو ڈال رکھا ہے۔ جاہلیت میں عورتیں انسان اور حیوانات کے درمیان ایک مخلوق سمجھی جانے لگی تھیں، جس کا مقصد نسل انسانی کی ترقی اور مرد کی خدمت کرنا تھا اور یہی وجہ تھی کہ لڑکیوں کی پیدائش باعث ننگ و عار تھی۔ پیدا ہونے کے ساتھ اُن کو زندہ درگور کر دینا، اُس کو بعضوں نے اپنی شرافت و افتخار کا اقتضاء قرار دے رکھا تھا، جاہلیت کی تاریخ کے اس خاص حصہ کے متعلق قرآن ہی سے جو معلومات ہوتی ہیں عبرت کے لیے وہی کافی ووافی ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے: ''اور جس وقت لڑکی سے جو زندہ درگور کر دی گئی، پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور کے بدلے مار ڈالی گئی۔'' عورتوں کو بدکاری پر ڈالنے والے کتو اور سورو!

Marfat.com

جوابدہی کے لیے تیار رہو۔ نوجوانوں کے اخلاق کو تباہ کرنے کا گناہ قتل کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

اسلام کی مہربانی عورتوں کے حق میں

ان ہی گھنگھور گھٹاؤں میں اسلام کا آفتاب عالم تاب طلوع ہوا اور اُس نے اپنی نورانی کرنوں سے اس ''ظلمت کدہ'' دنیا کو ''صبح سعادت'' سے ہم آغوش کیا، پچھڑی ہوئی انسانیت خاک دھول سے اُٹھائی گئی، سینہ سے لگائی گئی اور مظلوموں کو سر اُٹھانے کا موقع ملا۔ افراط و تفریط ختم ہوئی، اعتدال کے فطری نقطہ پر اسلام نے انسانوں کو لا کھڑا کیا۔ جس کا حق تھا، وہی اُس کو دیا گیا۔ جور و ستم کی چکیوں میں پسنے والی صنف نازک (عورت) کو بھی پوری قوت کے ساتھ اسلام نے اپنے دامن حمایت کے سایہ میں لیا۔ ناموس انسانی کی قدر و قیمت کے سوال کو زندہ کیا گیا۔ اِس راہ میں کسی قسم کی چشم پوشی روا نہ رکھی گئی، بدکاری اور بے آبروئی کے جتنے سرچشمے تھے، ایک ایک کر کے بند کیے گئے، ازدواجی تعلقات کے آئین و قانون حدود میں لا کر جنسی میلانات کو اعتدال و ضابطہ کا پابند بنایا گیا، اور نسلِ انسانی کے اضافہ کے صحت بخش طریقے نافذ کیے گئے، عائلی زندگی کو خوشگوار ماحول کے قالب میں ڈھالا گیا۔ بجائے لعنت کے عورت رحمت و سکینت کا مظہر ٹھہرائی گئی۔ ترکِ نکاح کی راہبانہ نظریہ کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے ازدواجی زندگی پر زور دیا گیا، اور اُسے ضروری قرار دیا گیا۔ اللہ اللہ! عورت جب ماں بن کر بچے کو اپنے پیٹ میں رکھتی ہے، پھر اُسے جنتی ہے پرورش کرتی ہے، دودھ پلاتی ہے۔ ذرا سوچئے بھی تو کہ مرد اُس کے مقابلہ میں ''بچے'' کے لیے کچھ بھی کرتا ہے؟ عورت ہی کے پیٹ میں ہم شکل و صورت پاتے ہیں، اُس میں ہماری جان کا تعلق ہمارے جسم کے ساتھ قائم ہوا، بھلا اِسی عورت کا وجود ننگ و عار بن جائے؟ کوئی بات ہو عورت نے ہی اُس وقت ہماری تربیت و پرداخت کی ہے، جب ہم میں چلنے پھرنے کی سکت نہ تھی، اُسی نے ہمیں چلنے اور بولنے کا طریقہ سکھایا اور اُس محسنہ کائنات نے سن شعور تک ہماری خدمات کیں۔ بایں ہمہ عورت ذلیل و حقیر ہوگئی؟ تف ہے اُس عقل پر جو یہ سوچے، پھٹکار ہے اُس زبان پر جو اِس خیال کو ظاہر کرے اور ملعون ہے جو اپنے دل میں اس قسم کے بے ہودہ وسوسوں کو پکارے۔ لڑکیوں سے حسن سلوک کی ترغیب! اسلام نے اتنا ہی کر کے نہیں چھوڑ دیا کہ عورت کو اُس کا صحیح مقام عطا کیا۔ لڑکیوں کا قتل

Marfat.com

بند کر دیا اور رزق کا اندیشہ جو انسان کو کھائے جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کا سبق دے کر اس فکر سے کنارہ کش کر دیا بلکہ جہاں موقعہ ہوتا اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب دیتے رہتے تھے۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ قیامت میں میرے ساتھ ہوگا اور اتنا قریب ہوگا، جتنی آپس میں یہ انگلیاں نزدیک ہیں۔'' اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''ایک دن میرے پاس ایک عورت آئی جو اپنے ساتھ دو لڑکیوں کو بھی ساتھ لیے ہوئے تھی، غریب و بے کس تھی، اُس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس صرف ایک چھوارا تھا، وہی مانگنے والی عورت کو دے دیا، اُس نے چھوارا لے کر دو حصے کیے اور آدھا آدھا دونوں بچیوں کو دے دیا۔ خود کچھ نہ کھایا، پھر وہ اُٹھی اور چلی گئی۔ آنحضرت ﷺ جب تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ آپ ﷺ سے بیان کیا۔ سن کر فرمایا: جو بھی ان لڑکیوں کے لیے تکلیف جھیلتا ہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اُن کے لیے یہ لڑکیاں دوزخ کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔ یعنی دوزخ کی آگ لڑکیوں کی پرورش کرنے والوں کو نہ جلائے گی۔''

مندرجہ بالا دلنشیں اندازِ بیان کو پڑھیے اور غور کیجیے۔ اسلام نے ان بچیوں کی پرورش اور اچھی پرورش و پرداخت کی کتنی ترغیب دی ہے اور انسان کو کتنے اچھے پیرائے میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دفعہ کا واقعہ بیان کرتی ہیں کہ ایک غریب عورت آئی اُس کے ساتھ اُس کی دو بچیاں بھی تھیں۔ میں نے اُس عورت کو تین کھجوریں دیں۔ اُس ممتا بھری ماں نے ایک ایک کھجور دونوں لڑکیوں کو دی اور تیسری خود کھانے کے لیے اُٹھائی۔ منہ تک لا چکی تھی کہ دونوں لڑکیوں نے پھر مانگا۔ اُس عورت نے خود نہ کھائی اور اُس کھجور کے دو ٹکڑے کیے جسے خود کھانا چاہ رہی تھی اور آدھی آدھی دونوں لڑکیوں کو دے دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اُس کی یہ ادا مجھ کو بہت بھائی۔ رحمت عالم ﷺ تشریف لائے تو میں نے ممتا کی ماری ماں کا یہ اثر انگیز قصہ آپ ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے اس عورت کے لیے جنت واجب کر دی اور ان بچیوں کی وجہ سے اُسے دوزخ سے آزاد کر دیا۔'' یہ شان تھی رحمت عالم ﷺ کی اور اسلام کی نظر میں یہ عزت افزائی تھی عورتوں کی۔ آنحضرت ﷺ نے اخیر اخیر

Marfat.com

تک یہ فرمایا: لوگو! خبردار ہو جاؤ، میں تم کو دو کمزوروں کے حقوق کی تاکید کرتا ہوں اور اُس میں کوتاہی کرنے سے ڈراتا ہوں: ایک یتیم اور دوسرے عورت۔" یہ سارا اہتمام اس لیے تھا کہ عورت کا ناموس، اُن کی عزت وعفت محفوظ رہ سکے، سماج میں وہی مقام اُن کو دلایا جائے جس کی قدرتی طور پر عورتوں کی صنف نازک مستحق تھی۔ لوگ اُن کو گری پڑی چیز خیال نہ کریں۔ پھر خود رحمت عالم ﷺ سے لوگوں نے آ کر بیان کیا تھا کہ" جاہلیت میں مَیں نے دس لڑکیاں اپنے ہاتھوں سے زندہ دفن کیں۔"

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر — تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی تھی جب شوہر کے تیور — کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اُس کو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی — جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

ایک بولا: "میں نے اپنی بچی کو بلایا، وہ ہنستی دوڑتی میرے پاس آئی اور جب ایک کنوئیں کے پاس پہنچی تو میں نے پکڑ کر کنوئیں میں ڈال دیا وہ میرے ابا میرے ابا پکارتی رہی۔" یہ سن کر رحمت عالم ﷺ اتنا روئے کہ ریش مبارک تر ہو گئی۔ آپ ﷺ مردوں کے لیے ہی نہیں روتے تھے بلکہ عورتوں کی مظلومیت بھی آپ ﷺ کو رُلا دیتی تھی۔ اللہ پاک ہمیں اپنے رسول ﷺ کی اطاعت نصیب فرمائے۔ آمین!

بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیئے

دوستو! میں یہی بات عرض کر رہا ہوں کہ بیویوں کے معاملہ میں اچھے اخلاق سے پیش آیئے۔ اُن کی کڑوی زبان کو برداشت کر لیجیے۔ نہ برداشت ہو تو تھوڑی دیر کے لیے گھر سے باہر چلے جایئے۔ اگر بیوی کڑوی بات کر رہی ہو تو ایک گلاب جامن اس کے منہ میں ڈال دو تاکہ گالی بھی میٹھی میٹھی نکلے۔

عام لوگ ڈنڈے سے بیویوں کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں حالانکہ بیویاں ڈنڈوں سے ٹھیک نہیں ہوا کرتیں۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: دیکھئے حضور ﷺ فرماتے ہیں عورت مثل ٹیڑھی پسلی کے ہے کیونکہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے لہٰذا اس میں کچھ نہ کچھ ٹیڑھا پن تو رہے گا۔ اگر ان کو سیدھا کرو گے تو توڑ دو گے، طلاق تک نوبت پہنچ جائے گی اور اگر تم اس سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو فائدہ اُٹھا لو اور اس میں ٹیڑھا پن رہے گا۔ جس طرح اپنی ٹیڑھی پسلی سے فائدہ اٹھا رہے ہو یا نہیں۔ یا کبھی آپ ڈاکٹر کے پاس گئے ہیں

Marfat.com

کہ میری پسلی کو سیدھا کر دو۔اسی طرح عورت کے ٹیڑھے پن کے ساتھ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔اس سے راحت بھی مل جائے گی، اولاد بھی اس سے ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اللہ کا ولی اس سے پیدا ہو جائے جو قیامت کے دن آپ کی مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بعض چیزوں کو تم ناپسند کرتے ہو اور اس میں تمہارے لیے خیر ہوتی ہے۔ تم سمجھ رہے ہو کہ اس کی ناک چپٹی ہے، اس کا رنگ کالا ہے، مجھے حسین ملنی چاہیے تھی۔ لیکن ہو سکتا ہے اس کے پیٹ سے اللہ تعالیٰ ولی، عالم، حافظ پیدا کر دے جو قیامت کے دن آپ کے کام آئے۔ اس لیے صورت پہ مت جایئے۔ بعض وقت زمین کالی اور خراب نظر آتی ہے مگر اس سے غلہ بہت بہترین نکلتا ہے۔ کالی کلوٹیوں سے ولی اللہ پیدا ہوئے ہیں اور گوری چٹیوں سے بعض وقت شیطان پیدا ہوئے ہیں۔ اس لیے بیویوں کو حقیر مت سمجھئے۔ رنگ و روغن کو مت دیکھئے۔ جیسی بھی ہیں ان سے نباہ کر لیجیے۔ اگر ان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے تو ان کے فطری ٹیڑھے پن کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اس حدیث پاک میں تعلیم ہے عورتوں کے ساتھ احسان کرنے کی اور اس کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کی اور ان کے اخلاقی ٹیڑھے پن پر صبر کرنے کی کیونکہ ان کی عقل کمزور ہوتی ہے۔ جن کی عقل کم ہوتی ہے وہ جلدی لڑ جاتے ہیں۔ مردوں اور بچوں میں بھی دیکھئے جس کی عقل کم ہوگی وہ زیادہ لڑتا ہے۔ یہ بھی عقل کی کمی ہے اس لیے ان کی تو تو میں میں کو برداشت کیجئے۔ دیکھئے کتنی زبردست تعلیم اس حدیث میں دی گئی ہے کہ عورتوں کو سیدھا کرنے کی کوشش مت کرو۔ ان کے ٹیڑھے پن کو برداشت کرو۔ عورتوں کا مزاج ایسا ہے کہ جو شوہر کریم ہوتے ہیں، شریف ہوتے ہیں، جو انتقام نہیں لیتے، ڈنڈے نہیں مارتے بلکہ ڈنڈے مارنے کی بجائے انڈے ہی کھلاتے ہیں ایسے کریم النفس شوہروں پر یہ غالب آجاتی ہیں۔ جانتی ہیں کہ بدلہ نہیں لے گا، گالی نہیں دے گا اس لیے اس سے تیز زبان سے بولتی ہیں کہ ہم نے تم سے کہا تھا کہ ایسا کپڑا لانا، تم کیسا لے آئے۔ میں نے چپل کے لیے کہا تھا تم لیتڑے اُٹھا لائے اور میں نے اچھے کپڑے کا کہا تھا تم چیتھڑے لے آئے اور میں نے کہا تھا کہ چائے کی اچھی اچھی پیالیاں لانا تم ٹھیکرے لے آئے۔ چیتھڑے، لیتڑے اور ٹھیکرے پر لڑ رہی ہے اور وہ بے چارہ مسکرا کر کچھ نہیں بولتا۔ کہ نیک، لائق اور کریم شوہر پر عورتیں غالب آجاتی ہیں۔ اور کمینے لوگ ان پر غالب آجاتے ہیں جوتے لگا کر، ڈنڈے مار کر، بے چاری کمزور ہوتی ہے۔ ان کا باپ بھائی کوئی وہاں ہوتا نہیں۔

Marfat.com

ایک لات دو گھونسے مار دیئے۔ آہ بھر کر بے چاری خاموش ہوگئی اور مارے ڈر کے پھر کبھی ناز بھی نہ دکھایا حالانکہ یہ ان کا شرعی حق ہے۔

بیویوں کو روٹھنے کا بھی حق ہے ﴿ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ "اے عائشہ رضی اللہ عنہا! جب تو ناراض ہوتی ہے تو مجھے پتہ چل جاتا ہے۔" امت کی ماں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ میں آج کل آپ سے روٹھی ہوئی ہوں۔ فرمایا کہ جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے ورب ابراہیم (ابراہیم کے ربّ کی قسم)۔ میرا نام نہیں لیتی اور جب مجھ سے خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے: ورَب محمد (محمد ﷺ کے ربّ کی قسم) تو ہنس پڑیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔ معلوم ہوا کہ عورتوں کو تھوڑا سا روٹھنے کا بھی حق حاصل ہے۔ اگر وہ منہ پھلالیں تو گھونسہ مت ماریئے۔ گلاب جامن منہ میں ڈال کر ٹھیک کیجئے۔ اگر ناراض ہے، اس کو خوش کیجئے۔ پوچھئے کہ کیا تکلیف ہے؟ آپ کے حق میں مجھ سے کیا کوتاہی ہوگئی؟ گلاب جامن چھپا کر لے جایئے، چپکے سے اس کے منہ میں ڈال دیجئے۔ بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا سنت ہے یا نہیں۔ کبھی تو اس پر بھی عمل کر لیجئے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں محبوب رکھتا ہوں اس بات کو کہ میں کریم رہوں، چاہے مغلوب رہوں، چاہے بیویاں مجھ سے بلند آواز میں بات کریں۔ لیکن میں اپنی اخلاقی بلندیوں کے منائر کو گرنے نہ دوں، اپنی اخلاقی بلندیوں کو قائم رکھوں، ان پر کریم رہوں، ان کی باتوں کو برداشت کرلوں، اللہ کی بندیاں سمجھ کر ان کو معاف کردوں۔ اُمت کی مائیں فرماتی ہیں ہمارے نبی ﷺ رحمدل ہیں اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ ناز اٹھانے والے ہیں جب ہی تو ہم ان پر ناز کرتی ہیں۔ سبحان اللہ کیا بات فرمائی۔

نخرہ ملکہ نور جہاں کا ﴿ جہانگیر بادشاہ لڑکپن میں نور جہاں کی ایک ادا پر فریفتہ ہوگیا تھا اس وقت وہ بھی بچی تھی۔ کسی میلہ میں شہزادہ بھی گیا تھا، وہ بھی آئی تھی۔ شہزادہ کے پاس دو کبوتر تھے ہاتھ سے کوئی کام لینے کی ضرورت ہوئی۔ اتفاقاً یہ سامنے موجود تھی، شہزادہ نے وہ دونوں کبوتر اس کے ہاتھ میں دے دیئے کہ ان کو تھامے رہے جب جہانگیر فارغ ہوا تو ایک کبوتر ندارد پوچھا کہ کبوتر کہاں گیا؟ نور جہاں نے کہا اُڑ گیا۔ اس نے غصہ سے کہا کہ کیسے اڑ گیا؟ نور جہاں نے دوسرے کو بھی اُڑا دیا کہ ایسے اڑ گیا، جہانگیر اس ادا پر سو

Marfat.com

جان سے فریفتہ ہو گیا۔ ﴿فائدہ﴾ حالانکہ یہ بات اور بھی موجب غضب تھی کہ ایک تو گیا ہی تھا اس نے دوسرا بھی کھو دیا۔ مگر دل کے آنے کا کچھ قاعدہ نہیں۔ بعض دفعہ یہ دل ایسی بات پر فریفتہ ہو جاتا ہے جو حقیقت میں قابل فریفتگی نہیں ہوتی۔

بیچاری عورتیں ﴿ بے چاری عورتیں کیا ناز کریں گی ایسے شوہروں پر کہ جن کو ذرا سی کوئی بات کہی اور ایک لگا دیا اور عجیب بات ہے کہ دن بھر پٹائی کی اور رات کو گود میں لے کر بوسے لے رہا ہے۔ بتایئے کہ یہ انسان ہے یا جانور کہ صبح تو ڈنڈے لگا رہا ہے اور رات کو محبت کا اعلیٰ مقام پیش کر رہا ہے۔ دن کو بھیڑیا اور رات کو مجنوں بن گیا۔ اس کا کوئی قصور نہیں اس کے ماں باپ نے اس کی شادی تو کر دی مگر شادی کے جو فرائض دین میں ہیں، دین کا علم نہ سکھانے کی وجہ سے یہ اس سے محروم رہا۔ خواجہ محمد اسلام کا چھپا ہوا ''اسلامی بہشتی زیور'' بچوں بچیوں، مردوں عورتوں کو ہر عمر میں پڑھا دیا جائے۔ آپ یقین کریں زندگی کا رُخ ایسا مثالی بنے گا کہ جنت کا راستہ آسان ہو جائے گا۔ دوستو! اگر کوئی ایسے حالات ہوں جیسے نماز نہیں پڑھتی تو کتاب فضائل اعمال اس کے سرہانے رکھ دیجئے یا روزانہ پڑھ کر سنایئے اور خواجہ محمد اسلام کی کتابیں جنت کا منظر، فرمان رسول ﷺ، تحفہ خواتین، حج کا منظر، قصص الانبیاء، محسنہ کائنات، نماز کی مکمل کتاب، انسانی زیور، موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ حسن پرستوں کے انجام کا منظر، تذکرۃ الاولیاء۔ غرض جس کتاب پر مرتب خواجہ محمد اسلام کا نام چھپا ہو وہ کتابیں لا کر مطالعہ کا موقع بہم پہنچایئے۔ لیکن مار پیٹ کا طریقہ اچھا نہیں، جہاں تک ہو سکے برداشت کیجئے۔

خواجہ محمد اسلام کی درخواست ﴿ آج آپ لوگ اپنی بیویوں کو ایک خوشخبری تو سنا دو کہ تمہارے حسن سلوک اور خاوند کی خدمت کی وجہ سے جنت میں تمہارا حسن حوروں سے زیادہ کر دیا جائے گا تا کہ ان عورتوں کو جو یہ احساس کمتری ہے کہ ہماری شکل بگڑ گئی ہے خوشی سے بدل جائے اور عجیب بات یہ ہے کہ بڈھے کے بال تو سفید ہوتے ہیں لیکن اندر نفس کی داڑھی کے بال کالے رہتے ہیں۔ بڈھا بھی نہیں چاہتا کہ کسی بڑھیا سے شادی کروں بلکہ چاہتا ہے کہ کسی کم عمر لڑکی سے ایک شادی اور کر لوں خود ستر سال کا ہے لیکن چاہے گا کہ شادی سترہ سال کی لڑکی سے کروں۔ کبھی نہیں کہے گا کہ بڑھیا سے میری شادی کر دو۔ لہٰذا بھائیو! بیوی بوڑھی ہو یا جیسی بھی ہو جس جس نے اپنی بیویوں کو رُلایا ہو، ان کی آہ نکالی ہو، ان کے آنسو

Marfat.com

بہائے ہوں، آج جا کر ان سے معافی مانگ لو۔ ان سے کہو کہ انشاء اللہ اب ہم تمہیں خالی بیوی سمجھ کر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بندی سمجھ کر تمہارے ساتھ نہایت اچھے اخلاق سے پیش آئیں گے۔ جیسا کہ ہم اپنی بیٹی کے لیے چاہتے ہیں کہ ہمارا داماد اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے۔ اس کی خطاؤں کو معاف کرے۔ آج سے میں تمہاری خطاؤں کو بھی پیشگی معاف کرتا ہوں اور تمہیں کبھی نہیں رُلاؤں گا۔ کبھی ناراض نہیں کروں گا۔ اس طرح اس کو خوش کر دیجئے اور معافی مانگ لیجئے۔

ظالم ابھی ہے فرصت توبہ نہ دیر کر — وہ بھی گرا نہیں جو گرا پھر سنبھل گیا

اور صرف زبانی جمع خرچ ہی نہیں۔ حسب استعداد یا سو روپیہ کم و بیش اس کو ہدیہ بھی دے دیں۔ صرف زبانی معافی کہ معافی چاہتا ہوں معافی چاہتا ہوں، یہ علامت بھی کنجوسی کی ہے۔ ایک آدمی کا کتا بھوک سے مر رہا تھا اور وہ رو رہا تھا کہ ہائے میرا کتا مر رہا ہے۔ دس سال کا پالا ہوا۔ ایک شخص نے کہا کہ تمہارے سر پر جو ٹوکرا ہے اس میں کیا ہے؟ اس نے کہا کہ روٹیاں ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ پھر یہ روٹیاں کیوں نہیں دے دیتے، اور رو رہے ہو کہ کتا بھوک سے مر رہا ہے۔ کہا کہ دیکھئے صاحب یہ آنسو مفت کے ہیں تو روٹیوں میں تو میرے روپے لگے ہیں۔ یعنی روٹیوں میں پیسے لگے ہیں۔ آنسو مفت کے ہیں تو ایسا نہ کیجئے اور ان کو کچھ ہدیہ پیش کیجئے اور گھر کے ماحول کو خوشگوار بنایئے۔

عورت کی خصوصیات

عورت کو دیندار اور صاحبِ عقل ہونا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عورت کے ساتھ چار چیزوں کے پیشِ نظر نکاح کیا جاتا ہے، دولت، حسن، عالی نسبی اور دینداری۔ فتح مندی اس شخص کے لیے ہے جو محض دینداری کے باعث عورت سے نکاح کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو عورت دیندار ہوتی ہے، وہ اپنے شوہر کی مدد کرتی ہے، تھوڑی شے پر قانع ہوتی ہے۔ اس کے برعکس بے دین عورتیں شوہر کو گناہ اور غم میں مبتلا رکھتی ہیں، ایسی عورتوں سے وہی بچتا ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔

Marfat.com

اصلی شادی کارڈ

نکاح سنت ہے۔ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کوئی سنت ایسی نہیں ہے جس میں آخرت کی یاد دہانی اور منفعت روحانی مضمر نہ ہو۔ آپ حضرات میں اکثر کو حق تعالیٰ نے بیٹے بھی دیے ہیں اور بیٹیاں بھی اور اُن کے نکاح و رخصتی کے مواقع بھی نصیب فرمائے ہیں۔ مگر غالباً بجز اس کے آپ نے اِس کو شادی کے لفظ سے تعبیر کر لیا یا زیادہ سے زیادہ بقاء نسل کی وجہ سمجھ کر فریضہ پدری قرار دیا اور رسم کے درجہ میں اِس کو پورا کر دیا ہو۔ تذکرہ آخرت کا پہلو کبھی خیال میں بھی نہ آیا ہوگا۔ لہٰذا آج اِس پر میں توجہ دلاتا ہوں کہ "نکاح، خصوصاً لڑکی کا نکاح، اپنی موت کو یاد دلانے والا واقعہ اور اُس کی رُخصتی اپنی دُنیا سے رُخصت ہونے والا منظر سامنے لانے والی چیز ہے۔" ہر چند کہ موت کا لفظ ہم کو اِس درجہ ناگوار ہے کہ اِس کے سنتے ہی بے اختیار زبان سے نکلتا ہے، "ایسا لفظ زبان سے نہ نکالو" اور "اللہ نہ کرے جو ایسا ہو"۔ خصوصاً نکاح اور شادی کے موقعہ پر تو اس کا نام لینا بھی منحوس اور بدفالی سمجھا جاتا ہے مگر یہ اللہ مالک الملک کا وہ ناطق حکم اور ناگزیر سانحہ ہے جو ہم میں سے کسی کو بھی خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، اور مرد ہو یا عورت پیش آئے بغیر نہ رہے گا۔

جو آیا ہے یاں آج کل جائے گا — کوئی دم میں یہ دم نکل جائے گا
رسن جل رہی ہے بحکم اجل — لحد میں ہر اک بل بھی جل جائے گا

اس کا نام منحوس ہو یا مبارک، بہر حال یہ یقینی بات ہے کہ جو کوئی بھی دُنیا میں آیا ہے وہ یہاں سے رخصت ہونے کے لیے آیا ہے اور لڑکی کی رُخصتی کو تو یوں بھی عام طور پر جیتا جنازہ بولتے ہیں۔ یہ جیتا جنازہ ہم جیتے مردوں اور عورتوں کو اپنا مُردہ جنازہ یاد دلا رہا ہے تاکہ غفلت و فرح کی جگہ دُنیا کے بیکار دھندوں سے بیزاری و افسردگی قلب میں پیدا ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ اِس سے کوئی اپنی رُخصتی کا سبق لے یا نہ لے، مگر اِس کے سیاق و سباق اور ماتقدم و ماتاخر پر ذرا غور کی نگاہ ڈالیے، اس نوعمر لڑکی کے میکہ اور سسرال کا ایک ایک واقعہ سے مطابقت کھا رہا ہے۔ پندرہ سولہ برس ہوئے لڑکی اس گھر میں پیدا ہوئی، ماں باپ اور بھائی بہنوں کی گودوں میں پلی، اِس گھر کے کونے کونے میں کھیلی اور اُچھلی کودی، مگر کبھی اِس

Marfat.com

کو وہم وخیال بھی نہ ہوا کہ یہ گھر میرا گھر نہیں ہے اور ہے بھی تو محض چند روزہ ہے۔ اِس کو خیال بھی نہ آیا کہ میں اِس سرائے کی مسافر ہوں اور مجھے چار کہاروں کے کندھوں پر سوار ہو کر یہاں سے جانا ہے، قریب آ رہی ہے وہ گھڑی کہ میرے ماں باپ مجھے پالکی میں بیٹھا کر اِس گھر سے چلتا کر دیں گے، میں رو رہی ہوں گی اور میری سہیلیاں گلے مل کر مجھے رُخصت کر رہی ہوں گی، میں اِس دفعی انقلاب کو حیرت زدہ بنی ہوئی تک رہی ہوں گی، آنچل سے منہ چھپائے گونگی بنی ہوں گی اور میرے چاروں طرف ایک بھیڑ ہو گی، جن کی صدا ہو گی جلدی کرو، جلدی کرو۔ یا اللہ یہ کیسی کایا پلٹ گئی کہ جن کی آنکھوں کی پتلی بنی ہوئی تھی، وہی دھکے دے رہے ہیں اور جن کو ایک گھڑی کے لیے بھی میرا نظر سے اوجھل ہونا بے چین بنا دیتا تھا، آج وہی تقاضا کر رہے ہیں کہ رُخصت کرنے میں دیر نہ لگاؤ، میں آنسو بہا رہی ہوں اور قریب ہے کہ چیخیں نکل جائیں، مگر اِس کنارہ سے لے کر اُس کنارہ تک میرے سارے عزیزوں میں کوئی ایک بھی اِس تک کے لیے تیار نہیں کہ جو مجھ پر گزر رہی ہے اُس کو ذرا سن ہی لے۔ اچھا سب کو آخری سلام اور رُخصت! اب سسرال پہنچتی ہے تو دوسرا گھر ہے اور دوسرے گھر والے، نیا ڈھنگ اور نیا طور طریق دیکھتی ہے۔ ہر چھوٹے بڑے کی نگاہ میری چال ڈھال اور قدم قدم پر پڑ رہی ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے کیا خبر تھی کہ میری گزشتہ عمر کی یہاں جانچ کی جائے گی اور میکہ کی ایام کارگزاری کا امتحان لیا جائے گا۔ پالکی سے اُترتے ہی بزبانِ حال مجھ سے سوال کیا جائے گا کہ سلیقہ مند ہوں یا پھوہڑ اور مبارک بن کر آئی ہوں یا منحوس، یہاں تو جو بھی ہے وہ میری نشست وبرخاست اور سکوت وتکلم کا نگراں بنا ہوا ہے، گھر کی ماما تک اس ٹوہ میں ہے کہ میں روٹی پکانا سیکھ کر آئی ہوں یا اُس کی دست نگر یا محتاج بنی ہوئی ہوں۔ "آج مجھے پتہ چلا کہ میکہ میرے لیے دارالعمل تھا" اور سسرال دارالجزا ہے۔ اِس وقت میری آنکھیں کھلیں اور وہ گھر میرے کرنے کے لیے تھا اور یہ گھر میرے بھرنے کے لیے ہے۔ اگر میں یہاں لکھی پڑھی، ہنر مند، باشعور، مہذب، عاقلہ اور فرمانبرداری کی خوگر، صابرہ وقانعہ ثابت ہوئی تو ہر دلعزیز، سب کی آنکھوں کا تارا اور ہر چھوٹے بڑے کی حاکمہ وفرماں روا ملکہ بن کر رہوں گی اور میری زندگی کا ایک ایک لمحہ روز افزوں عیش وآرام میں گزرے گا اور اگر جاہلہ وناشکری، بدمزاج وبدخو، بے حیا وبے صبری، نافرمان وضدن، مغرور ونخوت پسند ثابت ہوئی تو اِس پاداش میں کہ میکہ کے ایام غفلت اور کھیل کود میں

Marfat.com

کیوں گزارے، نہ سینا نہ پرونا، نہ تہذیب سیکھی نہ ادب، بچہ بچہ کی نظر میں ذلیل ہوں گی، دروازہ کا دربان اور گھر کی باورچن تک مجھے بنگاہ حقارت دیکھیں گے، کوئی آوازہ کسے گا اور کوئی طعن دے گا، کوئی جنگلی اور وحشی نام رکھے گا اور کوئی پھوٹی قسمت اور گھر کے لیے وبال وشامت قرار دے گا۔ پچھتاؤں گی کہ چھوٹے ہوئے گھر میں رہتے ہوئے اِس پیش آنے والے گھر کا فکر کیوں نہ کیا تھا۔ اُس وقت ماں باپ کا نصیحت کرنا، برچھی اور تیر بن کر کلیجہ میں لگتا اور میں اُن سے رُوٹھ کر بولنا اور کھانا چھوڑ دیتی تھی، وہ خانہ داری و سلیقہ شعاری کا نرم لہجہ میں بھی سبق پڑھاتے تو ظلم و بے دردی معلوم ہوتا تھا کہ روٹی پکوا کر میرے نازک ہاتھوں کو جلانا اور کپڑے سلوا کر میری انگلیوں سے خون نکلوانا چاہتے ہیں، کیا خبر تھی کہ یہ اُن کی بے دردی نہیں بلکہ عین شفقت و ہمدردی تھی، آہ اُن کا کہنا مانتی اور اُن کو اپنا بے غرض ہی خواہ سمجھتی تو آج یہ مصیبت جھیلنا نہ پڑتی، جس کی گھڑی گھڑی ایسی کٹھن ہے کہ نہ جیتی ہوں نہ مرتی ہوں، نہ میرا شمار مردوں میں ہے نہ زندوں میں۔ اب نہ ماں باپ ساتھ دینے کو تیار ہیں نہ سہیلیاں سہارا دینے پر آمادہ۔ سب اپنے اپنے دھندوں میں لگے ہوئے ہیں، جو پڑ رہی ہے وہ صرف میری اکیلی جان پر پڑ رہی ہے اور ایسی پڑ رہی ہے کہ روتی اور چیختی چلاتی بھی ہوں تو اُن کے کانوں تک آواز نہیں پہنچتی اور اگر سن بھی لیں تو اب کسی کے لیے کچھ ہوتا بھی نہیں۔ اب تو مجھ ہی کو یہاں رہنا ہے اور جو کچھ پڑے خود ہی اُس کو سہنا ہے۔

تکلیف ہے یا راحت ہے جو کچھ بھی ہے سب مجھ پر ہے
گزرا ہوا پچھلا وقت یا خواب تھا یا افسانہ

میرے عزیزو! یہ خرمن کا ایک مٹھی غلہ ہے، نمونہ دکھانے کے لیے اور اسی لیے حدیث میں ہے کہ انسان جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اللہ کے دو سفیر یعنی منکر و نکیر آتے اور اُس کے ایمان و کفر کی جانچ کرتے ہیں۔ اگر رب اور مذہب اور نبی سے واقف پاتے ہیں تو مبارک باد دیتے ہیں اور مژدہ سناتے ہیں جا سو جا دُلہن کی طرح جس کو اب وہی جگائے گا جو اُسے سب سے پیارا ہے۔ اِس اشارے کو سمجھئے کہ پیغمبر ﷺ نے مدفون مومن کو دلہن کیوں فرمایا۔ ''اگر دُنیا مومن کا میکہ اور قبر اُس کا سسرال کا پہلا دن نہیں ہے تو اُس کا نئی بیاہی دُلہن ہونا کیسا اور اِس لحد تنگ و تاریک میں اُس کے سلانے اور جگانے کا تذکرہ کیوں ہے؟'' اِسی میں اشارہ اُسی طرح ہو گیا کہ ''جس طرح اُس سلیقہ شعار دُلہن کو عزت کی میٹھی

Marfat.com

نیند سلایا گیا ہے۔'' اِسی طرح بد اطوار دُلہن کی جو آفت و بلا بن کر منحوس صورت اور نامبارک قدم لے کر آ پڑی، دھتکارا اور ذلیل و خوار بنایا جائے گا۔ فی الحال اس کوٹھڑی کی تاریکی شب کا اندھیرا ہے کہ یا عین مراد اور مقصود حقیقی ہے ورنہ جیل خانہ کی کال کوٹھڑی اور حبس دوام کی پہلی گھڑی۔ دُنیا دار العمل تھی اور یہ دار الجزا ہے۔ ایام گزشتہ سلیقہ و ہنر سیکھنے کا زمانہ تھا اور یہ اُس کا نتیجہ و انجام دیکھنے کا پہلا دن ہے، وہاں جیسا کیا تھا، یہاں ویسا بھگتنا ہے۔

کلجگ نہیں کر جگ ہے　یہ یاں دن کو دے اور رات کو لے
کیا خوب سودا نقد ہے　اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

یہ تو مجلسی نکاح کا علمی سبق تھا جس کو مختصراً آپ حضرات کے سامنے پیش کر چکا۔ اب اِس کے دوسرے پہلو یعنی عملی سبق پر نظر ڈالیے کہ خوش نصیب لڑکی برتاؤ کیا کرتی اور عمل کر کے کیا دکھاتی ہے؟ وہ اپنے پرانے گھر پر نئے گھر کو ہر طرح ترجیح دیتی ہے، اپنی حقیقی ماں سے جس کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی، اپنی مصنوعی ماں کو جس کا نام ساس ہے، زیادہ سمجھتی ہے۔ اپنے حقیقی باپ سے جس کے کندھوں پر سوار ہوا کرتی تھی اُس فرضی باپ کو جس کا نام خسر ہے، بالا قرار دیتی ہے۔ پرانے ماں باپ کے حکم کی تعمیل کو اُس نے اکثر ٹال دیا اور اُن کے فرمان کو مچل مچل کر بارہا اُس نے پاؤں سے مسل دیا تھا۔ مگر اِن نئے ماں باپ کے حکم کو ٹالنا تو درکنار زبان سے صادر ہونے کا انتظار بھی نہیں کرتی اُن کے اشارہ کو حکم کا درجہ دیتی بلکہ اُن کی پیشانی کے بل دیکھ کر اُسے بھانپنے کی ٹوہ میں رہتی ہے کہ اُن کی خواہش معلوم کروں اور لپک کر اُس کو پورا کروں۔ اُس کا پہلا گھر اگر محل تھا اور یہ گھر فقیر کا کوٹھا ہے تو اُس کی بہ نسبت اِس کو زیادہ سمجھتی ہے کیونکہ جانتی ہے رہنا اِسی میں ہے۔ بارہ تیرہ برس کی سہیلیوں کو یک لخت چھوڑ دیتی ہے۔ گھر کے جن گوشوں میں آنکھ مچولی کھیلتی پھرا کرتی تھی یک دم اُن سے آنکھیں میچ لیتی ہے۔ بہن اور بھائی کے ساتھ جو درد کا برتاؤ کرتی رہتی تھی آج اُس سے کہیں زیادہ دیور، جیٹھ اور نندوں کے ساتھ کر دکھاتی ہے حتیٰ کہ اُس کا باپ دروازہ پر آ کر آواز دیتا ہے اور اُس کی منتظر بنی چپ بیٹھی رہتی ہے کہ شوہر کی رضا پاؤں تو باپ کو اندر بلاؤں۔ ورنہ وہ چیخے جائے، اُس کی ہمت نہیں کہ جواب دے، ابا جان تشریف لے آیئے، ماں اور ساس میں اگر بگاڑ ہو جائے تو چاہے کلیجہ مسوسے، مگر اِتنی جرأت نہیں کہ ساس کے خلاف

Marfat.com

منشاء ماں کی صورت دیکھ لے، یا اُس سے بات کر لے، اللہ اللہ یہ نوعمری اور اتنی کایا پلٹ۔ باپ کے گھر ناز میں پلنے اور پھولوں میں تلنے والی شہزادی سسرال کی رُوکھی روٹی کو سر پر رکھ کر کھاتی اور خوشی کا اظہار کرتی ہے۔ جس نے کبھی تو کا لفظ بھی نہ سنا اور خاتون یا بیگم کے خطاب سے پہچانی جاتی تھی، وہ سسرال کی ماما اور باورچن کی ڈانٹ سن لیتی اور ہنس دیتی ہے۔ یہ سنی سنائی کہانیاں نہیں بلکہ واقعات ہیں جو ہر ملک اور ہر زمانہ میں، ہر طبقہ اور ہر قوم کے اندر ہزاروں بلکہ لاکھوں پیش آئے اور آتے رہتے ہیں۔ ایسی شریف زادیاں آسمان کی دونوں آنکھوں یعنی چاند اور سورج نے ہمیشہ دیکھی ہیں اور دیکھتے رہیں گے۔ مگر اے عزیزو! کیا تم نے کبھی اِس پر بھی نظر ڈالی ہے کہ یہ انقلاب عظیم کس خاطر کا ہے؟ صرف ایک دم کی خاطر، جس کا نام شوہر ہے اور صرف دو بول کی خاطر، جس کا نام ایجاب وقبول ہے، اُس نے زبان سے بھی نہیں بلکہ محض سکوت اور خاموشی سے اِس پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے کہ میں اِس اجنبی مرد کی زوجیت کے لیے تیار ہوں۔ میں بزبان حال اقرار کرتی ہوں کہ اِس کی خادمہ نہیں بلکہ باندی اور زرخرید بن کر دکھا دوں گی، میں وعدہ کرتی ہوں کہ اپنی خوشی کو اُس کی خوشی پر، اپنی مرغوبات کو اُس کی مرغوبات پر، اپنے عزیزوں کو اُس کے عزیزوں پر، اپنی راحت کو اُس کی راحت پر، حتیٰ کہ اپنی جان کو اُس کی جان پر صدقے کر دوں گی، کہ اُس کی غیر اختیاری موت پر اپنی اختیاری موت کو بھی زندگی سمجھوں گی، اور قانون، حکومت مزاحم نہ ہو تو 'ستی' ہو جانے کو پائیدار ہستی قرار دوں گی، اللہ اللہ! یہ ایک خالی وعدہ ہے، ایک انسان کا ایک انسان کے ساتھ، بلکہ صنف ضعیف اور کھیل تماشا کی دلدادہ ایک نوعمر لڑکی کا اپنے ہم جنس ابن آدم کے ساتھ، اِس لیے میری ہمت ہوتی ہے کہ بصد ادب آپ سے سوال کروں۔ آپ نے بھی دو بول پڑھے ہیں اور بزبان حال ہی نہیں بلکہ بزبان قال اور صرف ایک دفعہ نہیں بلکہ تجدید معاہدہ اور تائید اقرار کے درجہ میں صدہا مرتبہ پڑھے ہیں۔ ایک تو کلمۂ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ اور دوسرا کلمۂ رسالت یعنی محمد رسول اللہ، ان دو بول کی وجہ سے آپ بھی کسی کے پلے بندھ چکے ہیں یا نہیں؟ چونکہ رسول ہی کی ذات ہے جو سفیر بن کر ہمیں اللہ کے احکام پہنچاتی ہے۔ اِس لیے اللہ رب العالمین کی اطاعت کی صورت یہی ہے کہ رسول کی اطاعت کی جائے اور اِسی لیے ارشاد ہے: ''جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر رہا ہے وہ اللہ کی اطاعت کر رہا ہے۔'' لہٰذا بول اگرچہ دو ہیں مگر حقیقت میں اقرار ایک ہے اور معاہدہ صرف

Marfat.com

اللہ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ ہے کہ اُدھر سے ایجاب ہے ربوبیت کا بلفظ الست بربکم اور ذمہ داری ہے نان ونفقہ کی کہ وما من دآبہ فی الارض الاعلی اللہ رزقھا، اور ادھر سے قبول ہے بلفظ بلٰی اقرار ہے عبدیت کا کہ شھدنا فاقررنا اور سمعنا واطعنا، حضرات آپ کی روح یوم الست میں اس دستاویز پر العبد کر چکی ہے، جس پر اللہ صدق القائلین اور اُس کے معصوم فرشتوں کی شہادت ثبت ہوئی ہے اور آپ کا بدن جس کی ترجمانی زبان نے کی ہے مجلس نکاح جیسی محدود اور مخصوص مجلس میں نہیں بلکہ چوڑی چکلی زمین کے ہرے بھرے مجمع میں اور طویل وعریض آسمان کے نیچے ہر کھلے میدان میں بآواز دہل اِس کا اعلان کر چکی ہے کہ ''ہاں بیشک اللہ ہمارا مالک و پروردگار ہے اور ہم اُس کے بندے وغلام''، پس اے میرے عزیزو! ہماری پیشانی پر پسینہ آجائے گا، اگر ہم مقابلہ کریں کہ نا سمجھ لڑکی نے محض سکوتی اقرار پر اپنے جیسے ایک عاجز انسان کی باندی بن کر کیا کچھ کر دکھایا اور ہم قوت اور شان والے مردوں نے بار بار اور ہزار بار کے اقرار پر اپنے رب ذوالجلال، خالق انس و جان کا بندہ بن کر کتنا کر دکھایا۔ ایک ملحد اگرچہ گستاخ بن کر کہہ سکتا ہے کہ نہ میرا زبانی معاہدہ اُس کے متعلق کبھی ہوا اور نہ مجھے اپنی رُوح کا یہ معاہدہ یاد ہے اور جب یاد ہی نہیں تو اُس کے ایفا کا مطالبہ فضول ہے، اور گو اُس کو جواب دیا جا سکتا ہے کہ یاد تو تم کو اپنی ماں کا دودھ پینا اور اُس کے پیٹ سے پیدا ہونا بھی نہیں، حالانکہ اِسی عالم کا اور اِسی جسم کا قصہ اور صرف پندرہ بیس برس کا واقعہ ہے مگر باوجود اِس کے محض فطری کشش کو دلیل بناتے ہو کہ بچپن کی ناسمجھی میں بھی ماں کی اور اجنبی عورت کی گود میں فرق سمجھ لیا تھا کیونکہ دوسرے کی گود میں جاتے اور روتے تھے تو ماں کی گود میں آکر چپ ہو جاتے اور آرام پاتے تھے اور اللہ کی ربوبیت کی دلیل تو خون کا قطرہ قطرہ اور بدن کا بال بال باقتضائے فطرت اِس طرح بنا ہوا ہے کہ جب ''ڈوبتے وقت تنکے کا سہارا'' بھی ہاتھ میں نہ آئے اور تمامی وسائل نجات کی رسیاں قطع ہو جائیں تو بے اختیار زبان سے نکلتا ہے ''یا اللہ میں ڈوبا مجھے بچا'' حالانکہ نہ کوئی بتانے والا پاس ہے نہ سمجھانے اور سبق پڑھانے والا کوئی موجود۔ آخر یہ کون سا طبعی تقاضا اور حقیقت حقہ ہے جس نے آج الحاد و دہریت کو غرق کر کے رب سے التجا کرنے پر مجبور کر دیا، پھر فطرت سے ہر دو جگہ قطع نظر کرو تو ماں کو ماں سمجھنا صرف کنبہ کے چند بڑے بوڑھوں کے اِس کہنے پر ہے کہ ہاں یہی تیری مربیہ اور مادر مشفقہ ہے۔ جس نے تجھ کو پہلی ہی بار اپنی پستان تیرے منہ میں دے کر بزبان حال تجھ سے

Marfat.com

اقرار کرلیا تھا کہ بیٹا میں تیری ماں ہوں، بڑا ہو کر مجھے بھول نہ جائیو حالانکہ اُس کے پیٹ سے تیرا پیدا ہونا، انہوں نے بھی اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ نیز وہ سب ایک زمانہ کے اور ایک قوم کے ہیں، جن کے متعلق شبہ کیا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے ایک جھوٹی بات پر متفق ہو کر متحد اللفظ بن گئے ہوں۔ مگر اس کی شہادت دینے والی کہ ہاں ہر انسان کی رُوح نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار و معاہدہ کیا ہے۔ سوا لاکھ انبیاء معصومین کی وہ جماعت ہے جن کی راست گوئی کا مخالفین کو اقرار ہے اور گواہوں کا یہ جم غفیر اتنے مختلف ازمنہ والمکنہ میں یکے بعد دیگرے آیا ہے کہ کسی بے بنیاد اقرار پر اُن کا اتفاق رائے کر لینا کسی عقل کو بھی تسلیم نہیں ہوسکتا۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ جو غیر مسلم جماعت خدائی میثاق کو طاق نسیاں میں رکھ کر بچوں کا کھیل بتا رہی ہے، وہ خود میثاق زوجیت میں اتنے اُونچے بام پر ہے کہ بچیوں کی اُس عمر کے عقد زوجیت کو جب انھیں ناک سنکنے کا بھی ہوش نہ تھا، بلکہ خود اُن کا کیا ہوا اقرار بھی نہ تھا، صرف اپنے اقرار پر نباہ کا مامور بنا چکی اور ایفاء پر مجبور کر چکی ہے۔ شاباش ہے اُن شریف زادیوں پر جنہوں نے گڑیوں کے کھیل کو محض باپ کے اتنا کہنے پر کہ میں تیرا عقد اُس شخص سے کر چکا اور تیری طرف سے اُس کو زبان دے چکا ہوں کہ میری لڑکی تمہاری باندی بن کر دکھائے گی، حقیقت کر دکھایا اور یہ اعتراض زبان پر نہ لائیں کہ محض اپنے اقرار کو ہم پر واجب الوفا کیوں بناتے اور ایک اجنبی و ناواقف مرد کی باندی بن جانے پر کیوں مجبور کرتے ہو۔ اپنی لڑکی کے اقرار زوجیت اور اُس کے نباہ کی حالت سے موازنہ کر کے دکھایئے۔ کیا جواب دیں گے آپ اپنے اللہ کو جبکہ آپ ہی کی لڑکی کو آپ پر حجت بنا کر وہ آپ سے پوچھے گا کہ ضعیف الدین وضعیف العقل نے ایک انسان سے صرف ایک بار اور وہ بھی بصورت سکوت اُس کی باندی بننے کا جو اقرار کیا تھا اُس کے نباہ میں اُس نے اپنے آپ کو فناہ کر دیا کہ پہلا گھر، پہلی عادت، پہلا طرز و انداز، پہلی معاشرت و خصلت، سب کو یک دم بالائے طاق رکھ کر صرف ایک شوہر کی ہو رہی ہو، تم بتاؤ کہ ہمارے میثاق ربوبیت کے ایفاء میں ہماری بھیجی ہوئی شریعت پر عمل کرنے کا کیا حق ادا کیا، آبائی رسوم میں کون سی رسم تم نے چھوڑی، پکڑی ہوئی بدعادتوں میں کس عادت کو تم نے ترک کیا، عورت نے اپنے جیسے محتاج انسان کے اتنا کہہ دینے پر کہ نان نفقہ اور کھانا کپڑا میرے ذمہ ہے حالانکہ احتمال تھا کہ ممکن ہے کہ وعدہ جھوٹا ہو، مگر اتنا بھروسہ کیا کہ کمانے اور شوہر کی خدمت چھوڑ کر اپنا پیٹ بھرنے کے فکر و اہتمام کا کبھی نام

Marfat.com

نہیں لیا مگر ہم نے تمہارے نان نفقہ بلکہ تمہاری ساری ضروریاتِ زندگی کے پورا کرنے کا ذمہ لیا اور کوئی نہیں چلنے والا زمین میں مگر اللہ کے ذمہ ہے اُس کی روزی۔ تحریری دستاویز بصورت ''کفالت نامہ'' تمہارے ہاتھ میں دے دی بلکہ مہینوں تم کو ماں کے پیٹ میں رکھ کر دکھلا بھی دیا کہ تمہیں اپنی روزی کمانا تو درکنار مانگنے اور طلب کرنے کا سلیقہ بھی نہ تھا اور ہم تمہاری ہر ضرورت قبل از وقت پوری کر رہے تھے۔ مگر تم نے ہاتھ پاؤں نکال کر اپنا ہی نہیں بلکہ اپنے بیوی بچوں کا رازق بھی اپنے ہی کو سمجھ لیا بلکہ زبانوں سے کہا کہ اگر نہ کماویں تو بھوکے مر جاویں، اللہ میاں نوالے بنا کر ہمارے منہ میں دے دیں گے۔ پھر یہی نہیں کہ اپنی روزی اپنے ہاتھ میں لی اور کسب میں جدوجہد کرنے کے بعد ہماری خدمت میں مشغول ہو گئے ہوں، بلکہ اُس میں اتنے منہمک ہوئے کہ کون اللہ اور کون اللہ کا رسول ﷺ، نہ یہ دیکھا کہ حرام ہے یا حلال، نہ اس کا خیال کہ نماز کا وقت ہے یا روزہ کا، ہمارا داعی چیخ چیخ کر تم کو پکارتا تھا کہ ''آؤ نماز کی طرف آؤ فلاح کی طرف'' مگر تم نے کانوں میں ڈاٹ لگا رکھی تھی۔ تم تھے اور تمہاری دکان، کس کی نماز اور کیسی اذان؟ بیوی بلاوجہ مظلومہ بن کر شوہر کے ہاتھوں بار ہا پٹی، مگر گھر کا کونہ چھوڑ کر بھی ایک دفعہ بھی دروازہ تک نہ آئی اور تم کو برسوں ہر قسم کی ہزاروں نعمتیں دے کر کبھی تمہاری ہی بہبود یا متنبہ کی خاطر کسی مرض یا بیماری وعسرت میں ہم نے مبتلا کیا تو تم چیخ اُٹھے، اور ہم سے منہ موڑ کر فوراً ہمارے احاطہ شریعت سے باہر نکل کھڑے ہوئے، ہمارے دشمنوں سے جا کر ہماری شکایتیں کیں، گلے اور شکوے کیے، بت اور مٹھ سے فریاد کی، ٹونے اور ٹوٹکوں سے مدد چاہی، اپنی جیسی عاجز محتاج زندہ و مردہ مخلوق کے سامنے ناک رگڑی، منتیں، نذریں چڑھائیں، غرض جو کچھ بھی نہ کرنا تھا، وہ سب کیا اور کبھی دل پر میل بھی نہ آیا۔ عورت نے شوہر کی چوکھٹ پر قدم رکھتے ہی دل میں ٹھان لی کہ فاقہ ہو یا عسرت اور ذلت ہو یا کلفت، اب تو مر کر اس دروازے سے میرا جنازہ ہی نکلے گا۔ چنانچہ کر بھی دکھایا کہ شوہر نے اس بے کس کو چٹیا سے پکڑ کر باہر بھی دھکیل دیا تو یہ رات بھر کواڑ کو چپٹی پڑی رہی اور پڑوس کے گھر جا کر بیٹھنا بھی گوارا نہ کیا مگر تم نے ہمارے شاہی آستانہ سے مالا مال ہونے پر بھی جب رُخ کیا تو اغیار کی طرف کیا نعمتیں دیں۔ ہم نے اور تم نے منسوب کیا اُن کو دوسروں کی طرف۔ مسجد کو ہم نے اپنا گھر بتا کر تمہیں دعوت دی کہ معتکف بن کر آ پڑو مگر تم کو اس میں قدم رکھنا بھی عار معلوم ہوا اور جو اس میں پڑ رہا اُس کو مسجد کا مینڈھا اور اللہ جانے کیا کیا

خطاب دیے۔ عورت اپنے شوہر کے اشارہ آبرو پر چلی اور تم نے ہمارے صریح حکم کو بھی ٹھکرایا۔ عورت نے شوہر کے رشتہ داروں اور اس کے دوستوں کو ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا اور تم نے ہمارے پیاروں اور فرمانبرداروں پر ہمیشہ حقارت کی نگاہ ڈالی، ہمارے دوست تم کو دشمن نظر آئے اور ہمارے دشمن تمہارے دوست بنے۔ علماء دین وطلباء تمہاری زبانوں سے پاگل اور مدارسِ دینیہ پاگل خانہ کہلائے۔ اپنے جیسے محتاج انسان بلکہ دشمنانِ جان وایمان مخلوق کی اطاعت تم کو عزت نظر آئی کہ پھولے نہ سمائے، مگر ہماری اور ہمارے پیارے رسول ﷺ کی اطاعت تم کو ذلت محسوس ہوئی، حتیٰ کہ آوازے کسے اور مذاق اُڑایا۔ ہمارے کلام یعنی قرآن مجید کی تلاوت میں مزہ لینا تو درکنار اُس کا رُوکھا پھیکا پڑھنا، بلکہ اپنے بچوں کو پڑھانا بھی ناگوار گزرا بلکہ اُس کو اضاعت عمر بتایا۔ رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں مختصر سی پانچ نمازوں کے دو گھنٹے بھی تم کو پہاڑ نظر آئے۔ چند روز کے روزوں کا حکم تم کو فاقہ دکھائی دیا بلکہ تم نے کہا روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو۔ عورت کا میکہ سے ملا ہوا زیور بھی اگر شوہر نے بیچ کر عیاشی میں اڑا دیا تو اُس کی تیوڑی پر بل نہیں آیا اور تم نے ہمارے دیے ہوئے زائد از ضرورت مال میں چالیسواں حصہ بھی ڈنڈ اور تاوان سمجھا۔ حج کرنا تو تم کو موت کے منہ میں جانا اور جان ومال کا خطرہ میں ڈالنا محسوس ہوا۔ ہمارے محبوب پیغمبر ﷺ کی زبان تم کو پیاری معلوم نہ ہوئی۔ کافروں کی زبان سیکھنے کے لیے ناسمجھ بچے بھی ان کی گود میں دے دیے کہ مادری زبان کی طرح رگ وپے میں بیٹھ جائے۔ مگر عربی وبطحائی زبان سے تمہارے کان اتنے گھبرائے کہ رہے سہے جمعہ کے دن خطبہ میں بھی اس کو منسوخ ومحو کرنے کی کوشش رہی۔ عورت نے شوہر کی پالی ہوئی بکری اور مرغی کو بھی پیار کی نظر سے دیکھا، مگر تم کو ہمارے خلاصہ عالم وعالمیان محبوب ﷺ کی صورت بھی پسند نہ آئی بلکہ ناگوار ہوئی کہ ضد باندھ کر جس طرح جی چاہا اُس کو بدلا۔ حتیٰ کہ جس حصہ کو اس نے گھٹایا اُسے تم نے بڑھایا اور جسے اُس نے بڑھایا اُس کو تم نے گھٹایا اور منڈایا، اُس کی سیرت تم کو نہ بھائی اور جس طریق پر جو چاہا اعتراض کیا، تمدن اُس کا بدلا، معاشرت اُس کی بدلی، لباس اُس کا بدلا، روش اُس کی بدلی، غرض سب کچھ بدلا اور اگر کسی نے اس طرف توجہ دلائی تو ہر بات کا ایک جواب دیا کہ پرانے زمانے کا ذکر چھوڑو، سلطنت بدل گئی، زمانہ بدل گیا، ضرورت بدل گئی، ملک بدل گیا۔ میرے عزیزو! اللہ کی قسم تم پر طعن یا اعتراض مقصود نہیں ہے۔ اپنے

Marfat.com

دل کی دکھن کا اظہار اور تمہاری بہبود و خیر خواہی مقصود ہے۔ میں اس پیرایہ میں اپنے نفس کو نفرین کر رہا ہوں کہ اے کمزور عورت سے گئے گزرے نام کے مرد تو آیا تھا کس لیے اور کر کیا رہا ہے؟ اور تم سے پہلے اپنے آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اے غفلت شعار دارالجزاء کو یاد کر اور دار العمل میں سنبھل کر چل۔ دنیا ایک بلبلہ ہے، بیٹھ جانے والا اور سایہ ہے مٹ جانے والا:

جان ٹھہری جانے والی جائے گی ۔۔۔ آنے والی کس سے ٹالی جائے گی
تجھ پر اِک دن خاک ڈالی جائے گی ۔۔۔ روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے ۔۔۔ ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

الحاصل نکاح اور رخصتی سے عملی سبق ہمیں یہ لینا ہے کہ ہم نے دنیا کو میکہ اور آخرت کو سسرال سمجھا بھی ہے یا نہیں؟ اور ایک نو عمر لڑکی شوہر کو خوش کرنے کی خاطر جتنا تن من دھن نچھاور کر چکی اور اپنے نفس کو مار چکی ہے۔ ہم نے اپنے رحیم و کریم ربّ کو خوش کرنے کی خاطر اُس کا ایک کا دس بھی کر دکھایا ہے یا نہیں؟ ایک کا دس کر دکھانا تو درکنار خود یہی نکاح و رخصتی جو ہم کو اس کا سبق پڑھا رہی تھی کہ جس طرح عورت نے اپنی ناموس، اپنا مال، اپنی عفت، اپنا نفس، اپنی رغبت، اپنا تمدن، سب کچھ شوہر کے حوالہ کر دیا اور مجسمہ رضا و تسلیم بن بیٹھی ہے اُس سے بدرجہا ہمیں اپنی رسوم، اپنی عادات، اپنی مرغوبات، اپنی عقل، اپنی فہم، اپنی تجویز، اپنی رائے، اپنے عقائد، اپنی عبادات، اپنے اخلاق، اپنے معاملات، اپنی معاشرت، اپنا لباس، اپنی وضع غرض اپنا جسم اور اپنی رُوح سب کو اللہ کے حوالہ اور اپنے ہر چھوٹے بڑے کام کی باگ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دینی چاہیے۔ افسوس ہے کہ وہی بجائے بیدار کرنے کے غافل و مدہوش زیادہ بنا رہی ہے۔ چاہیے تھا کہ اس سے اپنی موت اور اپنا دنیا سے رخصت ہو جانا یاد آ کر دل افسردہ ہوتا، مگر اُلٹا اُمنگ اور چونپ کا پتلا بنا ہوا ہے۔ چاہیے تھا کہ اطاعت الٰہیہ کا سبق لیتے مگر برعکس معصیتوں پر جری ہوئے اور یوں سمجھتے ہیں کہ جو کچھ بھی خرافات کرنی ہے وہ آج کر لو، نہ معلوم کل یہ ہولی کھیلنے کا دن ملے یا نہ ملے۔ تماشہ، باجا، ڈھول، نفیری، رقص و سرور، گراموفون، ہارمونیم، ٹیلی ویژن، وی سی آر کوئی چیز مزامیر میں ایسی نہ چھوڑو جس کا شکار اس سنت نکاح کی اوٹ میں نہ کھیل لو۔ نام کرو سنت کا اور کام کرو حرمت کا، قرض لو اور سود پر لو مگر کوئی اُمنگ باقی نہ رہے جس کو پورا نہ کر لو، تفصیل کا وقت ہے نہ گنجائش۔

Marfat.com

آپ اس کے جزئیات پر نظر ڈالیں گے تو خلاصہ یہ نکلے گا کہ شادی کیا ہے؟ دین کی اس طرح بربادی ہے اور ضیافت اور میزبانی کیا ہے؟ کھلی ہوائے نفسانی ہے، مقصود تھی آخرت کی یاددہانی اور ظاہر ہورہی ہے، سول نافرمانی۔ مطلوب تھا سبق پڑھانا اطاعت وتفویض کا اور سکھانا تابعداری کا ڈھنگ، مگر ہو رہا ہے الٹی میٹم اور اللہ جل جلالہ، کے ساتھ اعلانِ جنگ۔

مذہب کا چاہے قلب وجگر پاش پاش ہو — پر رسم سر سے پاؤں تلک بے خراش ہو
پامال حکم رب ہو بلا سے ہوا کرے — نعرۂ رواج قوم پہ ہاں زندہ باش ہو

اے میرے عزیزو! میں اپنے اور آپ کے سامنے میکہ اور سسرال یعنی دار الجزاء اور دار الاعمال کا بالا جمال سطحی نقشہ کھینچ کر محض اس لیے پیش کر رہا ہوں کہ بوڑھا ہو چکا ہوں، قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں۔ بیسیوں عزیزوں اور دوستوں کو زیر زمین پہنچا اور مٹی میں دبا چکا ہوں، دیکھ رہا ہوں کہ یہی وقت میرے سر پر کھیل رہا ہے، نہ معلوم آج کے بعد آپ حضرات سے ملنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ ''اے مخاطب! موت کا درندہ تیرے سامنے منہ کھولے کھڑا ہے، قبر کا اژدہا تیرے رُوبرو منہ پھاڑے پڑا ہے، ممکن ہے کہ تو آیا ہے اِس مجلس میں اپنے پاؤں سے اور یہاں سے لے جایا جائے جنازہ پر۔ جلاد قضا ہاتھ میں برہنہ تلوار لیے حکم کا منتظر کھڑا ہے کہ اِدھر صادر ہوا اُدھر گردن اُڑا دے، سنبھل اور ہوش میں آ۔ اچانک موت سے غافل نہ ہو کہ لاکھوں اس گھاٹ سے اُتر چکے ہیں، خواب راحت سے بیدار ہو اور جو کام کرے وہ آخری سمجھ کے کر کہ گویا اِس کے بعد موت تیرا گلا گھونٹ دے گی اور دوبارہ تجھ کو یہ کام کرنا نصیب نہ ہوگا۔ توریت کا ایک مضمون ہے: ''اے موسیٰ تعجب ہے جس کو یقین ہو کہ مرنا ضرور ہے، وہ خوش کیسے ہوتا ہے۔ تعجب ہے جس کو یقین ہو کہ حساب کتاب ہونا ہے، وہ مال کیسے جمع کرتا ہے۔ تعجب ہے جس کو یقین ہو کہ تنگ وتاریک قبر میں جانا ہے وہ ہنستا کیسے ہے۔ تعجب ہے جس کو یقین ہو کہ دُنیا فانی ہے اور مٹ جانے والی ہے، وہ اس سے دل کیسے لگاتا ہے۔ تعجب ہے جس کو یقین ہو کہ آخرت آنے والی ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے، وہ غافل وآرام طلب کیسے بنتا ہے۔'' اے میرے بزرگو! کوئی دعویٰ کیسی ہی حقیر چیز کا کیوں نہ ہو، ثبوت اور شہادت کے بغیر ہرگز بھی قابل سماعت نہیں۔ کسی کے محض اِتنا کہنے پر کہ یہ چیز میری ہے۔ اگر اُس کی بن جایا کرتی تو آج دُنیا زیروزبر ہو جاتی اور نہ کسی کی جان محفوظ رہتی نہ آبرو۔ پس

Marfat.com

میں اور آپ جب ایمان کا اور اللہ تعالیٰ کے بندہ اور محمد ﷺ کے اُمتی ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں تو یقیناً بارِ ثبوت ہمارے ذمہ ہے، یہ اعمال اور حلال وحرام کی فہرست جس کا نام شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور وہ آغوشِ مادر میں آنے سے آغوشِ لحد میں جانے تک زندگی کے ہر شعبہ کو اپنے دائرہ میں لیے ہوئے ہے، ہمارے اِس دعویٰ کا ثبوت ہے۔ اگر اِس فہرست کی رُو سے ہمارے بندہ اور اُمتی ہونے کا تھوڑا یا بہت ثبوت ملتا ہے تو اسی درجہ میں ہمارا ایمان پر قبضہ مالکانہ صحیح مانا جاسکتا ہے ورنہ ہم بھی جھوٹے اور ہمارا دعویٰ بھی جھوٹا۔ میرے عزیزو! اِسی کا فیصلہ بروزِ قیامت شاہنشاہی عدالت عالیہ میں ہوگا، جس کی کہیں اپیل نہیں ہے اور اِسی لیے قرآن مجید میں جہاں بھی ایمان لاؤ کا لفظ آیا ہے ساتھ ہی عمل صالح کا لفظ بھی آیا ہے۔ پس ہمیں نفس امارہ کے اس دھوکہ میں ہرگز نہ آنا چاہیے کہ جب ہم مومن ہیں تو اعمال کی کوتاہی چنداں مضر نہیں ہے۔ بھلا کیسے مضر نہیں، جب کہ ایمان کے گواہ یہی اعمال ہیں اور بلا شہادت ثقہ کے کوئی چیز کسی کی ملکیت میں نہیں دی جاسکتی۔ بیوی اگر باندی بن کر نہ دکھائے تو کم سے کم بیوی بن کر ضرور دکھائے۔ اگر آپ کی بیوی خدانخواستہ آپ کی نافرمان ہو اور سو پچاس نہیں بلکہ آپ کے صریح ایک دو حکم ہی کی تعمیل نہ کرے، یا کرے مگر بادل نخواستہ اور اُوپری، یا بدیر اور کاہلی سے کرے، تو آپ ہی بتائیں کہ محض زوجیت کا اقرار اور قاضی صاحب کا کرایہ ہوا ایجاب وقبول کیا اُس کو مفید ہوجائے گا؟ قطع نظر اِس کے کہ عجب نہیں غیور شوہر اُس کو طلاق دے کر اپنے گھر سے نکال دے۔ یوں بھی اگر اُدھر میں لٹکی رہی کہ محض نام بیوی ہونے کا مگر برتاؤ ہونا محرم اجنبی کا سا، تو عورت کے مرن کو کافی ہے۔

اِسی طرح ایک بدعمل مسلمان کے حق میں اوّل تو خطرہ ہے کہ آج یا کل کسی وقت ورنہ زیادہ سے زیادہ مرتے وقت اُس کا ایمان ہی چھین لیا جائے اور ہر مطلقہ بیوی کی طرح حشر کے دن اُس کا منہ ایمان کا دعویٰ کرنے کا بھی نہ رہے۔ لیکن اگر محبوب پیغمبر ﷺ کا نام لیوا ہونے کے طفیل ایسا نہ بھی ہو اور اللہ کرے کہ نہ ہو، تب بھی مرجانے کے لیے یہ کیا کم ہے کہ کالمطلقہ بنا ہوا ادھر میں لٹک رہا ہے۔ نان ونفقہ سے محروم، نظرِ لطف وکرم سے محروم، پیار اور محبت سے محروم، حلاوت وسکونِ قلب سے محروم اور خوش عیشی و پرلطف زندگی سے محروم۔ صاحبو! اگر فقط نام سے کام چل جایا کرتا تو بہت سوں نے اپنے گدھے کا نام سوہنا رکھ دیا۔ مگر آدمیوں میں اُس کی عزت گدھے سے زیادہ کبھی نہیں ہوئی۔ اے میرے عزیزو! ایمان

Marfat.com

بمنزلہ رُوح کے ہے اور اعمال اُس کے اعضاء دق اور سل کا مریض یا برص و جزام کا مبتلا، جس کے سب اعضاء بدن یا کم سے کم ہاتھ پاؤں اور آنکھ، کان چار عضو جاتے رہے ہوں، اگر مطمئن بنا بیٹھا رہے اور کہے کہ جب میری رُوح موجود ہے اور میرا شمار زندوں میں ہے تو مجھے لنجے لولے اور اندھے، بہرے ہونے کا قلق و افسوس نہیں ہے اور نہ اُن گئی ہوئی قوتوں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے تو میرے خیال میں کوئی بھی عاقل اِس کو عقل کی بات نہیں کہہ سکتا۔ پس سنبھلو اور آنکھیں کھولو۔ بطن مادر کی رہائش جس طرح آج ہمارے لیے قصہ کہانی بن چکی اور یہ دُنیا ہی سب کچھ ہے جو اِس وقت نگاہ کے سامنے ہے۔ اسی طرح یقیناً قریب ہے، وہ وقت کہ اس دُنیا کی رہائش بھی افسانہ اور خواب و خیال بن جائے گی اور عالم آخرت کی دوزخ و جنت ہی کوئی چیز ہوگی جو اُس وقت نگاہ کے سامنے ہوگی۔ اللہ کے آخری رسول خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ تمامی واقعات حشر و نشر حقائق ثابتہ ہیں جو یقیناً اور ضرور بالضرور حرف بہ حرف نظر کے سامنے آنے والے ہیں۔ ہونے والا واقعہ کسی کے شبہ کرنے یا منکر بن جانے سے ٹلا نہیں کرتا۔ جو سورج کل کو نکلنے والا ہے، دُنیا اُس کو سچ سمجھے یا غلط، بہر حال وہ ضرور نکلے گا، اور ظلمت شب کو مٹا کر دُنیا کو محو حیرت بنائے بغیر نہ رہے گا۔ ہمارے عقائد کی کمزوری نے جن کا نام ایمان تھا، ہمیں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت سے بہت دور پھینک دیا ہے اور اُسی کا یہ اثر ہے کہ جو بدعملی اور اتباع شریعت سے غفلت و کاہلی کی ڈراونی صورت میں ہمارے جسم پر ظاہر ہو رہا ہے اور دین کی آنے والی نعمتوں کے ساتھ دُنیا کی موجودہ راحتوں کو بھی ہمارے ہاتھ سے چھینتا چلا جا رہا ہے۔ مسلمانو! اپنے نام کی شرم اور اپنے دعویٰ ہی کا کچھ پاس و لحاظ کرو، پکے مسلمان اور مجنوں کی طرح آستانہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن کر دکھاؤ۔ نکاح اور اُس کی مجلس میں شرکت کو اگر واقعی سنت سمجھتے ہو تو اُس کے ہر ہر جز کو خصوصاً اور اپنی زندگی کے ہر ہر لمحہ کو عموماً اُس مقدس ہستی کا تابع بناؤ، جس کی وہ سنت ہے۔ تذکرہ موت و تعلق مع اللہ کی وہ رُوح حاصل کرو، جو ہر مسنون فعل میں ایسی مضمر ہے جیسے دودھ میں گھی، سبز شاخ میں تازگی، پھول میں خوشبو، پھل میں مزہ، آنکھ میں قوت باصرہ، دھوپ میں حرارت، جسم میں حیات، گرمی میں روغن، برف میں خنکی اور اعضاء بدن میں حرکت، ورنہ سنت کا نام لے کر اُس کو بدنام نہ کرو، گائے گاؤں میں ورنہ قصائی کی چھری کے نیچے۔ آپ نے میری تحریر سے متاثر ہو کر اگر مضبوطی کے ساتھ

Marfat.com

جناب رسالت مآب اللہ کے آخری رسول رحمت للعالمین حضرت محمد ﷺ کی سنت کو پکڑلیا تو آ رہا ہے وہ وقت جس میں یاد کرو گے کہ کسی کے عقد نکاح میں شرکت کرنے سے کیالازوال سلطنت ملی۔اے محسنۂ کائنات میری بہنو! ذرا غور و توجہ کے ساتھ سنو، برانہ مانیو تم ہی ہو مردوں کو زیادہ تر اللہ کی نافرمانی پر اُبھارتی یا مجبور کرتی ہو، باوجود یہ کہ جسمانی ساخت میں ہر طرح کمزور ہو، مگر خرافات و رسومات اور مضرت رساں مشغلوں کے انتظامات میں بہت قوی ہو، باوجودیکہ مالی طاقت میں بے حد ضعیف اور مردوں کی دست نگر ہو، مگر فضول خرچی میں اُن کے پیش پیش ہو۔اس بے برگ و گیاہ بیاہ اور موجب بربادی رسمی شادی کی اکثر شاخوں کے پھول پتوں کا سہرا خصوصیت کے ساتھ تمہارے ہی سر ہے کہ تم اپنے پیدا کرنے والے اللہ کو بھول کر خود بھی معصیتوں کا شکار بنتی ہو اور اپنے زیر اثر مردوں کے گناہ کا پشتارہ بھی اپنے سر پر لادتی ہو۔اِس میں شک نہیں کہ تم نے اپنے شوہر کا حق ادا کرنے میں سب کچھ کر دکھایا اور مردوں کو بھی اطاعت کا عملی سبق پڑھایا، مگر یہی تم پر حجت اور تم کو اللہ کی کچہری میں اِس باز پرس کا مستحق بنا رہا ہے کہ انسان کی اتنی اطاعت کی، تو خالق انس و جاں کی کتنی کی، عارضی میثاق کا اتنا لحاظ کیا تو حقیقی میثاق کا کتنا کیا۔شوہر کی رضا جوئی میں میکہ کو سسرال پر صدقہ کیا، تو اللہ کی رضا جوئی میں دنیا کو آخرت پر صدقہ کیا یا نہیں؟ مجازی مالک کے ارشادات پر اپنی خواہشات و حریت کو نچھاور کیا، تو حقیقی مالک کے صریح احکام اور وعدہ وعید پر کیا چیز نچھاور کی جو فرق ہے شوہر میں اور اللہ میں، وہی فرق ہے دونوں کے حکم کی عظمت اور اطاعت و محبت میں۔تم نے شوہر کے ساتھ اپنے شریفانہ برتاؤ میں جب اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کر دکھایا کہ نفس کا مار لینا اور اپنے ہر ارادہ کو دوسرے کا ماتحت بنا دینا کچھ مشکل نہیں، تو کوئی عذر نہیں ہے جس کو اطاعت الٰہیہ میں کوتاہی پر اپنی برأت کے لیے اللہ کے سامنے پیش کر سکو، مردوں کو بے شک تم نے سبق دیا اور ان پر الزام قائم کرنے میں سرکاری گواہ بنا کر اپنے عمل کو کھڑا کر دیا مگر وہی تمہارا عمل دوسری پیشی میں تمہارے مقابلہ پر گواہی دینے کو تیار ہے کہ زوجیت کا حق بے شک ادا کیا مگر عبدیت کو بھولے سے بھی یاد نہ کیا۔گھاؤ پر پٹی واقعی خوب باندھی مگر اندر کے زخم اور مواد کی پروا نہ کی۔کپڑے بڑی بہار کے پہنے، مگر بدن کا میل کبھی نہیں اُتارا۔درخت کے نیچے جھاڑو ضرور دی اور سوکھے پتے سمیٹے، مگر اُس کی جڑ میں پانی کبھی نہیں دیا۔تمہاری مثال چراغ کی سی ہے کہ دوسروں کو روشنی

Marfat.com

دے رہا ہے مگر اپنے آپ کو جلا رہا ہے اور فنا کر رہا ہے۔ تم برف کی طرح ہو کہ دوسروں کا کلیجہ ٹھنڈا کر رہی ہو اور آپ گھل رہی ہو اور ختم ہو رہی ہو۔ مردوں کی زیادہ تر اصلاح تمہارے ہاتھ میں ہے، اس لیے کہ قدرت نے ان کو بچپن میں تربیت اور نشو ونما کے لیے اور جوانی میں عفت قائم رکھنے اور امورِ خانہ داری سے فارغ البال ہو کر دین اور دنیا دونوں کمانے کے لیے تمہارا محتاج بنا دیا ہے اور فطرت نے تمہارے اندر ایک ایسی کشش رکھی ہے کہ شوہر ہو یا اولاد بالطبع تمہاری طرف مائل ہوتے اور تمہاری قوتِ جاذبہ کی طرف منجذب ہوتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم میں ہر شخص کسی نہ کسی کا حاکم ہے اور ہر حاکم سے اُس کی زیر اثر رعایا کے متعلق پوچھ ہوگی کہ اصلاحِ دین میں اپنے اثر کو کتنا کام میں لایا۔ پس ایک اعتبار سے تم شوہر کی مخدومہ ومحکومہ ہو اور شوہر تمہارا حاکم ومخدوم ہے۔ مگر دوسرے اعتبار سے تم جاذبہ اور مؤثرہ ہو اور شوہر منجذب ومتاثر ہے۔ تم محبوبہ ہو اور وہ تمہارا محبّ ہے۔ تم اُس کی لیلیٰ وشیریں ہو اور وہ تمہارا فرہاد ومجنوں ہے۔ لہٰذا تم سے جہاں اولاد کے متعلق سوال ہوگا کہ کیسی تربیت کی اور کس طریق پر اُٹھایا، وہیں شوہر کے متعلق بلکہ میکہ اور سسرال کے ہر فرد کے متعلق جن کو بھی تم اپنی صورت یا سیرت کا گرویدہ بنا چکی ہو، سوال کیا جائے گا کہ اپنی ہر دلعزیزی اور محبوبانہ کشش سے تم نے اللہ کے بارہ میں کتنا کام لیا تھا۔ یاد کرو اپنا قدیم زمانہ کہ اہل عرب کو تمہاری پیدائش سے نفرت تھی۔ تمہارا وجود ان کے لیے ننگ وعار تھا، تمہاری زندگی ان پر بار تھی اور جب بھی ان کے کان میں بھنک پڑتی کہ اُن کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے تو شرم اور غصہ کی وجہ سے منہ چھپائے پھرا کرتے اور جس وقت موقع پاتے تم کو زندہ قبر میں دفن کر دیا کرتے تھے۔ ایک معصوم بچی کا قصہ منقول ہے کہ باپ پردیس میں تھا اور وہ دنیا میں آگئی۔ باپ جس وقت واپس آیا تو وہ گھٹنیوں چلنے اور کچھ بولنے لگی تھی۔ شروع میں ماں نے چھپایا اور اس خوف سے کہ اس کو فنا نہ دیا جائے باپ کو پتہ نہ چلنے دیا کہ یہ اُسی کی بیٹی ہے مگر کچھ دنوں کے بعد جب کہ باپ کی خون کی محبت کے سبب اُس کی طرف میلان ہو چلا، تو ماں مطمئن ہوگئی اور اُس پر ظاہر کر دیا کہ یہ تمہاری اور میری لختِ جگر ہے، باپ چپ ہو گیا مگر حسب رواج ملکی اس ٹوہ میں رہا کہ موقع پاؤں تو اس کو ملک عدم میں پہنچاؤں۔ آخر ایک دن سیر کے بہانے اُس کو گھر سے لے گیا اور جنگل میں ریت پر اُس کو بٹھا کر گڑھا کھودنے لگا۔ بچی دیکھتی کہ باپ کے دامنوں پر مٹی پڑتی ہے تو چیختی کہ ابا تمہارے کپڑوں پر مٹی پڑ رہی

Marfat.com

ہے، میلے ہو جائیں گے اور کوشش کرتی کہ اُٹھے اور اُن کو جھاڑے۔ اُس کو پتہ نہ تھا کہ یہ گڑھا اُسی کے لیے کھدر ہا ہے۔ وہ اپنے باپ کے ساتھ درد و محبت کا برتاؤ کرتی رہی اور باپ گڑھا کھودتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ کافی گہرا ہو گیا تو باپ نے بچی کو اُس میں دھکیل دیا اور لپیں بھر بھر کر مٹی ڈالنے لگا۔ بچی اس وقت بھی اس کو کھیل سمجھتی اور چیختی رہی کہ ابا یہ کیا کر رہے ہیں۔ میری آنکھوں میں مٹی جا رہی ہے مگر بے درد باپ بدستور اپنے کام میں لگا رہا۔ یہاں تک کہ آہستہ آہستہ کم ہو کر آواز گم ہو گئی اور گڑھا اُوپر تک مٹی سے لبریز ہو گیا۔ باپ ہنستا ہوا اپنے گھر آیا اور بیوی سے کہا، تو نے بہت دنوں تک چھپایا مگر میں آج اپنا کام پورا کر آیا۔ یعنی اس موجب ننگ و عار کو مٹی میں ملا آیا۔ میری بہنو! کیا تم بتا سکتی ہو کہ اس ظالمانہ رسم کو کس نے مٹایا؟ تمہیں دوبارہ زندگی کس نے بخشی؟ تمہیں زندہ درگور ہونے سے کس نے بچایا؟ تمہاری ہستی و بقا کی حمایت کس نے کی؟ سنو! اُس ماں سے زیادہ شفیق اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی، جس کا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اپنی غیور طبیعت کو ٹٹولو، اپنی شرافت و حمیت سے دریافت کرو اور اپنی اس فطرت انسانی سے پوچھو جو پڑوسن کے پاؤ بھر احسان کا بدلہ آدھ سیر سے کرنے پر تم کو ہمیشہ مجبور کرتی رہی کہ بطحائی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جاں بخش احسان کا بدلہ کیا ہونا چاہیے۔ مثل مشہور ہے الانسان عبد الاحسان اور شریعت کا تقاضا ہے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے تم کو جان دینے کا بھی حکم ہوتا، تو تم کو دریغ نہ ہوتا اور یہ کہنا چاہیے تھا کہ ہاں جس نے ایک ہاتھ سے تمہارے ظالم باپ کے ہاتھ تھامے اور دوسرے ہاتھ سے تمہیں گور سے باہر نکالا، اُس کے احسان کا بدلہ ہی جان نچھاور کر دینا ہے۔ چہ جائیکہ اُس روحانی باپ کا جو حکم بھی ہے وہ تم کو ایک نئی زندگی بخشنے والا ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے: اے مسلمانو! اللہ و رسول کی پکار پر لپکو کہ وہ تم کو بلا رہا ہے۔ ایسے عمل کی طرف جو تمہارے لیے زندگی بخش ہے۔ لہٰذا بتاؤ کہ تم نے اللہ و رسول کا حکم کتنا مانا؟ اور بالخصوص شادی اور خوشی کے موقع پر کتنا مان رہی ہو؟ آج تم نے اپنا پرانا زمانہ بالکل بھلا دیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس احسان کا بدلہ یہ دے رہی ہو کہ ہندنیوں کی سی ساڑھیاں اور عیسائیوں کے سے سائے، میموں کی سی مانگ ہے اور بنئیوں کے سے ماتھے پر قشقے، تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے ساتھ لباس اور وضع میں مشابہت کرنا، جتنا مبغوض تھا اُسی قدر وہ تم کو محبوب ہے۔ اُس کو جس زور دار لفظوں میں منع کیا گیا تھا، اُسی قدر قوت اور

Marfat.com

مضبوطی کے ساتھ تم اُس کو پکڑے ہوئے ہو۔ تم کہتی ہو کہ آج زمانہ کی یہی روش ہے، لہٰذا اس پر ہمیں چلنا چاہیے اور میں کہتا ہوں کہ اللہ پر ایمان لانے والیوں کو زمانہ کی روش کو بھی ہمت و کوشش کر کے اپنی قدیم وضع پر لانی چاہیے۔ آخر وہ بھی تو زمانہ ہی تھا۔ جس کی روش تھی کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جائے، اگر پیغمبر ﷺ تمہارے قانون کی موافقت کرتا تو بتاؤ آج تم بالائے زمین ہوتیں یا زیرِ زمین۔ پیغمبر ﷺ نے رفتارِ زمانہ کو تمہارے حق میں ظلم پا کر اُس کا مقابلہ کیا۔ جس کا نفع تم ہی کو پہنچا۔ آج تم اپنے پیغمبر ﷺ کا صورت و شکل اور لباس وضع تک سے دل دکھا رہی ہو، ایذا پہنچا رہی ہو اور اپنے پاؤں میں خود کلہاڑیاں مار کر ٹکا سا جواب دے رہی ہو کہ ہم رفتارِ زمانہ پر چلیں گے، تمہاری وضع پر نہیں اور اپنی رغبت طبعیہ کا حکم مانیں گے نہ کہ تمہارا۔ کیا احسان کا یہی بدلہ تمہاری شرافت کا تقاضا ہے؟ ذرا غور کرو، رفتارِ زمانہ جس کا نام ہے، وہ تمہاری باندی ہے۔ تم اُس کی باندی نہیں۔ جس وضع اور جس شکل کو بھی اپنا طریقہ بنالو گی، وہی رفتارِ زمانہ کہلانے لگے گی۔ رفتارِ زمانہ کوئی بارش نہیں ہے جو آسمان سے برسے، وہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ جس رنگ کو قبول کرو گی اور جس طرز کو اپنی عادت وخو قرار دے لو گی، اُسی کا نام رسم و رواج ہو جائے گا۔ پھر غیر مسلم قوموں کی رسوم کو اپنی رسوم اور ان کی روش کو اپنی روش بنانا تمہارا اختیاری فعل ہوا یا اضطراری؟ آج بھی بہتیری قومیں ہیں، جن میں لڑکیوں کا بیچنا اُن کا قدیمی رواج بنا ہوا ہے اور اُس کو تم بھی عیب بتاتی اور نفرین کرتی ہو۔ یہ علامت ہے کہ خود تمہاری طبیعت نے جس رسم کو برا سمجھا ہے، اگر ساری دنیا میں پھیل جائے تو تم اُس کا ساتھ دینے کو تیار نہیں، مگر جس بات کو خود تمہارا ہی دل چاہے ہے، اُس کو رفتارِ زمانہ بتا کر اپنے کو معذور قرار دیتی ہو، عذرِ گناہ بدتر از گناہ اسی کا نام ہے۔ ہم نے تو یہ سنا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام نے دنیا میں آکر سب سے پہلے بد رسموں اور گندی روش ہی کو توڑا ہے اور اُن پر ایمان لانے والوں نے اس میں ان کی مدد کی ہے۔ کسی ایک نے بھی کبھی یہ نہیں کہا کہ فلاں رسم کو رفتارِ زمانہ سمجھ کر باقی رہنے دو۔ پھر اس پر بھی غور کرو کہ دریا کا پانی جس رُخ بہہ رہا ہے، اُس طرف خود بھی بہہ جانا تو تنکوں اور چھلکوں کا کام ہے۔ ہمت کا کام تو یہ ہے کہ دھار کا مقابلہ کریں کہ وہ چلے شرق کی طرف تو ہم اُس کو چیرتے پھاڑتے چلیں غرب کی طرف، چہ جائیکہ کہلائیں محمدی ﷺ، کچھار کے شیر اور شیرنیاں سر جھکائیں۔ دُشمنانِ اسلام کی روش کے سامنے اور چل پڑیں۔ اُس رسم و رواج پر جس پر چل رہے

Marfat.com

ہیں۔ نبوت محمدیہ ﷺ کے منکرین اور اللہ جل جلالہ کے نافرمان! سنبھلو اور غیرت مذہبی سے کام لو، اگر مرد بننا ہے تو میموں کی طرح پارک اور سینما دیکھنے کے لیے نہیں بلکہ حضرۃ خولہ رضی اللہ عنہما کی طرح حمایت اسلام کے میدان میں اور شرکیہ رسوم وخرافات کے معرکۂ جنگ میں حمیت مذہبی کے جوہر دکھانے کے لیے مرد بنو۔ میری بہنو! اِس پر غور کرو کہ تم کو مستورات کہا جاتا ہے کہ قدرت نے تم کو از سرتا پا ستر میں رہنے کے لیے پیدا کیا ہے مگر تم اپنا نام مکشوفات رکھنا چاہتی ہو اور گھر کی چار دیواری کو جیل خانہ اور اُس میں رہنے والی کو قیدی بتاتی ہو کہ محبوس رہ کر صحت خراب ہو جاتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تمہاری مائیں اور نانیاں جو عمر بھر مستورات بنی رہیں، اگر گھر کے جیل خانہ میں مقیدرہ کر اُن کی صحت خراب ہو گئی تھی، تو تم جیسی تندرست وعالی دماغ اور ذکی الحس لڑکیاں اُن کے پیٹ سے کیسے پیدا ہو گئیں۔ اے میری بہنو! حقیقت تو یہ ہے کہ محبت وعظمت وہ چیز ہے جو مصیبت کے پیالے کو بھی شربت کا گلاس بنا دیتی ہے۔ اگر تمہارے دلوں میں اپنے پیغمبر ﷺ کی عظمت ومحبت ہوتی تو قید اور بربادی صحت کی تو کیا حقیقت ہے۔ اطاعت رسول ﷺ میں جان دینا بھی شہادت اور حیات ابدی نظر آتا ہے۔ آخر جن کے دلوں میں محبت ہوئی۔ وہ باہر پھرنے والیاں بھی پردہ میں بیٹھ گئیں بلکہ حمیت ایمان میں پردۂ قبر کے اندر جا سوئیں اور جن کے قلوب محبت سے خالی ہوئے وہ پردہ میں بیٹھی ہوئی بھی اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمان بن کر گھروں سے باہر نکل پڑیں۔ تم نے سنا ہوگا کہ یہ گہوارہ جو عورتوں کے جنازہ پر رکھا جاتا ہے۔ جگر گوشہ رسول ﷺ کی ایجاد ہے۔ حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت اس کی غیرت کھاتے ہوئے کہ مردانہ جنازہ کی طرح اگر میرا جنازہ گھر سے باہر نکلا، تو منہ تو کفن میں چھپا ہوا ہوگا مگر جسم کی مقدار اُس کی لمبان اور لاغری اور فربہی غیر مردوں کو ضرور محسوس ہوگی، یہ وصیت فرمائی تھی کہ ایسا ڈھانچ بنا کر میری لاش کو گویا چھوٹے سے گھر میں محبوس کر کے قبر تک لے جانا۔ اس سے اندازہ کرلو کہ فاطمۃ زہرہؓ کا جو کہ جزو بدن محمدی ﷺ تھیں، مقتضائے حیاء نسوانی کیا تھا۔ میں علمی بحث کرنا نہیں چاہتا اور نہ اس میں پڑنا۔ تمہارے لیے مناسب سمجھتا ہوں۔ شوہر کو خوش رکھنے کا اہتمام کرنے والی عورت کو نہ اُس کے حکم کا انتظار ہوا کرتا ہے اور نہ حکم کے لفظوں میں کج وکاؤ سے سروکار۔ وہ صرف اُس کا میلانِ خاطر اور رنگ طبیعت معلوم کرنے کی ٹوہ میں رہتی ہے۔ پس اللہ کی نیک بندیوں کو جن کے متعلق حق تعالیٰ فرماتا ہے

Marfat.com

:والصلحت قنتت حافظات للغیب بما حفظ اللہ صرف دختر پیغمبر ﷺ کے اقتضاء طبعی سے پردہ کا سبق لینا چاہیے کہ زندگی کی جوانی میں بلکہ جوانی میں دلہنوں کی طرف بن سج کر مردوں کے بھرے مجمع میں پھرنا تو اللہ کی پناہ میں رکھے بڑی ہی بے غیرتی ہے۔

قرآن شریف کا کھلا ہوا فرمان ہے ازواجِ مطہراتؓ کے متعلق کہ جو مسلمانوں کی مائیں ہیں، حضراتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جن کا تقدس اُمت کے لیے نمونہ ہے، یوں ارشاد ہے کہ "کوئی چیز مانگنے کی ضرورت ہوا کرے تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ صورت تمارے دلوں کے لیے اور نیز ان کے دلوں کے لیے زیادہ صفائی کی ہے۔" غور کرو جب امہات المومنینؓ کو پاک طینت اولاد سے پردہ کرنا ضروری ہوا اور بے پردگی جائز نہ ہوئی تو بھلا تم کس شمار میں ہو، عمل کی خواہش مند اور اُخروی فلاح کی طلبگار عورت کے لئے تو فرمانِ الٰہی کا یہ علمی سبق اور مقتضاء طبیعت محمدیہ ﷺ کا وہ علمی سبق بالکل کافی ہے اور جس کو عمل سے واسطہ ہی نہ ہو، اُس کے لیے دفتر بھی تھوڑا ہے۔ میں نے جہاں تک غور کیا یہ سب خرابیاں دینی علم سے محروم خصوصاً مذہبی تعلیم سے غفلت کی بناء پر ہیں۔ عجب تماشا ہے کہ تعلیم تعلیم کا دنیا میں ڈھنڈورا پٹ رہا ہے اور مرد ہوں یا عورتیں ہر طرف سے اُس کی ضرورت عامہ کا طبل بجا رہی ہیں۔ مگر نہ معلوم کہ دینی علم علم ہی نہیں یا علم تو ہے مگر روٹی پکانے کے علم سے بھی گیا گزرا ہے جس کی مطلق ضرورت نہیں۔ اگر غیر مسلم کے نزدیک ایسا ہو تو کوئی عجیب یا انوکھی بات نہیں کہ اسلام اور مسلمان کو مٹانا اُن کی منتہائے مراد ہے جس طرح اس دور میں کفار قوموں کی طرف سے دنیا بھر میں مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے لیکن کوئی مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، اس دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے ایسا کہے یا سمجھے تو اس پر حیرت ہی نہیں بلکہ حسرت اور صد ہزار حسرت ہے۔ پس اے میری بہنو! اپنی اولاد کی دینی اصلاح یعنی اُن کو مذہبی تعلیم دینے اور عملاً پابند شریعت بنائے رکھنے میں ہرگز کوتاہی نہ کرو۔ خصوصاً قرآن شریف پڑھانے میں اگر تمہارے شوہر بھی مخالفت کریں تو اُن کا کہنا نہ مانو، کہ اللہ و رسول ﷺ کا حق شوہر کے حق سے اور اُن کا حکم شوہر کے حکم سے بالا بلکہ بہت بالا ہے۔ تم سب کے عمومی خطاب کے بعد اب میں اپنی رخصت ہونے والی اس لختِ جگر کو خصوصی خطاب کرتا ہوں جس نے میرے کندھوں کو اپنا مرکب اور میری آغوش کو اپنا گہوارہ بنایا ہے اور میری خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت

Marfat.com

نہیں کیا۔ حق پدری کا حق ادا کیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تجھے دین و دنیا کی بھلائی عطا فرمائے۔ اے بیٹی جاؤ! اللہ مبارک کرے۔ مگر بوڑھے باپ کی یہ وصیت سنتی جاؤ کہ زندگی کے کسی لمحہ میں بھی اپنے پیدا کرنے والے اللہ کو نہ بھولنا۔ تمہارا نان ونفقہ برائے نام شوہر کے ذمہ ہے اور حقیقتاً اللہ وحدہٗ لاشریک کے ذمہ تکلیف ومصیبت کے وقت صبر کرنا اور خوشی پر شکر گزاری۔ اُس کے رسول ﷺ کی محبت واطاعت کو ہر چیز پر مقدم رکھنا اور عسر یا یسر کسی حال میں بھی اُس کا دامن نہ چھوڑنا۔ پنجگانہ نماز اور رمضان کے اندر روزوں کی بے حد پابند رہنا۔ اپنے زیور اور نقدی کی سالانہ زکوٰۃ ادا کرنے کا بہت اہتمام کرنا، ورنہ یہ کپڑے اور پازیب آگ کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں بن جائیں گی۔ حج تم پر غالباً میرے ہی دیے ہوئے زیور سے فرض ہو چکا ہے لہٰذا محرم کا ساتھ نصیب ہوتے ہی اُس کو ادا کرنا، دیر نہ لگانا۔ کیونکہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں، زیور کے فروخت ہو جانے کا قلق ہرگز نہ کرنا کہ اللہ کی عطا کی ہوئی نعمت اُسی کے راستہ میں خرچ ہو جائے تو اُس سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ نیز میرا تجربہ ہے کہ حج کا سفر خرچ تحلوف ہے۔ جتنا اس راستہ میں خرچ ہوتا ہے، واپسی سفر کے بعد اسی زندگی میں ضرور مل جاتا ہے۔ عقائد ومعاملات، اخلاق وعادات، سب شریعت کے مطابق رکھنا اور معمولات روزمرہ تک میں اِس کی ٹوہ میں رہنا کہ اللہ کے محبوب نے اِس بارہ میں کیا کہا اور میں نے کیا کِیا ہے۔ بدعات ورسومات سے بہت بچنا کہ ان سے دین ودنیا دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔ فضول خرچی سے اتنا ڈرنا جتنا سانپ اور بچھو سے ڈرتی ہو اور قرض لینے والے خصوصاً سود پر چاہے وہ ایک پیسہ ماہوار کیوں نہ ہو، سود خوروں سے ایسا بھاگنا جیسے کتے اور سؤر بندر سے بھاگتی ہو کہ سود دینے والے کو میں نے کبھی پنپتے نہیں دیکھا۔ سود خور وغور سے سن لو سود کے ستر درجے ہیں سب سے کم تر درجہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے۔ ایک درہم سود پینتیس زنا سے زیادہ سخت ہے۔ سب سے کم تر اور خبیث ترین سود مسلمان کی آبروریزی ہے۔ اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت وخوشنودی جڑ ہے۔ ساری مخلوق کی اطاعت وخوشنودی کی، تم جتنی اطاعت کرو گی اللہ اور رسول ﷺ کی اُسی قدر مخلوق خوش رکھے گی تم کو۔ ہر انسان کے قلب میں حق تعالیٰ نے محبت کا مادہ رکھا ہے اور اسی لیے ماکولات ومشروبات، زیور وملبوسات درروجواہرات، کھیتی وباغات، مواشی وحیوانات، رقاصات ومغنیات، قصور ومحلات، غرض قسم قسم کی مخلوقات میں کسی نہ کسی چیز کی طرف اُس کا دل ایسا کھنچتا

Marfat.com

ہے جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا ہے مگر اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں صرف اسی لیے آئے ہیں کہ اس مادہ محبت کا رُخ فانی سے باقی کی طرف پھیر دیں اور محبّ دنیا کو محبّ اللہ بنا دیں۔ پس مبارک ہو اُس مجنوں اور فرہاد کو جس کی لیلیٰ شریعت بیضا نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور شیریں حلاوت سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہی نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں کا تجربہ ہے کہ دنیا کے دیوانہ کی تکلیف تو تکلیف ہے ہی مگر راحت بھی تکلیف ہے کہ ترقی کی ہوس کسی حال اُس کو چین نہیں لینے دیتی اور اللہ ورسول ﷺ کے دیوانے کی راحت تو راحت ہے ہی مگر تکلیف بھی راحت ہے کہ اُس تکلیف میں اُس کو ایسا مزا آتا ہے جیسے کھجلی کے مریض کو کھجانے میں آتا ہے کہ بدن لہولہان ہو رہا ہے مگر وہ اُس کو رگڑنے میں مدہوش اور اُس کی لذت میں خون بہنے کی تکلیف اُسے بالکل بے حس ہے۔ اُس کا نام حیاتِ طیبہ یعنی وہ پرلطف زندگی ہے جو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عطا کی جاتی ہے۔ میرا یہ نصیحت نامہ تمہارا جہیز ہے اور میرے خیال میں وہ بہترین جہیز ہے جو آج تک تمہارے خاندان بلکہ تمہارے وطن میں بھی کسی لڑکی کو نہیں ملا اور شاید دنیا بھر میں کسی لڑکی کو نہیں ملا ہوگا۔ جاؤ رخصت، اللہ تم کو مبارک کرے اور دین و دنیا میں خوش رکھے۔

بیٹی تمہارے گلے میں نمازوں کے ہار ہوں
چمپا کلی کے دانے صیام النہار ہوں
جھومر ہو حسن خلق، گلوبند حب حق
سہرا کے پھول منزلِ قرآن کے ورق
کانوں کی بالی حلقہ بگوشی خدا کی ہو
ہاتھوں کی چوڑی دست نگری مصطفٰے کی ہو
بندے ہوں بندگی کے تو پتے خشوع کے
کنگن کڑے دوامِ قیام و رکوع کے
چھلے ہوں عبدیت کے انگوٹھی یقین کی
پازیب پاؤں کا بنے پابندی دین کی
جوشن توکل، آرسی اللہ پر نظر
خلخال ہو ثبات قدم راہِ رشد پر
توحید کا ہو سینہ پر جگنو پڑا ہوا
اعمالِ صالحہ کے نگوں سے جڑا ہوا
ہیکل رجاء و خوف، قلاوہ ہو ذکر و فکر
اللہ کا رنگ رنگ ہو، سنت کا عطر عطر
صبر و رضاء و زہد و حیا کا سنگھار ہو
ماتھے پہ ٹیکا سجدۂ پروردگار ہو
گر جان جائے جانے دو، ایمان نہ جائے
دامن نبیؐ کا ہاتھ سے ہرگز نہ چھٹنے پائے

Marfat.com

ہاں حرص ہو تو علم کی اور کارِ نیک کی　　اصلاحِ دین مدنظر ہو ہر ایک کی
سن لو حقیقت آخری کہتا ہوں ایک بات　　اسلام ہو لباس ، عبادات زیورات
دنیا دنی ہے ہیچ ہے سب یاں کا مال و زر　　اللہ بس ہے باقی ہوس، قصہ مختصر

اب دُعا کرتا ہوں کہ ارحم الراحمین مجھے اور تمہیں اور جن لوگوں میں تم جا رہی ہو اُن سب کو اور میرے سب دوستوں کو اپنی محبت اور ایمان کی حلاوت بخشے اور حسن خاتمہ عطا فرمائے۔ آمین!

ملک دنیا سرائے فانی ہے　　وہم باطل یہ زندگانی ہے
کوئی دنیا میں خوبصورت ہو　　اگرچہ حور و پری کی صورت ہو
موت اُس کا سنگار توڑے ہے　　جب وہ توڑے تو کون جوڑے ہے
گل و گلزار پر ہے گرچہ بہار　　اُس کے در پردہ پر خزاں کا خار
نہ رہا آہ یوسف کنعاں　　مرگئے اور لاکھوں ہی خوباں
نہ کسی کی بہار ہے باقی　　نہ محافل نہ مطرب ساقی
اُٹھ گئے یار یادگار رہے　　جان اِس غم میں بے قرار رہے
غم جدائی کا سخت تر ہے وصال　　کس سے ہووے بیاں اُس کا حال

مثالی لڑکی کا سوال اپنی مثالی ماں سے اور ماں کا مثالی جواب

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے　　آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتا دیجیے مجھے　　اور جو بد زیب ہیں وہ بھی بتا دیجیے مجھے
تاکہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز　　اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری　　گوشِ دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا　　پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اُن پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے　　چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات　　دین و دنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ

Marfat.com

سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہیں جس کے ذریعے سے ہی سب انسان کے کام

بالیاں ہوں کان میں اے جانِ گوش ہوش کی
اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری

اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
گر کرے اُن پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں

کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراقِ کتاب

اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں

قوتِ بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تُو خرم و خرسند ہو

ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تیری درکار ہیں

ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے

کیا کرو گی اے مری جان زیورِ خلخال کو
پھینک دینا چاہیے بیٹی بس اس جنجال کو

سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نورِ بصر
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

خطاب بہ مسلم

بھٹک چکا ہے تو ازراہِ منزلِ مقصود
نہ کر اللہ کے لیے گرم بزمِ عیش و سرود

جہاں میں تو نے بنا کر ہزار ہا معبود
سرِ نیاز کو اپنے کیا ہے وقفِ سجود

قدم قدم پہ زمانے میں سومنات ہیں اب
کہاں گئی وہ تری آج غیرتِ محمود

کیا تو بھول گیا سیلِ نوحؑ کا منظر
کہ تجھ کو یاد نہیں ہے عذابِ عاد و ثمود

تباہ کر دیا خالق نے قوم لوط کو بھی
کہ اُس نے توڑ دیں اللہ کی حدود

تباہ ہو گئے فرعون و ابرہہ و شداد
مٹا دیے ہیں اللہ نے ہزارہا نمرود

غرض کہ جس نے بھی کی حکم حق سے سرتابی
وہ قوم ہو گئی دُنیا سے نیست و نابود

خدائے پاک سے ڈر اور کبر و ناز نہ کر
سرِ نیاز جھکا اے حریص نام و نمود

مٹا دیا ہے زمانے نے اُس کو آخر کار
جہاں میں قوم ہوئی جو بھی محوِ عیش و سرور

Marfat.com

تیرا بھی حال نہ ہو جائے دوسروں کی طرح
رہے اللہ کی اماں میں تو زیر چرخ کبود
گرا کے برق خودی پھونک ہستی باطل
ہو تیرا حافظ و ناصر خدائے عز و ودود
بنے گا مہبط انوار رحمت یزداں
اگر جبیں ہو ندامت سے تیری عرق آلود
بلند کر دے جہاں میں لوائے دین محمد ﷺ
بدل دے قوم کی پھر حالت سکوت و جمود

عورت کا مقام

اسلامی معاشرے میں عورت شمع خانہ ہے نہ کہ شمع محفل، اس کا اصل شرف گھر میں ہے، نہ کہ بازار میں.......... عورت کو گرچہ منصب نبوت کا اعزاز حاصل نہیں ہوا، لیکن کسی عورت نے خدائی کا دعویٰ بھی نہیں کیا.......... خداشناس خاتون، دنیا میں اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے، ناخداشناس عورت دنیا میں اللہ کا سب سے بڑا عذاب ہے.......... عورت کا حسین ترین روپ "ماں" کا روپ ہے، کہ جس روپ میں وہ سرتاپا مہر و وفا ہوتی ہے.......... خوش اندام عورت سے، خوش اطوار عورت بہتر ہے، جس عورت میں ظاہری حسن و باطنی جمال جمع ہو جائیں وہ نعمتِ غیر مترقبہ ہے.......... اسلام نے عورت کو فکرِ معاش سے آزاد کیا اور مرد کو اس کا کفیل بنایا۔ مغرب نے عورت کو آزادی کا لالچ دے کر تلاش معاش کے چکر میں ڈال دیا.......... دنیا بھر کے دنیاوی تاجروں نے عورتوں کو اشتہارات کی زینت بنایا، اور ان کی تذلیل میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی.......... عفت و حیا عورت کا گراں بہا زیور ہے، اور اس پر اپنے گوہرِ عصمت کی حفاظت بہر صورت لازم ہے.......... عورت گھر میں رہے تو "محرم راز" بن جاتی ہے، عورت گھر سے باہر نکلے تو "فتنہ طراز" بن جاتی ہے.......... بے پردہ عورت شیطان کی ساتھی اور سامان زحمت ہے، لیکن باپردہ خاتون اللہ رحمان کا سایہ رحمت ہے..........

مسلم عورت سے خطاب

اے حوا کی بیٹی! حاجرہ بی بیؓ کے عالی قدر اسوہ کو اپنا لے، جس نے اللہ کی رضا کے لیے بے آب و گیاہ صحرا میں رہنا منظور کر لیا.......... جو ممتا کی ماری "صفا و مروہ" کی پہاڑیوں کے مابین دوڑتی رہی،

Marfat.com

اور جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل کے قدموں میں پانی کا چشمہ جاری کر دیا.......... اے بنتِ حوا! سیدہ آسیہ کو اپنے لیے اسوہ حسنہ تسلیم کر لے، جس نے فرعون کے گھر میں رہ کر موسیٰ علیہ السلام کو کمالِ شفقت سے پروان چڑھایا.......... اور جس نے فرعون کے مظالم سہتے ہوئے جان، جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ لیکن شریعت موسوی پر ایمان لانے کے بعد اس کا دامن نہ چھوڑا.......... اے مسلم خاتون! خدیجۃ الکبریٰ کی زندگی کو اپنے لیے نمونہ عمل بنا لے، جس نے اسلام کی خاطر تن، من، دھن سب کچھ قربان کر دیا.......... اے غیور قوم کی بیٹی! فاطمۃ الزہراؓ کے نقشِ قدم پر چل کر دکھا دے، وہ خاتونِ جنتؓ اور پیکر عفت، جس کا جنازہ تک باپردہ اٹھا.......... اے شمع خانہ! حضرت عائشہؓ کے معمول حیات کو اپنی زندگی کا شعار بنا لے، جنہوں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تدفین کے بعد اپنے حجرے میں بوجہ حیا جانا ترک کر دیا.......... اے مسلمان خاتون! ام کلثومؓ اور ام میمونہؓ کی طرح فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لے، جنہوں نے نابینا صحابی ابن ام مکتومؓ سے پردہ کر کے ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کیا.......... اے عظیم قوم کی آبرو! خانہ نشینی اور پردہ داری کی راہ اختیار کر لے، بلاشبہ ہیروں اور موتیوں کو صندوقچوں میں چھپایا جاتا ہے.......... اے محترم و معظم ہستی! تیرا وجود سرمایہ افتخار ہے، کہ تو نے انبیاء و صلحاء اور فلاسفہ عقلاء کو جنم دیا.......... قرآن حکیم پر فخر کرنا سیکھ جس میں "سورہ نساء" جگمگا رہی ہے، جس نے تجھے پستیوں سے اٹھا کر معاشرتی رفعتوں میں ہمدوش ثریا کر دیا ہے..........

﴿پاکستانی عورت سے خطاب﴾

اے پاکستانی خاتون! اورنگ زیب کی بیوی کے سوانح حیات کا ورق پڑھ لے، جس نے نوش لیڈی ڈاکٹر سے علاج کروانے پر موت کو ترجیح دی.......... مخلوط تعلیمی درسگاہوں میں، اور حیا سوز سینماؤں میں جانا چھوڑ دے، دینِ اسلام نے تجھے نماز باجماعت، جنازہ اور جہاد کا بھی مکلف نہیں بنایا.......... مستورات اور عورت دونوں اصطلاحات کے معنی چھپی ہوئی شے کے ہیں، اپنے نام کی لاج رکھ! اور اپنی تہذیب کی آبرو بن کر دکھا دے.......... مغرب زدہ اور آبرو باختہ عورتیں اللہ کی رحمت سے محروم ہیں، دینی و اخلاقی قدروں کی پاسداری کر کے اللہ کی رحمت کی سزاوار بن جائیے.......... لاریب! تجھ میں

Marfat.com

شانِ دلربائی ہے اور پندار خود نمائی بھی ہے، لیکن اپنی مہر وفا کا مرکز صرف اپنے اہل خانہ کو بنالے............ تجھ میں احساس خودستائی ہے اور مردوں سے گلہ بے وفائی ہے، گھر میں وقار سے ٹھہری رہ! اپنے خاندان کو خوشیوں کا گہوارہ بنادے............ تجھے مغرب زدہ طبقہ اپنی ہوس رانی کا کھلونا بنانا چاہتا ہے، تو اپنی مشرقی روایات پر قائم رہ کر ان کے عزائم کو ناکام بنادے............ مرد، جان جوکھوں میں ڈال کر دولت تیرے قدموں میں ڈال دیتا ہے، تو اسے صحیح جگہ خرچ کر کے گھر کی معاشی حالت کو سلجھا دے............ اہل مشرق تجھے ''صنفِ لطیف'' اور اہل مغرب تجھے کمزور عنصر قرار دیتے ہیں، ان اصطلاحات سے دونوں تہذیبوں کا فرق پہچان لے............ اے مسلم خاتون! اسلام نے جو حقوق تجھے دیئے ہیں وہ کوئی مرد چھین نہیں سکتا، بے خطر نفاذِ شریعت کی آواز ومطالبے سے ہم آہنگ ہو جائیے............ مرد وزن کے آزادانہ اختلاط سے اہل مغرب کا ذہنی سکون غارت ہو چکا ہے، اس غلط راستے کو اختیار کر کے اپنا نشیمن اپنے ہاتھوں نہ جلائیے............ اسلام ہی تیرا دین ہے، اسلام ہی تیرا پاسبان ہے، اس دین کو چھوڑ کر اپنی عزت وناموس نہ گنوائیے............ ''حرم خانہ'' تیرے لیے محفوظ ترین قلعہ ہے، شعارِ پردہ کو ترک کر کے دین وایمان کی دولت نہ لٹائیے............ مغرب کی پیروی میں ''ماڈرن گرل'' بننا اور ''بوائے فرینڈز'' کی تلاش کرنا تیرے شایانِ شان نہیں، اس غلط روش سے ماں، بہن اور بیٹی کے مقدس رشتوں کو ہرگز بٹہ نہ لگائیے............ تیرے تقدس پر حور وملائک رشک کرتے ہیں، اپنی عظمت وتقدیس کو بلاوجہ خاک میں نہ ملائیے............ جتنا وقت تم اپنے ظاہر کو سنوارنے میں لگاتی ہو، اس سے نصف وقت اصلاحِ باطن کے لیے وقف کر دیجیے............ اے شمع خانہ! حیا تیرا غازہ اور غضِ بصر تیرا کاجل ہو، شرافت تیرا جمال ہو اور حسن کو حجاب کا آنچل اوڑھا دیجیے............ نقاب پوشی پر کم نظروں کے اعتراضات کو خاطر میں نہ لائیے، بے حجابی کا انجام بد دیکھیے اپنی بے حجابی پر ہرگز نہ اترائیے............ گو مرد نے بعض اوقات ''طلاق'' کا حق غلط استعمال کیا ہے، لیکن خلع کے شرعی حق کو بازیچہ اطفال نہ بنائیے............ پاکستان کا مقدر اسلام کا مضبوط حصار بننا ہے، اپنی اولاد کو سرفروش مجاہد اور کفن بردوش غازی بنائیے............ کوچہ وبازار میں حسن وجمال کی نمائش کا مشغلہ ترک کر دیجیے، گھر میں بن سنور کر اسے مسرتوں کا گہوارہ بنائیے............ جنت کی حوریں تیرے استقبال کے لیے چشم براہ

Marfat.com

ہیں، دین اسلام کو اپنی زندگی و موت کا مقصودِ اولیں ٹھہرایئے.......... اللہ کے لیے! ''دینِ رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم'' کی داعی اور کنیز بن جایئے، ہر آن اسلام کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا کر اپنے اللہ سے راضی ہو جایئے.......... امہات المومنین کے فقر اور ان کی سادگی کو اپنا لیجیے، اس روش پر چل کر دنیا میں سرفراز اور آخرت میں سرخرو ہو جایئے.......... غیر محرم مردوں کے دلوں پر اپنے حسن کی بجلیاں گرانے کی بجائے، اپنے شوہروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا قرار بن جایئے.......... اللہ تجھے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق ارزاں فرمائے، عفت و حیا اور صبر و رضا کا پیکر جمیل بن جایئے..........

والدہ کا بے مثال جذبۂ قربانی

سنیے! قرآن عزیز نے واضح اور روشن احکام میں والدین کی خدمت، دلجوئی، تعظیم اور ہر طرح کے نیک کاموں میں ان کی اطاعت کامل کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ اسی کتاب مبین میں پروردگار عالم نے چند ایسے قصص بھی بیان فرمائے ہیں جس میں والدین کی مخلصانہ محبت کو اس قدر اجاگر کر کے دکھایا ہے کہ اس پر اگر ساری کائنات کی محبتوں کو قربان کر دیا جائے تو کچھ بڑی بات نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ دُنیا والوں کے پاس کوئی ایسا پیمانہ نہیں جس سے ماں کی ممتا کا ماپ لیا جاسکے۔ بچے کے لیے ماں کا ہر جذبہ لاکھوں قربانیوں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ماں کی بے قراریاں اور جانفشانیاں ہر زمانے میں مشہور عالم رہی ہیں۔ آپ نے کئی بار سنا ہوگا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا اور ننھے اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ معظمہ کی غیر ذی زرع وادی میں جب چھوڑا تو کچھ دنوں کے بعد توشہ ختم ہو گیا۔ مائی حاجرہ پر بھوک اور پیاس نے اس قدر غلبہ کیا کہ آپ کی چھاتی سے دودھ تک بھی خشک ہو گیا۔ اب بچے کی حالت کو وگرگوں دیکھ کر نحیف و زار والدہ ممتا کے جوش میں دیوانہ وار پانی کی تلاش میں بھاگ نکلی۔ سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو زمین پر لٹایا اور کوہِ صفا سے کوہِ مروہ اور مروہ سے صفا پر دوڑتی پھرتی تھیں۔ نگاہیں جد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور پر تھیں۔ بچے کی بیقراری ماں کی برق رفتاری کا سبب بنی ہوئی تھی۔ جب بلندی پر چڑھ جاتیں تو نور نظر سامنے ہوتا۔ مگر جب نشیب میں آتیں تو لخت جگر آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا۔ تب اسی حالت میں بھاگنے لگتیں اور اگر تم سوال کرو کہ ایک بھوکی پیاسی، نازک اندام، پاکدامن، جلاوطن،

Marfat.com

تن تنہا' عفیفہ کی حالت انتہائی مصیبت کے وقت کیا تھی۔ تو جاؤ! ہم سے نہیں ان فضاؤں سے پوچھو جنہوں نے اس مقبول الٰہی رشک حور کے خشک ہونٹوں سے تسبیح وتہلیل کے نغمات اور عاجزانہ دعائیں سنیں۔ حسن سیرت کی بے نظیر ہستی کی سرفروشانہ کیفیت ان تپتے ہوئے پتھروں اور جھلسنے والی ریت کے ذروں سے دریافت کرو جنہوں نے اس مقدس قدموں کا لہو فرط عقیدت سے چاٹا۔ نہیں! نہیں! مناظر قدرت کی سب سے روشن آنکھ (آفتاب عالم تاب) کی شہادت عینی پر اکتفا کرو۔ جس نے اپنی ساری حیات میں اس وقت تک ویسا جذبہ قربانی کا مظاہرہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ہاں ہاں' آسمان سے پوچھو! اس واقعہ کو آج ہزاروں برس گزر گئے ہیں مگر خالق ارض وسما کو اپنی اس نیک بندی کی مخلصانہ ادا اس قدر پسند آ چکی تھی کہ قیامت تک اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرد جو دنیا کے کسی خطہ سے عشق الٰہی اور حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار ہو کر عرب کی راہ لیتا ہے' اس پر فرض ہے کہ وہ مائی حاجرہؓ کی طرح صفا اور مروہ پر سات چکر کاٹے۔ (کہ زائرحرمین الشریفین حب الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ماں کے جذبہ شفقت کا اعتراف کرتا ہوا بھی نظر آئے۔) روزِ ازل سے لے کر قیامت تک اللہ ربّ العزت کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ان پر اور ان کی اولاد پر' ستاروں کی تعداد کے برابر' ریت کے ذروں کے برابر اور اتنی تعداد میں کہ جس کا شمار کرنے والے شمار نہ کر سکیں اور تمام نبیوں اور ان کے امتیوں کی طرف سے سلام ہو اُن پر۔ آمین!

والدہ کی شفقت

والدہ شفقت کی دیوی' والدہ الفت کی جاں
بہر طفلاں جنت فردوس زیر آسماں

بستی انسان کی شام و سحر وہ پاسباں
جذبہ ایثار و قربانی کی رنگین داستاں

بے زباں بچے کے حق میں آیۂ رحمت ہے یہ
پوچھئے معصوم سے اک بے بدل نعمت ہے یہ

والدہ از آفرینش تا قیامت با وفا
کشتیٔ معصوم کی سمجھو اسے تم ناخدا

اس کی شفقت کے پیاسے اولیاء اتقیا
محسنہ انبیاءؑ مخدومہ اہل صفا

سورۂ یوسف اگر اک نالۂ یعقوب ہے
چاہِ زمزم' والدہ کے عشق سے منسوب ہے

Marfat.com

والدہ کے مصائب کا قرآنی اعتراف

حملته امه وهنا علی وهن:

یہ ٹکڑا والدہ کے مصائب اور شدائد کی پوری داستان کا حامل ہے اور ہمیں یاد کراتا ہے کہ اگر ہمارے پیٹ میں ایک تولہ وزن ثقیل ہونے کی صورت میں رہ جائے تو ہماری بیقراری اور چیخ و پکار کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ مگر ماں ہے کہ نہایت بردباری اور جانفشانی سے ہمارے وجود کا سیروں بوجھ رات دن اُٹھائے پھرتی ہے۔ اگرچہ کھانے پینے میں بد اعتدالی پیدا ہوگئی ہے۔ بیچاری کا چہرہ زرد پڑ گیا ہے۔ قدم بوجھل ہو گئے ہیں۔ راتوں کو بعض اوقات نیند نہیں آتی۔ جسم میں تھکاوٹ اور نقاہت کا زور ہے۔ امتلا کی کیفیت طبیعت میں بیزاری پیدا کر رہی ہے۔ مگر یہ صبر و تحمل کی دیوی ان تمام مشکلات کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرتی ہے۔ اللہ کے آخری رسول رحمۃ للعالمین، شافع روزِ جزا، سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اس حقیقت کا قوی ثبوت ہے کہ والدہ وہ عزت مآب ہستی ہے کہ جس کے پیٹ میں پروردگار عالم انسان کی تخلیق کے تمام اجزا مرتب فرماتا ہے اور پھر تذکیر و تانیث کی تقسیم بھی انہی ایام میں کی جاتی ہے۔ قسمت کا فیصلہ بھی اسی تاریک حجرے میں ہوتا ہے۔ کاتب تقدیر کی جنبش قلم کے رشحات کا نتیجہ ایک وکیل فرشتے کی زبان سے اعلان کروایا جا رہا ہے۔ یہ بطن مادر ہی ہے جس میں شقاوت انسان کی تفسیر لکھی جاتی ہے۔ کوئی فرعون وقت بنے گا، کوئی نمرود، شداد کا ہمنوا ہوگا، کوئی ابوجہل و ابولہب کا ساتھ دے گا۔ غرضیکہ مشرک، کافر، فاسق، فاجر کوئی بھی اہل جہنم سے ہو اس کے برے انجام کی فہرست اسی جگہ تیار ہو رہی ہے اور اسی طرح انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کی زندگیوں کے قدسی الاصل حالات کا جائزہ ضبط تحریر میں آ رہا ہے۔ کسی کے فرق اقدس پر تاج نبوت رکھا جاتا ہے۔ کسی کے سر پر دستار صدیقیت باندھ رہے ہیں۔ کوئی حلہ شہادت زیب تن کر رہا ہے اور کسی کو خلعت ولایت سے سرفراز کر رہے ہیں۔ الٰہی! یہ ماں کا پیٹ ہے یا تیرے فرشتگان قضا و قدر کا دفتر؟ تخت و تاج کی تقسیم ملبوسات شاہانہ کی سرفرازی، مملکتوں کی تفویض اور دوسری طرف فاقہ مستی اور گداگری کا نوشتہ بھی پہلوئے والدہ ہی میں لکھا جا رہا ہے۔ مدت حیات اور پھر تمام ادوار ترقی و تنزل کا پروانہ بھی ایک گوشت کے اس لوتھڑا کو عطا ہوتا ہے۔ جو

Marfat.com

اپنی ماں کے پیٹ میں جونک کی طرح اس کا خون پی پی کر جسم کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ غور وخوض کرنے سے واضح ہو جائے گا کہ اگر انسان اندھا نہ ہو جائے اور نور فطرت کو خود بجھانے اور تعلیم ربانی سے روگردانی کرنے کا عادی نہ بن جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک نوجوان خواندہ مسلمان اپنی والدہ کی شفقت بھری دعائیں لے کر جنت میں نہ جائے۔ اللہ ربّ العزت کے حضور دُعا ہے کہ ہر انسان کو اپنی والدہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ماں کے قدموں کو سلام

ماں خلوص و مہر کا پیکر محبت کا ضمیر
ماں خدا کا رحم وہ دُنیا میں جنت کی سفیر
ماں سر تا پا محبت ، ماں سر تا پا کرم
ماں وہ جس کے دم سے قائم ہے وفاؤں کا بھرم
ماں وہ ہے جس سے زندگی کو ہے ملاخوں کا خراج
جس کے قدموں میں ہے جنت سراپا ہدایت کا محتاج
ماں وہ ہے جس کی گود میں کھیلے قطب و امام
وہ نبوت کی سحر ، فرعونیت کی سرخ شام
ماں وہ تاریخوں کی خالق ، منزل و حق کا نشان
جس کی نعلین زیب دنیا جس کی چادر آسماں
ماں وہ میری تمھاری ماں وہ کل دنیا کی ماں
ایک تحریک و علامت استعارہ اک نشاں
وہ کہ ہے اولاد اس کی کل جہاں و کائنات
جو کہ سرتا پا نمو ہے جو کہ سرتا پا حیات
زندگی جس کی رگوں میں لے رہی ہے کروٹیں
جس کی ہر سانس میں ہیں جنتیں ہی جنتیں
جو کہ اک ابرِ کرم ہے ، اک کشت بارور
زندگی کے شہد سے بھرپور جس کے برگ و بر
بھاگتی پھرتی ہے جو دشت و جبل کے درمیاں
چشمہ زم زم ہے جس کی سعی و عظمت کا نشاں
مختلف صورت میں ہر اک دور میں زندہ رہی
حاجرہؓ، مریمؑ، کبھی دائی حلیمہؓ بن گئی
جس کی عظمت کی گواہی دی خدائے پاک نے
جس کو دی تعظیم بڑھ کر خود شہ لولاک ﷺ نے
جس کے قدموں کے نشاں ہیں کہکشاں در کہکشاں
جس کی رفعت اور بلندی آسماں در آسماں

ماں نشان منزل آدم تقدس کا پیام
ماں کے قدموں میں ہے جنت ماں کے قدموں کو سلام

Marfat.com

جس طرح باغ میں گلاب کا پھول نہ ہو تو باغ خوبصورت نہیں لگتا
اسی طرح جس گھر میں ماں نہ ہو وہ گھر، گھر نہیں لگتا

تفصیل کے لیے خواجہ محمد اسلام کی مرتب کردہ کتاب ''محسنۂ کائنات ماں ہے، باعثِ تخلیقِ جہاں ہے'' کا مطالعہ ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس کتاب کا مطالعہ کر کے ماں کی قدر پہچان کر جنت کا سامان کر لے۔

مزہ حوضِ کوثر دا جے چکھناں ایں
پیر ماں دے دھو کے پی لیا کر

ہر بزرگ، ہر ماں، ہر بہن، ہر بھائی، ہر بچے، ہر بچی کے لیے دُعا گو اور دُعا کا طالب
فقیر، مسکین، غریب الوطن...... خواجہ محمد اسلام

یاد رکھیے!

جنہوں نے والدہ کی رضا مندی کو اپنی خواہشات پر ترجیح دی تو انھوں نے اس صلے میں روحانیت کے رفیع الشان مدارج حاصل کیے۔ خلق خدا نے والدین کی دعائیں حاصل کرنے والوں کو اپنی آنکھوں پر جگہ دی۔

القصہ! وہ پاک روحیں زمرہ لایحزنون میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے شامل ہوگئیں۔ بیشک اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں اور فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں اور عاجزی کرنے والے مردوں اور عاجزی کرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ دار مردوں اور روزہ دار عورتوں اور پاکدامن مردوں اور پاکدامن عورتوں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لیے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

آخر میں نہایت ہی ادب سے خواجہ محمد اسلام محسنۂ کائنات کی خدمت میں بھائی ہونے کی حیثیت

Marfat.com

سے عرض گزار ہے کہ ہر محسنۂ کائنات اپنی بہوؤں کو اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز رکھیں اور ان کو اس بات کا احساس نہ ہونے دیں کہ وہ اپنے والدین کے گھر سے ایک اجنبی گھر میں آئی ہیں بلکہ ان بہوؤں کو ان کی ماؤں سے بھی زیادہ پیار اور شفقت سے نوازیں تاکہ ان کی زبان سے بھی آپ کے لیے دعائیں نکلیں اور یہ چند روزہ زندگی کے دن پیار اور محبت سے گزر جائیں۔ والدین کے نافرمانوں کی سزا کے واقعات اور فرمانبردار اولاد کی حسن خدمت پر ثمرات کا تذکرہ بڑی حد تک عام ہے۔ لہٰذا ہماری دُعا ہے کہ ربّ العزت ہم سب کو والدین کا خادم و تابع بنائے اور ربّ کائنات ہر فرد کو ماں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

﴿ماں کی شان﴾

- اور ہم نے انسان کو تاکید کی وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ (القرآن)
- ماؤں کے پیروں کے نیچے جنت ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
- محسنۂ کائنات ماں ہے، باعثِ تخلیقِ جہاں ہے۔ (خواجہ محمد اسلام)
- جس نے ماں کا ادب کیا وہ قیامت کے روز فلاح پائے گا۔
- کبھی ماں کی بددعا نہ لو۔
- میں نے ماں سے بڑھ کر گھنی چھاؤں والا پودا نہیں دیکھا۔
- دُنیا میں کوئی بھی چیز ماں جیسی پیدا نہیں ہوئی۔
- ماں کا دل سدا بہار پھولوں کی مانند ہے۔
- کان کھول کر سن لو! ہر درد کی دوا صرف ماں ہے ماں۔
- ہر محبت ماں کی محبت کے سامنے کم تر ہے۔
- ماں سے محبت جنم لیتی ہے۔
- صبر و برداشت کی عظیم کہانی ماں ہے۔
- ماں اپنے آنچل سے ہمارے تمام اشک پونچھ کر ہمیں مسکرانا سکھاتی ہے۔

Marfat.com

- ماں کی حکمت وتدبیر گھر کو آباد رکھتی ہے۔
- کوئی ماں اپنے بچوں کو بدتمیز نہیں دیکھنا چاہتی۔
- ماں گھر کی روشنی ہے۔
- ماں جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے۔
- بہار اور خزاں میں ماں ہی ہماری پُرخلوص ساتھی ہے۔
- جب مجھے اپنی ماں یاد آتی ہے تو میرے خوابوں میں جنت کی ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔
- ماں ایک مکمل، جامع اور بھرپور رول ہے جو زندگی میں ہر ماں ادا کرتی ہے۔
- ماں زندگی کے اندھیرے میں اُجالا ہے۔
- اللہ تیرے سارے گناہ بخش دے گا تو صرف اپنی ماں کو راضی کر لے۔
- ماں حسن سلوک اور فرمانبرداری کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔
- ماں کی خوشی سے خدا خوش ہوتا ہے۔
- خوش قسمت ہے وہ اولاد جس کے والدین اس سے خوش ہوں۔
- ماں کا دل بڑا نرم اور رحیم ہوتا ہے۔
- ماں ایسی پیاری ہستی ہے جو زندگی کے کسی بھی دور میں بھلائی نہیں جاسکتی۔
- ماں ایک ایسی ہستی ہے جو اولاد کے لاکھوں راز اپنے سینے میں چھپا لیتی ہے۔
- ماں ایک ایسی غزل ہے جو سننے والے کے دل میں اتر جاتی ہے۔
- ماں گلشن کا وہ دلکش پھول ہے جس میں خوبصورتی نمایاں ہوتی ہے۔
- ماں وہ ہستی ہے جس کی تعریف کے لیے دنیا میں الفاظ نہیں ملتے۔
- ماں وہ شخصیت ہے جو ہر وقت اپنی اولاد کی خوشی کے لیے دُعا مانگتی ہے۔
- جنت نے کہا: ماں وہ ہستی ہے کہ میں اس کے قدموں تلے ہوں۔
- مجھے پھول اور ماں میں فرق نظر نہیں آتا۔
- دو جہانوں میں خوشحال زندگی کا محور "ماں" ہے۔

Marfat.com

- دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ ہے جس نے زیادہ سے زیادہ ماں کی خدمت کی۔
- لمبی عمر پانے کے لیے ماں کی دعا بے حد ضروری ہے۔
- ماں ایک مشعل ہے جو ہمیشہ راستہ دکھاتی ہے۔
- ماں ایک ایسی شفقت ہے جو کبھی تہی دامن نہیں ہوتی۔
- ماں قسمت بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- قدرت نے اس کائنات کو حسین ترین اور نایاب تحفہ ماں کی شکل میں عنایت کیا ہے۔
- اے ماں! تو میری بصارت اور بصیرت ہے۔
- اے ماں! تو میری عقل اور میرا خیال وخواب ہے۔
- اے ماں! تیری زیارت مجھے بھوک اور پیاس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔
- اے ماں! تیری شفقت سے میرا ہر غم خوشی میں بدل جاتا ہے۔
- اے ماں! تو میری آنکھوں کا حسن ہے۔
- ہر ماں کے نزدیک اس کی اولاد ہی سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔
- دھرتی کی سب سے قیمتی چیز ماں ہے۔
- ماں کتنا وسیع ہے تیرا صبر اور کتنی فراواں ہے تیری مہربانی۔
- اسلامی تہذیب کی پوری عمارت ماں کی تعظیم واطاعت پر قائم ہے۔
- ماں کی دعا سدا مہکتی رہتی ہے۔
- ماں کا دل اتنا وسیع ہے کہ اس میں کائنات سما جاتی ہے۔
- دُنیا کی سب سے بڑی نعمت ماں ہے۔
- ماں ایک ایسی لازوال ہستی ہے کہ جس کے دم سے یہ کائنات آباد ہے۔
- ماں راضی ہو تو اللہ بھی راضی ہوتا ہے۔
- اگر ماں ناراض ہو تو اللہ بھی ناراض ہوتا ہے۔
- بچے ماں کی گود میں تحفظ حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

- ماں کے بغیر گھر قبرستان کی طرح لگتا ہے۔
- ماں کا پیار سب سے بڑھ کر ہوتا ہے۔
- ماں کا سایہ گرمی میں درخت کے سایہ سے زیادہ آرام دیتا ہے۔
- ماں باپ درخت کی مانند ہیں درخت خود جل جاتا ہے مگر دوسروں کو سایہ دیتا ہے۔
- ماں آسمان کا بہترین تحفہ ہے۔
- ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔
- ماں اور پھول میں کوئی فرق نہیں۔
- ماں ایک عظیم ہستی ہے اگر وہ نہ ہو تو دنیا کی کوئی شے اچھی نہیں لگتی۔
- اولاد کو چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت سے نہ گھبرائے۔
- ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے بروقت نماز پڑھنے کے بعد ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا درجہ بتایا ہے۔
- ماں باپ کے فرمانبردار کو مبارک ہو، اللہ اس کی عمر زیادہ کرے۔
- دُنیا کی تمام مسرتیں صرف ماں کہنے سے ہی مل جاتی ہیں۔
- بچہ بیمار ہو جائے تو ماں کو آداب دُعا خود بخود آ جاتے ہیں۔
- ماں ایک ستارہ ہے جو زندگی میں کبھی نہیں ڈوبتا۔
- ماں کی آغوش دکھوں کی دوا ہے۔
- اگر ٹھیک طور پر دیکھوں تو ماں کا وجود رحمت ہے، اس بنا پر کہ اس کو نبوت سے نسبت ہے۔
- ماں کی شفقت پیغمبرانہ شفقت جیسی ہے جس سے قوموں کی سیرت سازی ہوتی ہے۔
- ماں کے جذبہ محبت کی بدولت ہماری تعمیر پختہ تر اور اس کی پیشانی کی سلوٹوں میں ہماری تقدیر پنہاں ہوتی ہے۔
- ممتا سے زندگی سرگرم عمل ہے۔ ممتا ہی سے زندگی کے اسرار بے نقاب ہوتے ہیں۔
- ہماری ملت کی ندی میں ہر پیچ و تاب ماں سے ہے۔ اس ندی میں موجیں، گرداب اور بلبلے اسی

Marfat.com

وجود کے باعث ہیں۔

- ماں جب جھولی پھیلا کر اپنے بچوں کے لیے دعا کرتی ہے تو وہ دعا ربّ ذوالجلال کے حضور شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہے۔
- آپ کی ماں کی دعاؤں نے آپ کو چاروں طرف سے احاطے میں لے رکھا ہے۔
- زندگی کی تمام مسرتیں پیار سے "ماں" کہتے ہی مل جاتی ہیں۔
- ماں کی شفقت صاف وشفاف ہوا کی طرح ہوتی ہے جو سانس لینے والے کی زندگی کے لیے تو بے حد ضروری ہوتی ہے مگر اسے نظر نہیں آتی۔
- سخت سے سخت دل کو ماں کی پُرنم آنکھوں سے موم کیا جا سکتا ہے۔
- اگر یہ دنیا آنکھ ہے تو ماں اس کی بینائی ہے اگر یہ دنیا پھول ہے تو ماں اس کی خوشبو ہے۔
- بچے کیلئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہی ہو۔
- مسرتوں کے ہجوم اور خوشی کے طلاطم میں ماں کی عظمت دیکھو۔
- دنیا میں کوئی بھی رشتہ ماں سے پیارا نہیں۔
- جس گھر میں تعلیم اور نیک ماں ہو، وہ گھر تہذیب اور انسانیت کی یونیورسٹی ہے۔
- ماں کی محبت حقیقت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔
- ماں باپ میں بڑا درجہ ماں کا ہے۔
- بچے کا مستقبل ماں کی گود میں پرورش پاتا ہے۔
- اپنی ماں کی ہر بات مانا کریں اور جس بات سے منع کریں وہ کبھی نہ کریں۔
- ماں نعمت ورحمت ہے۔
- ماں کو اولاد کی خوشی عزیز ہوتی ہے۔
- ماں گلاب جیسی خوشبو اور چودھویں کے چاند جیسی چاندنی ہے۔
- ماں فرشتوں جیسی معصومیت اور سچائی کا پیکر ہے۔
- ماں اولاد کے لیے ڈھال ہے۔

Marfat.com

- ماں ہمارے دکھ کا مداوا کرتی ہے۔
- کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے۔
- ہر شخص انسانیت کی حقیقی تصویر اپنی ماں کے چہرے پر دیکھ سکتا ہے۔
- میری ہر تکلیف اور ہر غم میں میری ماں کا تصور میرے لیے فرشتہ بن کر آیا۔
- میں اپنی زندگی کی کتاب میں سوائے ماں کے اور کسی تصویر کو نہیں دیکھتا۔
- ماں ہمیشہ اپنی اولاد کا ناز اُٹھاتی ہے۔
- ایک ماں آپ کو صحت مند، خوش اخلاق اور بلند کردار بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔
- ماں کو جب ہماری کسی کمزوری یا غلطی کا علم ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ نرم لہجے میں نصیحت کرتی ہے۔
- ماں کڑی دھوپ میں رحمت کا سایہ ہے۔
- ماں کے مشوروں پر عمل کرو، تمام آفات سے محفوظ رہو گے۔
- ماں پریشان ہو تو کائنات بے چین ہو جاتی ہے۔
- بد نصیب ہے وہ اولاد جو اپنی ماں کی زیادہ سے زیادہ خدمت نہ کر سکے۔
- بد نصیب ہے وہ اولاد جو اپنی ماں سے زیادہ دعائیں نہ لے سکے۔
- بد نصیب ہے وہ اولاد جو اپنی ماں کی فرمانبردار نہیں۔
- بد نصیب ہے وہ اولاد جس نے اپنی ماں کو دکھ پہنچایا۔
- ماں کی محبت سے محرومی کا احساس نہیں ہوتا۔
- ماں وہ ہستی ہے جس کے خلاف کچھ کہنا گناہ ہے۔
- دُنیا کی سب سے بہترین شے ماں اور صرف ماں ہے۔
- ماں، باپ سے زیادہ شفیق ہے۔
- ماں کا غصہ وقتی ہوتا ہے۔
- دُنیا کا کوئی رشتہ ماں سے زیادہ پیارا نہیں۔
- انسان کی کامیابیوں اور ذلتوں میں ماں کا ہاتھ ہے۔

Marfat.com

- ماں کی محبت ہمیں اونچائی کا راستہ دکھاتی ہے۔
- ماں کے دل سے نرم اور ملائم شے اور کوئی نہیں۔
- ماں درس، ادب و اخلاق کی سب سے بڑی معلّمہ ہے۔
- دنیا میں کوئی چیز اتنی نازک نہیں جتنا ماں کا دل ہے۔
- ماں سے بڑھ کر کوئی دوست نہیں۔
- ماں کی زندگی میں محبت اور مہربانی کا خمیر داخل کیا گیا ہے۔
- ماں باپ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بعد سب سے اہم مقام حاصل ہے۔
- انسان کو جن ہستیوں سے سب سے زیادہ مدد ملتی ہے، وہ ماں ہے۔
- ماں کی محبت ہمیں کبھی بھی مایوس اور نا اُمید نہیں ہونے دیتی۔
- ماں کی گود میں تمام فکریں دل سے دور ہوتی ہیں۔
- ماں کی دعاؤں سے ہم اپنی منزلِ مقصود تک پہنچتے ہیں۔
- اے ماں! انسان کی ساری نیکیاں اور خوبیاں تیری ہی تابع اور تیری ہی فرمانبردار ہیں۔
- اس بات سے ہمیشہ بچو کہ ماں نفرت کرے یا بدُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔
- ماں کا دل اتنا وسیع ہے کہ اس میں ساری کائنات سما سکتی ہے۔
- ہر تکلیف اور غم کا مرہم ماں ہے۔
- انسان کو ماں سے دور اندیشی کا سبق ملتا ہے۔
- عورت ماں کے روپ میں بچوں کے لیے جنت ہے۔
- عورت ساس کے روپ میں بہو کے لیے ماں ہے۔
- ماں کی ایک مسکراہٹ سارے غموں کا علاج ہے۔
- جن کی ماں فوت ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔
- دُنیا کی سب سے حسین شے ماں اور صرف ماں ہے۔
- اللہ نے انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کرنے کی تاکید کی ہے۔

Marfat.com

- شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ماں باپ سے سرکشی ہے۔
- ماں اپنی اولاد سے کبھی بھی زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہتی۔
- اگر ہم بہترین قوم کے خواہش مند ہیں تو ہمیں بہترین مائیں پیدا کرنی ہوں گی۔
- ہماری ماں نے ہمیں زندہ رہنے اور آزادی سے زندگی گزارنے کا سبق دیا ہے۔
- ماں کبھی بھی اپنی اولاد سے بے وفائی نہیں کرتی۔
- اللہ کو ماں کی دُعاؤں سے راضی کیا جا سکتا ہے۔
- جس گھر میں ماں کی عزت نہیں وہ گھر ضرور برباد ہو جائے گا۔
- ماں دکھ اور پریشانی کو ختم کرنے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
- جہاں ماں کا احترام ہوتا ہے وہاں اللہ بھی خوش ہوتا ہے۔
- ماں کے بغیر گھر میں برکتیں نازل نہیں ہوتیں۔
- ماں اللہ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے۔
- ماں پیار کے سمندر کی مانند ہے جو ہر وقت جوش میں رہتا ہے اور اس کا پانی کبھی خشک نہیں ہوتا۔
- میری ماں کا کہنا ہے کہ جب میرا بچہ مسکراتا ہے تو مجھے پوری کائنات خوشی سے جھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔
- جس کی ماں نہ ہو اور ماں کی بہن (خالہ) بھی نہ ہو تو وہ ماں کی سہیلی کی خدمت کرے۔
- جب میں اپنی ماں کی یاد میں روتا ہوں تو فرشتے میرے آنسو پونچھتے ہیں۔
- انسان فرشتوں سے اس لیے افضل ہے کہ اسے ماں کی میٹھی لوری حاصل ہے۔
- مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ماں کا ہر حکم اللہ کے کلام کی ایک سطر ہے۔
- بہترین گھر وہ ہے جہاں پر ماں باپ کا ادب واحترام ہو۔
- جنت میں وہ اولاد، والدین کے ساتھ ہوگی جو والدین کے نقش قدم پر چلے گی۔
- ماں اولاد کے لیے اپنی زندگی تک داؤ پر لگا دیتی ہے مگر اولاد کی جدائی برداشت نہیں کر سکتی۔
- ماں کہنے سے روح کو تسکین ہوتی ہے۔

Marfat.com

- اولاد اپنی ماں کے حقوق کی ادائیگی کی خاطر کتنے ہی سخت اور مشقت والے کام کیوں نہ کرے، وہ اس کا حق ادا نہیں کرسکتی۔
- ماں پل بھر میں وجود کے سارے دکھ چن لیتی ہے۔
- ماں سے محبت کرتے وقت اس کا چہرہ نہیں دیکھا جاتا۔
- دنیا میں ایک دروازہ ایسا ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا اور وہ دروازہ ماں کا ہے۔
- بچہ ماں کی آنکھ کا تارا ہوتا ہے۔
- ماں باپ کی مرضی اور مزاج کے خلاف کبھی کوئی ایسی بات نہ کہیے جو ان کو ناگوار ہو۔
- ماں باپ کے جو حقوق ہیں وہ اولاد کیلئے فریضہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- ماں کی خدمت ہی میں ہماری عظمت ہے۔
- ماں باپ سے بے پروائی برتنا اللہ کی ناشکری ہے۔
- والدین کے احسان کا حق اس دنیاوی خدمت سے ادا نہیں ہوسکتا۔
- والدین کو ہوں سے اور سر ہلا کر کسی بات کا جواب دینا اور منہ سے نہ بولنا بھی بے ادبی میں شامل ہے۔
- والدین کو نہ بے چین کرنا چاہیے نہ ہی جھٹلانا چاہیے۔
- ماں ایک خوشبو ہے جس سے سارا جہاں مہک اُٹھتا ہے۔
- ماں ایک سایہ ہے جو اندھیرے میں اور بھی قریب آجاتا ہے۔
- ماں ایک دعا ہے جو سدا سر پر چادر کی طرح تنی رہتی ہے۔
- اولاد پر واجب ہے کہ والدین کی فرمانبرداری کرے۔
- ماں باپ کا نافرمان وہی ہوتا ہے جو بدبخت ہو۔
- ماں باپ کی اطاعت کرنا تمام مسلمانوں کے اہم ترین فرائض میں سے ایک ہے۔
- خوش نصیب ہے وہ فرد جس کے سر پر اس کے والدین کا سایہ طویل عرصے تک قائم رہے۔
- ماں کا تصور، اس کی یاد اور اس کا ذکر دکھوں کی تمازت کو کم کردیتا ہے۔
- ماں باپ کے سامنے شفقت اور انکساری سے جھکے رہنا، عزت کی بلندیوں پر پہنچا دیتا ہے۔

Marfat.com

- والدین یا بزرگوں کی دعا بہت بڑی نعمت ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔
- اگر آپ دنیا میں عزت و مرتبہ چاہتے ہیں تو والدین کی خدمت کریں۔
- ماں قدم قدم پر پیار کی شمعیں روشن کرتی ہے۔
- ماں سے ہمدردی کی توقع رکھنے کی بجائے ماں کا ہمدرد ہونا چاہیے۔
- اگر کوئی چیز شروع سے آخر تک ہمارے ساتھ رہ سکتی ہے تو وہ ماں کی دعا ہے۔
- صبر واستقامت کا پیکر ہے ماں!
- ماں کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور عزت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔
- ماں کی آغوش انسان کی سب سے پہلی درس گاہ ہے۔
- ماں کی بددعا سے بچو کیونکہ اللہ اور اسکے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔
- ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔
- ماں سے بڑھ کر کوئی بڑا استاد نہیں۔
- ماں کی قدر اپنی زندگی ہی میں جان لو۔
- ماں کبھی اپنی اولاد سے غافل نہیں ہوتی۔
- ماں کی خدمات دیکھ کر اللہ نے جنت اس کے پاؤں تلے بچھادی۔
- سچا پیار صرف اور صرف ایک ماں ہی کرسکتی ہے۔
- جب تک تمہاری ماں زندہ ہے تمہیں کسی بزرگ سے دعا کروانے کی ضرورت نہیں۔
- قومیں اپنی ماؤں کی گود میں پلتی اور انہی کے اخلاق واطوار حاصل کرتی ہیں۔
- دیکھو! تمہیں مسکراتا دیکھ کر تمہاری ماں کتنی خوش ہوتی ہے۔
- تو اپنے ماں باپ کی عزت کرتا کہ تیری عمر دراز ہو۔
- اصل بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی میں بدبخت ہو۔

Marfat.com

رحمت کی برسات ہے ماں

جب تو پیدا ہوا کتنا مجبور تھا — یہ جہاں تیری سوچوں سے بھی دور تھا
ہاتھ پاؤں بھی تب تیرے اپنے نہ تھے — تیری آنکھوں میں دُنیا کے سپنے نہ تھے
تجھ کو آتا تھا جو صرف رونا ہی تھا — دودھ پی کے تیرا کام سونا ہی تھا
تجھ کو چلنا سکھایا تھا ماں نے تیری — تجھ کو دل میں بسایا تھا ماں نے تیری
ماں کے سائے میں پروان چڑھنے لگا — وقت کے ساتھ قدر تیرا بڑھنے لگا
دھیرے دھیرے تُو کڑیل جواں ہوگیا — تجھ پر سارا جہاں مہرباں ہو گیا
زورِ بازو پہ تُو بات کرنے لگا — خود ہی سجنے لگا خود سنورنے لگا
ایک دن اک حسینہ تجھے بھا گئی — بن کے دلہن وہ پھر تیرے گھر آ گئی
فرض اپنے سے تُو دُور ہونے لگا — بیج نفرت کا خود ہی تو بونے لگا
پھر تو ماں باپ کو بھی بھلانے لگا — تیر باتوں کے پھر تو چلانے لگا
بات بے بات ان سے تو لڑنے لگا — قاعدہ اک نیا پھر تو پڑھنے لگا
یاد کر تجھ سے ماں نے کہا ایک دن — اب ہمارا گزارہ نہیں تیرے بن
سن کے یہ بات تو طیش میں آ گیا — تیرا غصہ تیری عقل کو کھا گیا
جوش میں آ کے تُو نے یہ ماں سے کہا — میں تھا خاموش سب دیکھتا ہی رہا
آج کہتا ہوں پیچھا میرا چھوڑ دو — جو ہے رِشتہ میرا تم سے وہ توڑ دو
جاؤ جا کے کہیں کام دھندا کرو — لوگ مرتے ہیں تم بھی کہیں جا مرو
بیٹھ کر آہیں بھرتے تھے وہ رات بھر — ان کی آہوں کا تجھ پہ ہوا نہ اثر
ایک دن باپ تیرا چلا رُوٹھ کر — کیسے بکھری تھی پھر تیری ماں ٹوٹ کر
پھر وہ بے بس اجل کو بلاتی رہی — زندگی اس کو ہر روز ستاتی رہی
ایک دن موت کو بھی ترس آ گیا — اس کا رونا بھی تقدیر کو بھا گیا

Marfat.com

اشک آنکھوں میں تھے وہ روانہ ہوئی — موت کا ایک ہچکی بہانہ ہوئی
اک سکوں اُس کے چہرے پہ چھانے لگا! — پھر تو میت کو اُس کی سجانے لگا
مُدتیں ہو گئیں آج بوڑھا ہو گیا تو — جو پڑا ٹوٹی کھٹیا پہ کوڑا ہے تو
تیرے بچے بھی اب تجھ سے ڈرتے نہیں — نفرتیں ہیں محبت وہ کرتے نہیں
درد میں تو پکارے کہ او میری ماں — تیرے دم سے روشن تھے دونوں جہاں
وقت چلتا رہے وقت رکتا نہیں — ٹوٹ جاتا ہے وہ جو کہ جھکتا نہیں
بن کے عِبرت کا اَب تُو نشان رہ گیا — ڈھونڈھ لے زور تیرا کہاں رہ گیا
تُو احکامِ ربّی بھلاتا رہا — اپنے ماں باپ کو تُو ستاتا رہا
کاٹ لے تُو وہی تُو نے بویا تھا جو! — تجھ کو کیسے ملے تُو نے کھویا تھا جو
یاد کر کے گیا دُور رونے لگا — کل جو تُو نے کیا آج ہونے لگا
موت مانگے تجھے موت آتی نہیں — ماں کی صورت نگاہوں سے جاتی نہیں
تُو جو کھانسے تو اولاد ڈانٹے تجھے — تو ہے ناسور سُکھ کون بانٹے تجھے
موت آئے گی تجھ کو مگر وقت پر — بن ہی جائے گی تیری قبر وقت پر
قدر ماں باپ کی گر کوئی جان لے — اپنی جنت کو دُنیا میں پہچان لے
اور لیتا رہے وہ بڑوں کی دعا! — اُس کے دونوں جہاں اُس کا حامی خدا
یاد رکھنا تو ساغر کی اس بات کو — بھول جانا نہ رحمت کی برسات کو

گنہگار کی، ماں کی دُعا سے بخشش ہو گئی

گنہگار کا خواب الٰہی! میں حیران ہوں کہ یہ میدان اپنی وسعت میں آسمان سے بھی کشادہ تر معلوم ہوتا ہے۔ نہ اس میں درخت ہیں نہ کوئی انسان ہے، نہ پرندے اور نہ ہی کوئی ذی حیات مخلوق۔ الٰہی! یہ میدان انسانی آبادی کے لیے تو نہیں بنا۔ میں تن تنہا کدھر آنکلا ہوں؟ اے اللہ اس جگہ کی بھیانک خاموشی اور بیکراں پہنائیاں اور آسمان اور زمین کی ہمرنگ فضائیں میری روح پر دہشت پیدا کر رہی

Marfat.com

ہیں۔ یہ کیا ہوا؟ میں کہاں ہوں؟ وہ کون ہیں؟ الٰہی یہ نور کی بارش کہاں سے ہو رہی ہے؟ یہ تخت جلالتماب کہاں سے نازل ہو گیا؟ یہ نورانی چہروں والے خدام اس شہنشاہی تخت کو کہاں سے لائے ہیں؟ اتنے میں میرے کان میں آواز آئی کہ یہ یوم الحشر ہے۔ اور یہ رب جلیل کی تخت گاہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمام مخلوقات کے اعمال کے مطابق ان کو جنت و دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ میں اس آواز کو سن کر سہم گیا کیونکہ مجھے اپنی ساری کوتاہیاں یاد آگئیں۔ میرا جسم کانپنے لگا، اتنے میں بلند اور مہیب آواز پیدا ہوئی جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس آواز سے ارض وسما گونج اٹھے اور ایک محیر العقول سانحہ وقوع پذیر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ احکم الحاکمین اپنی پوری جلالت کے ساتھ جلوہ افروز ہو گئے اور حساب کا دفتر کھل گیا۔ ساتھ ہی جنت اور دوزخ کو طرفۃ العین میں میدان محشر کے بالکل قریب کیا گیا۔

اب چاروں طرف سے انسانوں کے گروہ در گروہ آنے شروع ہو گئے۔ اتنے میں آواز آئی: ”اے مجرمو! ہمارے مقبول بندوں سے جدا ہو کر صف بناؤ۔“ اس آواز کا گونجنا ہی تھا کہ لوگ پروانوں کی طرح نہایت افراتفری سے ادھر ادھر اپنی ٹولیوں میں کھڑے ہونے کے لیے بھاگے میں نے دیکھا کہ صفوں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ میں شمار کرنے سے قاصر تھا۔ اس وقت ایک فرشتے نے میری طرف دیکھا اور قریب آکر کہا: رب السمٰوٰت والارض کی عدالت میں آج کسی کے ساتھ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہو گا۔ یہ انصاف کا دن ہے اب میں نے پوچھا، وہ باغات کیا ہیں؟ اس نے کہا، یہ جنت ہے اور اس میں ان لوگوں کی دائمی آرام گاہیں ہیں جو دنیا میں پروردگار عالم کے حکم اور پیغمبران وقت کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے رہے ہیں اور ساتھ ہی رہنما فرشتے نے بتایا۔ کہ وہ جہنم کا دروازہ ہے وہاں اللہ اور اس کے رسولوں اور نبیوں کے نافرمانوں کو قید کیا جائے گا۔ میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: ”اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔“ گویا یہ اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی آرام گاہ ہے اور ادھر دوزخ کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا: ”یہ وہ دوزخ ہے جس کی اے نافرمانو! تم کو وعید سنائی جاتی تھی۔“

اب تمام لوگ اس قدر از خود رفتگی کے عالم میں تھے کہ ہر شخص کو اپنی ہی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ کوئی شخص کسی کی مدد کرتا ہوا نظر نہیں آتا تھا۔ قریب ترین رشتے دار بھی ایک دوسرے کی طرف سے بالکل لاپروا تھے۔ دیکھا گیا کہ بعض لوگوں کے چہرے باوجود اس دن کے ہول و دہشت کے بالکل

Marfat.com

روشن نظر آتے تھے اور ان کے چہروں پر ایک ملکوتی تبسم تھا۔ مگر بعض لوگوں کے چہرے کثرت غبار سے سیاہ ہو رہے تھے۔ ایسی حالت کو دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو جاتے۔ مگر فوراً ہی ایک نیا منظر سامنے آ جاتا تھا۔ جس سے میری پہلی حالت میں فرق پڑ جاتا۔ خیر اب میں منتظر تھا کہ انسانی اعمال کا وزن کب شروع ہوتا ہے۔ اب معاً میزان قائم کی گئی۔ اور تمام ملائکہ عظام اور سید الملائکہ (روح الامین) صف باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت خالق اکبر کے انوار جلالی کی یہ حالت تھی کہ فرشتگان مقربین اور انبیائے کرام بھی دم بخود کھڑے تھے۔ اور کسی کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر جنبش لب تک کا یارا نہ تھا۔ اب میں نے دیکھا کہ لوگ جوق در جوق دربار احکم الحاکمین کی طرف بڑھنے لگے۔ بعض لوگ اپنے اعمال بد کا اظہار کرتے تو ان کی زبانیں فوراً بند ہو جاتیں۔ میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ بعض لوگوں کے ہاتھ پاؤں ان کے خلاف شہادت دیتے اور بعض آدمیوں کے کان۔ آنکھیں بلکہ جسم کا چمڑا اور ہر رونگٹا زبان قال سے شہادت دیتا کہ اے ظالم تم نے فلاں موقع پر فلاں کام کیا تھا۔ بہرکیف ہر شخص کو اپنے اعمال کا اقرار کئے بغیر کوئی چارہ کار نہ تھا۔ بعض گروہوں کو میزان کے قریب آنے کے بغیر ہی جہنم میں دھکیلا جاتا۔ میں نے اپنے رہنما فرشتہ سے پوچھا: کہ یہ کون ہیں۔ اس نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بار بار سمجھانے کے باوجود بھی شرک و کفر میں مبتلا رہے۔ لہٰذا ان کے اعمال نہیں تولے جائیں گے اور ان کو ابد الآباد کے لیے داخل جہنم کیا جائے گا۔ بعض لوگوں پر زمین گواہی دیتی تھی۔ دیکھا گیا کہ فرشتے منکرین دین کو گروہ در گروہ ہانک کر دوزخ کے سامنے لاتے اور ان کی آمد پر جہنم کے دروازے کھولے جاتے اور داروغہ جہنم ان سے سوال کرتے کہ کیا تمھاری جنس میں سے تمھارے پاس پیغمبر نہیں آئے تھے؟ کیا انھوں نے تمہارے پروردگار کا مبارک کلام نہیں سنایا تھا؟ اور کیا تم کو انبیاء کرام نے اس ہولناک دن کی آمد کے متعلق نہیں ڈرایا تھا۔ ان باتوں کو سن کر وہ اعتراف عصیاں کرتے اور خدا تعالیٰ کے مقدر فیصلہ پر یقین کرتے۔ اب ان متکبرین کی سرکوبی کے لیے ان کو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے کے لیے حکم دیا جاتا۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ ان کے داہنے ہاتھوں میں ایک کتاب سی نظر آتی تھی۔ ان کے چہروں پر تازگی اور نورانیت رقص کر رہی تھی۔ جب ان کے اعمال کو میزان میں وزن کیا گیا تو وہ کامیاب ہوئے۔ لہٰذا ان کو رضوان جنت اور باقی فرشتگان نے باآواز بلند پکار کر سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا

Marfat.com

خٰلِدِیْنَ کہا۔

اب میں قدرے پہلے سے خوف وہراس کم محسوس کرنے لگا اور چند قدم قریب ہوگیا۔ مگر دوزخ کی وحشت ناک آگ کے شعلے میرے حواس کھو رہے تھے۔ میں نے ایک نظر سے دیکھا کہ نہایت باریک آگ شعلہ زن تھی۔ کوئی آدمی ٹخنوں تک کوئی زانوؤں تک اور کوئی بدنصیب گردن تک آگ میں ڈالا جاتا۔ اس کا جسم پہاڑ کی طرح بڑا ہو جاتا اور اسی طرح دوزخیوں کے دانت بھی بہت لمبے لمبے تھے۔ زقوم اور گلے میں اٹکنے والی غذائیں کھولتے ہوئے پانی اور جہنمیوں کے زخموں کی پیپ کے کریہہ منظر کو دیکھ کر قریب تھا کہ مجھ کو غش آ جائے۔ مگر اس موقعہ پر میرے رہنما فرشتے نے فوراً میری توجہ جنت کی طرف مبذول کرا دی۔ اب میرے ہوش وحواس میں ایک برقی لہر پیدا ہوئی۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ اہل جنت تختوں پر گاؤ تکیہ لگائے آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ خادموں کے غول ان کی خدمت کے لیے ہر وقت حاضر تھے۔ چاندی سونے کے برتن اور بعض سونے کے درخت دیکھ کر مجھے بزرگان دین کی مختلف وقتوں کی بتائی ہوئی حدیثیں یاد آئیں۔ اب فرشتہ مجھ کو قدرے پیچھے کھینچ کر لے گیا۔ لوگوں کے اعمال کا وزن بدستور جاری تھا۔ ذرہ ذرہ کا حساب لگایا جاتا تھا۔ اور پروردگار عالم، ہر نعمت کے متعلق ضرور سوال کرتے تھے۔ ایک اور جماعت کو دوزخ میں ڈال رہے تھے۔ کیونکہ وہ لوگ بوڑھے والدین کو ہمیشہ ناراض رکھتے تھے۔ اگرچہ یہ لوگ باقی اعمال تقریباً اچھے ہی کرتے تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر مجھے اپنی فکر لاحق ہوئی۔ اور مجھے یقین ہوگیا کہ میں آج چند ساعتوں کے بعد لقمہ آتش بن کر رہ جاؤں گا۔ یہ خیال آتے ہی میرے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ مگر اتنے میں چند سود خور، چغلخور، زانی مرد اور عورتیں پیش کیے گئے۔ ان کو نہایت ذلت آمیز طریقے سے دوزخ میں ڈالا گیا۔ میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اکثر عورتیں دوزخ میں پھینکی جا رہی تھیں۔ بعض آدمیوں کو دیکھا گیا کہ وہ اپنے رشتہ داروں، ہمسایوں اور باقی ماتحتوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے کی وجہ سے نذرِ جہنم کیے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پناہ دے جہنم کے گنجے سانپ اور بچھو جو قد وقامت میں اونٹوں اور خچروں کے برابر نظر آتے تھے، دوزخیوں کو ڈس رہے تھے اتنے میں دو فرشتوں نے مجھے بھی پکڑ کر میزان عدل کے قریب لا کر کھڑا کر دیا۔ اب مجھ پر سراسیمگی کا عالم طاری تھا۔ میرے اعمال کا وزن ہوا تو فرشتے مجھ کو دوزخ کی طرف کشاں کشاں لے جانے لگے۔ قریب تھا کہ

Marfat.com

مجھے جہنم میں پھینک دیتے، اتنے میں پروردگار عالم کی طرف سے آواز آئی! ''اس کو چھوڑ دو، اس کو چھوڑ دو، ہم نے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں کیونکہ اس کی ضعیف والدہ نے اس کے حق میں دعائے خیر کی ہے جو ہمارے دربار میں قبولیت حاصل کر چکی ہے اور ہم والدین کی خوشنودی حاصل کرنے والے مومنین سے راضی ہو جاتے ہیں۔'' یہ آواز سن کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور میرا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھتا ہوں کہ نماز فجر کا وقت قریب ہو رہا ہے۔

خواب کا نتیجہ ﴿ اب میرے دل میں ایک نورانی جذبہ موجزن تھا' خواب کا منظر بھی ہر لحاظ سے تازہ تھا۔

کیسا وہ خواب تھا کہ ابھی تک ہوں خواب میں

بار بار وہی نقشے آنکھوں کے سامنے پھر رہے تھے۔ جلدی جلدی اٹھا وضو کیا اور مسجد کی راہ لی۔ نماز سے پہلے تنہائی میں بیٹھ کر سر بسجود ہوا اور گڑگڑا کر اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور صمیم قلب سے وعدہ کیا کہ یا الہ العالمین آئندہ زندگی میں حسب استطاعت میں تیری عبادت کروں گا اور اپنی والدہ کی خدمت میں ایک لمحے کے لیے بھی تساہل نہ برتوں گا۔ الہٰی! تو میرے بزرگوں کو جنت فردوس میں جگہ دے اور میری والدہ ماجدہ کو حیات طیبہ عطا فرما۔ الہٰی! میں تجھ کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں کہ میں ساری زندگی اپنی ضعیف اور شفیق والدہ کی خدمت کرتا رہوں گا اور تیری تمام مخلوق کے ساتھ نیکی کروں گا کسی کی دل آزاری نہیں کروں گا کسی پر ظلم نہیں کروں گا بڑوں کا ادب کروں گا اور چھوٹوں پر شفقت کروں گا۔ یتیموں اور غریبوں کو پریشان نہیں کروں گا بلکہ ان پر ہر طرح سے احسان کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ اب نماز کا وقت ہو گیا میں نماز میں شامل ہو گیا۔ آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ دل میں توبہ و استغفار کا جذبہ پوری طرح موجزن تھا۔ نماز کے فوراً بعد سیدھا گھر آیا۔ والدہ ابھی مصلے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ دروازہ کے باہر اپنے کانوں سے سنا۔ ''الہٰی! میرے بیٹے کو اپنی عبادت، میری خدمت، اپنی مخلوق پر شفقت اور اپنی مسلمان بہنوں بھائیوں کے ساتھ حسن مروت سے پیش آنے کی توفیق عطا فرما۔ الہٰی! میرے بیٹے کے تمام گناہ معاف کر دے اور آئندہ اس کو راہ ہدایت پر ہی چلا۔'' والدہ کی دعا کے یہ آخری الفاظ تھے جو میں نے سنے۔ دعا ختم ہوئی تو میں آگے بڑھا، ماں کے سامنے جا کر بیٹھ گیا، اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر بوسے دینے لگا اور آنکھوں سے لگانے لگا۔ ماں نے کہا بیٹا! کیا کسی

Marfat.com

فرشتے نے خواب میں کوئی پیغام دیا تھا؟ اس نے کہا: اماں جان! خدائے کریم کی رحمت کا صدقہ، میری نافرمانیوں اور لاپروائیوں سے درگزر فرمایئے۔ اماں جان میں نے آپ کی خدمت بھی نہیں کی۔ میری بد نصیبی کہ میں نے طبقہ نسواں کی فلاح و بہبود کے لیے کوئی کام نہیں کیا۔ ہائے! میں دوزخ کے قریب پہنچ گیا تھا۔ مگر مجھے تیری دعاؤں نے جہنم سے بچایا۔ اماں جان! اللہ کے لیے مجھے معاف کرو تا کہ مجھے چین آئے۔ ماں نے دیکھا کہ بیٹے کی رقت کی وجہ سے گھگھی بندھ گئی ہے تو ماں نے نہایت شفقت سے اپنے دونوں ہاتھ بیٹے کی گردن میں ڈالے، آنسوؤں والے رخساروں پر بوسے دیئے اور کہا بیٹا! ماں صدقے جائے، ماں واری جائے، بیٹا! تو مجھ سے کیا معافی مانگتا ہے، میں تو ہر وقت تیرے لیے دعا کرتی رہتی ہوں، خدا تعالیٰ تجھ کو ہدایت دے، خدا تجھ سے راضی ہو، تو پھولے پھلے۔

﴿نافرمانوں کے لیے تنبیہ﴾

ایک سنگین جرم ﴿ اے اولادِ آدم! ہم آج ایک ایسے جرم کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ جس کی عالمگیری اور عمومیت کا یہ حال ہے کہ دس لاکھ کی آبادی میں فقط گنتی کے چند گھرانے ہی اس ملعون روّیہ سے بیزار ہوں گے۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ ہر دیہات، ہر قصبے اور ہر شہر کے تقریباً ہر گھر میں گستاخ اور چنچل بیوی کے مقابلے میں ضعیف والدین کی کھلے بندوں بے عزتی کی جاتی ہے اور پھر بے حسی کا یہ عالم ہے کہ اس گناہ کو گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ سوسائٹی کا ایک فرد بھی اس ظلمِ عظیم کے خلاف احتجاج کرتا ہوا نظر نہیں آتا اور کوئی انسان بھی اپنے کسی رشتہ دار یا دوستوں سے حقوقِ والدین کے جرم پر مقاطعہ کرنے کے لیے تیار نہیں بلکہ رشتہ داروں اور اقرباء میں ایک بھی ایسا مصلح نہیں ہے جو والدین کے نافرمان کو تیوری بدل کر ہی دیکھے۔ لڑکی کے وارث تو سرے سے لڑکے کے والدین کی موت کے لیے شام و سحر دست بدعا ہیں۔ تو پھر ان سے انصاف کی کیسے توقع ہو سکتی ہے۔ وہ اپنی لڑکی کی خودمختاری کے لیے صلہ رحمی کے تمام مقدس اصولوں کو قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اب پڑوس میں اس اپاہج اور ناتواں جوڑے پر کون رحم کھائے۔ اور پرائی آگ میں کون پڑے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام گھروں میں تقریباً ایک ہی طرح کی کشمکش جاری ہے۔ کتنا حسرت و یاس کا مقام ہے کہ ان مظلوموں کی کسی عدالت

Marfat.com

میں شنوائی ہی نہیں۔ مگر ہمارے ضمیر کا تقاضا ہے کہ ہم ان منزلی سفا کیوں اور چیرہ دستیوں کے خلاف اتنا شور مچائیں کہ جس سے بہروں کے کان بھی کھل جائیں۔ اللہ کا غضب! کہ قوم وملت کے بے وفاؤں کو غدار کہا جائے۔ چوری کرنے والا چور اور ڈکیتی کا مرتکب ڈاکو مشہور ہو جائے۔ مگر والدین کے نافرمان اور بہنوں کا جبراً حصہ کھانے والے کا کوئی نام بھی نہ ہو۔ ہائے، ہائے وہ مجرم بھی ہے مگر سوسائٹی میں دندناتا پھرتا ہے۔ یہ کیوں؟ سارے افراد معاشرہ ایک ہی رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سب پر نافرمان بے دین بیوی پرستی کا بھوت مسلط ہے۔ مگر ہم مظلوموں کی خاموش آہوں کے خوفناک نتائج وعواقب سے ڈرتے ہیں اور اقبال مرحوم کی زبان سے کہتے ہیں:

حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

اے دُنیا کے امن پسندو! اے تہذیب واخلاق کے علمبر دارو اور اے فقیہو، محدثو اور عالمو! خواجہ محمد اسلام آپ سے محبت، شفقت، خدمت، خلوص، احسان، جاں نثاری، بذل وایثار اور جنون ودیوانگی کے معانی پوچھتا ہے اور پھر عرض پرداز ہے کہ ان قدسی الاصل الفاظ کا صحیح منبع ومبداء والدہ کے دل کے سوا اور کوئی مقام بھی ہو سکتا ہے اور اگر یہ الفاظ اپنی معنوی خوبیوں کی بنا پر ساری کائنات کے انسانوں کے نزدیک دلوں کو رام کرنے کے لیے اور رُوحوں کو چین بخشنے کے لیے ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں مادی طاقتوں سے زیادہ کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ تو پھر ہم دعوت دیتے ہیں کہ آؤ اور اپنے خداداد علم وفضل کی تمام تر قوتوں کو فقط اسی لیے صرف کرو، کہ وہ دل جو حقیقی معنوں میں مذکورہ بالا حسنات کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ کسی بستی میں، کسی گھر میں، کسی جھونپڑے میں، بلکہ کسی بدوی خیمے میں بھی دُکھنے نہ پائے۔ اُس کے دل کو پریشان نہ کیا جائے تا کہ وہ رات دن دُعاؤں میں مستغرق رہے اور تمام انسانی آبادیوں پر پروردگارِ عالم کی رحمت کی بارش ہو۔ ہمارے دل میں ایسے اندیشے پیدا ہوتے ہیں اور وہ روز افزوں زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے ہلاکت کے آثار نمودار ہوتے ہیں اور وہ دن بدن پھیلتے جاتے ہیں۔ کیونکہ جب ہم اقوام عالم کی تباہی کے حالات قرآن مجید کے آئینے میں دیکھتے ہیں تو ہماری رُوح خوف وہراس سے کانپ اُٹھتی ہے۔ ہاں ہاں! اگر لواطت کے جرم سے قوم لوط کی بستیاں تباہ وبرباد کی جاسکتی ہیں، اگر حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تولنے اور کم ماپنے کی وجہ سے ہلاک ہوسکتی ہے اور اگر ابرہہ کا

Marfat.com

انہدام کعبہ کا ارادہ تمام حملہ آوروں کو بربادی کے جہنم میں دھکیل سکتا ہے تو اے دُنیا کے مسلمو اور غیر مسلمو! اور مستقبل کے حوادث کو بھانپنے والے انسانو! آؤ ہم سب مل کر اُن تمام انسانی بستیوں میں گھس جائیں جہاں سے بوڑھے والدین کی مظلومانہ آہیں اُٹھ رہی ہیں، جہاں محسن کشی کا دور دورہ ہے، جہاں ہوس پرستوں نے ضعیف ماؤں کو ذلیل کر کے سارے اختیارات اپنی ناعاقبت اندیش، جاہل بے دین بیویوں کو دے رکھے ہیں اور دیکھیں کہ کہیں اہل بستی پر غضب الٰہی کے انتقامی انگارے تو برسنے والے نہیں؟ وہاں کے کوہسار بحکم پروردگار حرکت میں آ کر محسن آزار مخلوق کو پیسنے پر آمادہ تو نہیں؟ کیا اُن بدنصیب خطوں کو زلزلوں نے اپنی بازیگاہ کے لیے تو تجویز نہیں کر رکھا؟ غیر مسلمو! سن لو کہ تم تو اسلام کا انکار کر کے پہلے سے ہی جہنم کا ایندھن ہو اور اس پر والدین کو تنگ کر کے پیش از وقت شعلوں کو دعوت دے رہے ہو اور اے برادرانِ اسلام! ایمان کے بعد اگر تمہارا کردار (اسلامی) معاشرے کی قباحتوں میں موجودہ رفتار سے اضافہ کرتا رہا تو انجام کار خیر تمہاری بھی نہیں ہے۔ آؤ اور ہمارے ایک سوال کا بڑے تدبر سے جواب دو۔ وہ ماں جس نے سات لڑکوں کو پال پوس کر جوان کیا ہو۔ اب بڑھاپے میں رانڈ ہو چکی ہو۔ ساتوں لڑکے اپنے اپنے گھروں میں آباد ہوں اور صاحب اولاد بھی ہوں۔ اُن کے تمام گھروں میں دُنیاوی خوشحالی و فارغ البالی ہو۔ بالفاظِ دیگر ہر گھر اہل خانہ کے لیے عشرت کدہ ہو۔ باورچی خانوں میں نعمت خانے موجود ہوں۔ ڈرائنگ روموں میں صوفے، قالین، دروازوں میں چلمنیں اور پردے اور اندر بجلی کے قمقمے رات کو دن سے زیادہ منور کر رہے ہوں۔ خدم و حشم بھی حسب ضرورت آگے پیچھے بھاگے پھرتے ہوں۔ مگر یہ نعمتوں سے بھرپور ماحول ساتوں گھروں کے رہنے والوں کو اس قدر غافل کر دے کہ اُن کی محسنہ، پرورش کرنے والی، اُن کی مخلص خادمہ، جس کے ہاتھوں میں رعشہ، قدموں میں ڈگمگاہٹ، کانوں میں بہرہ پن، آنکھوں میں موتیا بند ہو۔ ایک ایسی پرانی حویلی میں رہتی ہو، جس کی چار دیواری سجدہ ریزی کر رہی ہو۔ جس کے مکانوں کی بوسیدہ چھتیں ہوں اور کواڑوں سے کتے اور بلیاں آسانی سے اندر باہر آ جا سکیں۔ پھر بیماری اور تندرستی میں اُس کا پرسانِ حال بھی کوئی نہ ہو، مہمان بھی آئیں تو بھرے ہوئے گھروں میں آئیں۔ اگر یہ بڑھیا تپ سے کراہتی ہوئی نصف شب کو (اللہ تعالیٰ آسمان دُنیا پر) کسی حاجت کے لیے لڑکھڑاتی ہوئی اپنی چارپائی سے اُٹھے اور اندھیرے میں فرطِ ضعف

Marfat.com

سے ٹھوکر کھا کر زمین پر گر جائے اور اس حالت میں اپنے غافل بیٹوں کے گھروں کی طرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ سے ایک آہ بھر کر (ربّ لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا) کہہ دے تو اس میں کیا تعجب کی بات ہے کہ طلوع صبح سے پہلے پہلے ان گھروں کے نغمات عشرت کہرام اور ماتم میں بدل جائیں۔ ان سے نعمتیں چھن جائیں۔ اُن کی بے بسی اور ہلاکت پر آسمان اور زمین ایک بھی آنسو نہ بہائے۔ کیا آپ نے وہ شعر نہیں سنا:

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دُعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

مگر ہم احکم الحاکمین کو گواہ کر کے کہتے ہیں، یہ ستائی ہوئی جان، یہ محروم خادمہ، یہ دھکیلی ہوئی محسنہ، یہ بکھرے ہوئے سفید بالوں والی مظلومہ اور یہ جھریوں والے چہرہ والی ضعیفہ جب زمین پر گرتی ہے تو فرطِ شفقت سے کہتی ہے کہ یا اللہ میرے بچوں کی خیر اور جب یہ نیم مردہ زمین سے اُٹھتی ہے تو پھر بھی کہتی ہے کہ یا اللہ! میرے شیروں کی خیر۔

واہ کیا حلم ہے اپنا تو جگر ٹکڑے ہو اسلام ایذائے ستم گر کے روا دار نہیں

آپ مانیں یا نہ مانیں، مگر یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ماں کی رُوح انتقامی جذبات سے ناآشنا ہوتی ہے۔ وہ اپنے نافرمان بچوں کے لیے بھی سراپا رحمت ہے۔ وہ عفو کی زندہ مثال ہے۔ میں یہاں پر ایک دو واقعات کا حوالہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں میں جس کو چاہے گا معاف کر دے گا لیکن والدین کی نافرمانی کے جرم کا مرتکب موت سے پہلے ہی دوران زندگی میں جلد از جلد کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ حقوقِ والدین ایک ایسا جرم ہے کہ جس کی سزا قیامت کی ہولناکیوں سے پیشتر ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اور قدرت کا اٹل قانون مکافات والدین کے باغیوں کی گھات میں لگا رہتا ہے۔ بلاشبہ تیرا پروردگار البتہ گھات میں بیٹھا ہوا ہے۔ شاید یہ ایسا گناہ ہے جس کی سزا کو روزِ محشر تک اُٹھا رکھنا گویا ایک اہم ترین فوری امر کو معرض التوا میں ڈالنے کے مترادف ہے یا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ غفار کی شانِ کریمی کا تقاضا ہے کہ مجرم اپنی سزا کی ابتدائی صورتیں سامنے دیکھ کر اِسی زندگی میں اپنے جرائم سے توبہ کر لے اور قیامت کے دن فرمانبرداروں میں اُٹھایا جائے۔ ہائے حسرت! ہائے افسوس! کاش میں فرقہ نسواں پر جو

Marfat.com

ظلم ہورہے ہیں اُن کو ظالموں کے ظلم سے بچانے کے لیے، اُن کی بھلائی کے لیے کچھ کرسکتا۔ والدہ ماجدہ کے تاریک پہلو میں قدرت نے میری زندگی کا آغاز کیا اور وہاں چند ماہ رکھ کر میرے اللہ نے مجھے انسانی شکل عطا فرمائی۔ بالفاظ دیگر پروردگارِ عالم نے میری زندگی کی ابتدا بطن مادر کی تاریکیوں میں شروع کی اور میری اُس زندگی کا سبب والدہ کی حیات عارضی کو بنایا۔ نو ماہ کی طویل مدت میں میرے جسم کی پرورش والدہ کی قوتوں پر ہوتی رہی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مجھ میں قوتِ بصارت، قوتِ تنفس اور ہر قسم کی حس و حرکت اُس وقت پیدا ہوئی اور اُتنی مقدار میں پیدا ہوئی۔ جس وقت اور جتنی مقدار میں یہ قوتیں میری ماں کے جسم سے کم ہوگئیں اور میرے جسم میں منتقل ہوگئیں۔ میرے چہرے کی معصومانہ حسین چمک دمک یعنی میرے ماتھے کی سمیں جھلکیں، میرے رخساروں کی دلکش بناوٹ، لبوں کی قدرتی سرخی، ناک کا معیاری حسن اور پھر اُس کے ساتھ میرے ملکوتی تبسم کی دلفریبیاں مجھ میں اس وقت پیدا ہوئیں۔ جب میری والدہ کے مبارک اور پر عصمت چہرے سے یہ سارے انوار کم ہوگئے۔ گویا میری پیدائش کے بعد اُس کا چہرہ پہلے کی طرح بارونق نہ رہا۔ کیونکہ اس کی وہ دلکشی میرے قویٰ کی تعمیر میں صرف ہوکر رہ گئی۔ ہاں، ہاں، میری ماں کی بصارت، حس و حرکت، شنوائی، گویائی، قوتِ ذائقہ، قوتِ لامسہ، بلکہ حس مشترک، خیال، متخیلہ، واہمہ اور قوتِ حافظہ میں بھی انحطاط پیدا ہوگیا۔ تب کہیں جا کر میرے ناتواں جسم میں حواس عشرہ کا ظہور ہوا۔ دراصل میں کیا ہوں؟ اپنی ماں کے مجموعہ قویٰ کا ایک مختصر سا مظہر ہوں۔ آج مرنے کے بعد میری ماں میرے جوان قد و قامت کو، جس کی پرورش میں اس کی قوتیں صرف ہوئی تھیں، دیکھنے سے عاجز ہے کیونکہ اُس کا مبارک جسم قبر کی تاریکیوں میں پڑا ہے۔ آج اپنی شفقت اور جانفشانی کے باوجود میری والدہ مجھ کو یہ ہدایت کرنے سے قاصر ہے کہ میں اُس کی امانت (جسمانی قوتوں) کا صحیح استعمال کررہا ہوں یا غلط استعمال کررہا ہوں۔ وہ لحد میں پڑی ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم نہیں اور نہ ہی معلوم کرنا چاہتی ہے کہ میں نے اس کے احسانات کے عوض اُس کی یاد کو اپنے دل میں جگہ دی ہے یا نہیں۔ اگر قبر کے دروازوں کا کھلنا ممکن بھی ہو، تو میری ماں مجھ کو نہیں پہچان سکتی۔ کیونکہ اب میں جوان ہو چکا ہوں۔ اگر ہم اب بازار میں ملیں تو یقیناً میری والدہ ناآشناؤں کی طرح میرے پاس سے گزر جائے گی۔ ہاں اگر میری رُوح میں فرزندانہ احساسِ خدمت موجود ہوگا تو بہت ممکن ہے کہ اس صورت میں میری ماں

Marfat.com

مجھ کو شناخت کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اُن پیدائشی احسانات کے بدلے میں، ہائے! میں نے کون سی ایسی خدمات پیش کی ہیں اور اپنی ماں اور فرقہ نسواں کے لیے کون سی قربانیاں دی ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ میں احسان فراموش نہیں ہوں۔ ہائے افسوس! مجھے رہ رہ کر یہ خیال آتا ہے کہ عورت کا اُن مصائب بھرے ایام و شہور کا صلہ کہیں سے نہیں ملتا جبکہ وہ بچے کا سیروں وزن اپنے پیٹ میں اُٹھائے پھرتی ہے۔ الٰہی! مجھے وہ وقت یاد آتا ہے جب میرا جونک جیسا جسم بطن مادر میں خون چوس چوس کر پرورش پا رہا تھا۔ الٰہی! وہ گھڑیاں کس قدر جانکاہ اور رُوح فرسا تھیں، جب میری ولادت کے وقت میری ماں دردِ زہ کی شدت سے موت کے جہنم میں گرنے کے قریب پہنچ گئی تھی۔ ہائے افسوس! صد ہزار افسوس! میں نے اپنی مرحومہ والدہ اور فرقہ نسواں کے احسانات کے شکریے میں درمے، قدمے، سخنے کچھ بھی نہیں کیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر میں سب کچھ بھی کرتا تو پھر بھی اپنے فریضے سے عہدہ برآ نہ ہو سکتا۔ واحسرتا! وامصیبتا! زمانے کو کیا ہو گیا ہے؟ ظلم و ناانصافی کا ہر طرف دور دورہ ہے۔ مرد عورت کے حقوق کو ہر شعبۂ حیات میں پامال کرنے پر تلا ہوا ہے اور اس طرح سے اس محسنۂ کائنات کو اپنے جبر و استبداد کے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے۔ مرد کی حریصانہ قوتوں کا تقاضا ہے کہ وہ اس معصوم و نازک طبقے کو اپنے قاہرانہ رویہ سے مغلوب و مرغوب رکھے۔ لہٰذا اے میری ماں کی قبر! تو بند رہ اور ہمیشہ کے لیے بند رہ کیونکہ مجھے اپنی احسان فراموشیوں اور نابکاریوں کی وجہ سے ماں کے حضور پیش ہونے سے شرم آتی ہے۔ مجھ جیسا نالائق بیٹا کسی مشفق ماں کے سامنے کیونکر حاضر ہو سکتا ہے۔ خدائے قدوس شاہد ہے کہ ان سچے اثرات کی وجہ سے میرا جسم کانپ رہا ہے اور آنکھیں سرشک آلود ہیں۔ اس حالت میں میری رُوح اس آرزو سے جل رہی ہے کہ کاش! یہ پاکیزہ خیالات میرے دل و دماغ میں پرورش پاتے، کاش! میرے دل کی گہرائیوں میں یہ گرانمایہ موتی ہوتے اور میں اپنی طبع غواص سے ان آبدار جواہرات کو نکال کر منظرِ عام پر لاتا۔ اور اُمید کرتا کہ عصر حاضر کے نوجوان ان گوہر ہائے نایاب کی چمک سے محو حیرت ہو کر اپنی ضعیف والدہ کے قدموں پر گر پڑتے اور اس طرح سے اپنی نجات کا وسیلہ حاصل کر سکتے۔

Marfat.com

نصیحت

اے ماں باپ کے نافرمان! بے ادب، گستاخ، نالائق، بدبخت و بدنصیب اور ان کے احسان عظیم کو فراموش کر دینے والے! اے اہم ترین اور بہترین متاع عزیز کو ضائع کر دینے والے! اے بڑی سے بڑی نافرمانی کو مضبوط پکڑنے اور دلیری سے کرنے والے! اے فرض واجب اور اللہ و رسول کے حکم بھولنے والے اور قبر کی رات کو بھولنے والے! اے قیامت کے دن کو، پل صراط سے گزرنے والے وقت سے غفلت کرنے والے، اے اپنے آقا و مولیٰ کی حضوری میں اپنی پیشی کو بھلانے والے! اے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت نہ کرنے والے! سن اور یاد رکھ! ماں باپ کی خدمت اور ان کی ہر طرح سے دل و جان سے فرمانبرداری کرنا تیرے اوپر فرض اور ہر کام سے زیادہ ضروری ہے۔ اور تو اس کا بدلہ دیتا ہے؛ اُن کی نافرمانی کر کے، جھڑک کر، اُن کی برابری کر کے، گستاخی کر کے۔ جاہل بے دین بیوی کی سن کر، ماں کو برا بھلا کہتا ہے۔ بیوی کو کھلاتا پلاتا اور اچھے سے اچھا پہناتا ہے۔ اس کو ہر طرح سے عیش و آرام سے رکھتا ہے۔ گویا تو بیوی کو اپنی ماں پر ترجیح دیتا ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ ایسا کرنے والے تجھ پر اللہ کی لعنت ہے ماں کے لیے تیرے پاس روٹی نہیں، کپڑا نہیں، اس کی دوا کے لیے تیرے پاس پیسہ نہیں، رہنے کو ماں کے لیے گھر میں جگہ نہیں۔ اس کی کوئی بات اور کوئی نصیحت تجھے پسند نہیں، کہتا ہے کہ بیٹھی رہو تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ تجھے کچھ خبر نہیں، تیری عقل ماری گئی ہے۔ اے بدبخت! او بدنصیب! شاباش تیرے اور تیرے پھٹے منہ کے؛ تجھے اپنی پیدائش کے اور گندگی میں بھرے رہنے کے دن بھول گئے؟ اب تجھے ماں نہیں اچھی لگتی، اپنی ماں کو ماں اور اپنے باپ کو باپ نہیں کہتا۔ ان کو ماں باپ کہنا تجھے عار ہے اور تیرے لیے شرم کی بات ہے۔ اور اگر کہتا بھی ہے تو بڈھا اور بڈھی، اس سے زیادہ یا اس کے علاوہ ادب کے سب الفاظ تیرے لیے ختم ہو گئے ہیں۔ اے عقل و انصاف کا خون کرنے والے! کیا تو اسی دلیری اور کرتوت پر جنت کا طالب ہے۔ حالانکہ وہ جنت جو اللہ پاک کی رضا کا مقام ہے وہ تیری ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ابے اندھے کیا تو اپنے اصل کو (اس فانی چند روزہ جوانی کے نشہ میں آ کر) بھول گیا۔ اس عارضی زندگی کے نشہ میں بدمست ہو گیا اور اصل مقصد کو بھول

Marfat.com

گیا۔ کیا تجھے ماں کے پیٹ میں رہنے کے دن بھول گئے؟ کیا تجھ کو اب قبر کے پیٹ میں جانے کے دن بھول گئے؟ تیری ماں نے نو ماہ اپنے پیٹ میں رکھا اور وہ نو ماہ گویا نو سال کے برابر ہیں۔ اس نے تجھے اپنا خون دودھ کر کر کے اپنی چھاتی سے پلایا اور تیری وجہ سے اس نے اپنی نیند کو اُڑایا اور اپنے ہاتھوں سے تیری گندگی کو دھویا اور کھلانے پلانے میں اپنے سے بھی زیادہ تیرا خیال وفکر رکھا اور اپنی گود کو تیرے لیے گھوارہ بنایا۔ تیرے اوپر ہر طرح سے احسان اور مہربانیاں کیں۔ اگر تجھے کوئی مرض یا شکایت ہوئی تو حد سے زیادہ غمگین ہوئی اور بہت دیر تک درد وغم سے روتی رہتی۔ تیرے علاج اور تیری بیماری پر خرچ کرنے کے لیے اپنے مال کا ذرا دریغ نہ کرتی۔ کبھی کسی حکیم کے پاس جا، کبھی کسی ڈاکٹر کے پاس جا، جگہ جگہ ڈاکٹروں حکیموں کے پاس مصیبت کی ماری ماری پھرتی۔ جہاں کہیں کسی اچھے ڈاکٹر، حکیم یا کسی سیانے کا پتہ لگتا وہیں لے کر جاتی، کہ جس طرح ہو میرے لال کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک کو اور دل کے چین کو راحت وآرام اور صحت مل جائے۔ اگر اس کو یہ اختیار دے دیا جاتا یا اس کے یہ اپنے بس میں ہوتا کہ تیری زندگی تیرا جینا، تیری ماں کی موت کے اندر ہے تو وہ تیرا جینا اور اپنا مرنا قبول کر لیتی وہ تیری زندگی کے مقابلہ میں اپنی جان کی بازی لگا دیتی۔ اے بے انصاف! یہ ہے ماں کی خدمت اور تو نے کتنی مرتبہ اس کے ساتھ برے سے برا سلوک کیا ہے۔ جس کا تجھے سب پتہ ہے۔ اس نے ہر وقت ظاہر اور پوشیدہ تیرے آگے اور پیچھے، اونچی اور نیچی آواز سے تیرے لیے دعائیں کیں، تیری بلائیں لیں۔ اللہ اللہ کر کے ان کی تمنا پوری ہوئی کہ تو بڑا ہوا اور اپنی جوانی کو پہنچا اور وہ اب تیرے سامنے اپنے بڑھاپے کو پہنچی اور تیری محتاج ہوئی۔ لیکن تو اس کو اب اپنے لیے ایک ذلیل حقیر و بے وقعت اور بے عزت سمجھتا ہے۔ تو اور تیری بیوی خوب کھا پی کر پیٹ بھر لیتے ہیں اور وہ بھوکی پیاسی رہتی ہے اور تو اس کی خدمت پر اور اس سے اچھا اپنے اہل وعیال بیوی بچوں کو سمجھتا ہے اور اس کے احسانات کو تُو نے بھلا دیا ہے۔ یاد رکھ تجھے بھی تیری اولاد اسی طرح سے عنقریب بھلا دے گی حالانکہ ماں کا کام اور اس کی خدمت تیرے لیے آسان ہے۔ مگر تو اپنے نزدیک اس کو مشکل سمجھتا ہے اس کی عمر تیرے نزدیک بہت لمبی ہے۔ سمجھتا ہے کہ یہ مرنے میں نہیں آتی حالانکہ وہ بہت کم ہے اور تو نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور اس کے لیے تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ یہ حالات اور واقعات ہیں تیرے۔ حالانکہ تجھے اللہ کریم نے اُف کہنے سے بھی منع کیا ہے۔ اے

Marfat.com

اللہ پاک کے احکام وقرآن کو قصہ کہانی اور ایک معمولی بات سمجھنے والے! اور ماں کے حق کو پامال کرنے والے اب بھی سمجھ جا اور توبہ کر کے ماں کے قدم پکڑ کر اپنی خطائیں معاف کرا لے ابھی وقت ہے ورنہ عنقریب تجھ کو عذاب دیا جائے گا۔ اس دنیا میں تجھ جیسے لڑکوں کے ساتھ اور آخرت میں عذاب دیا جائے گا اللہ کریم سے دوری کے ساتھ۔ لہٰذا اے بے عقل اور ماں کے حق سے غافل اب بھی وقت ہے کہ تیری ماں زندہ ہے۔ تیرے قصوروں کی معافی تلافی ہو سکتی ہے۔ ماں کے دنیا سے گزر جانے کے بعد تجھے پشیمانی ہوگی اور پھر عمر بھر کو رونا اور پچھتانا پڑے گا۔ ماں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تجھے بہت ہی لطیف اور باریک انداز میں جھڑکا ہے۔ تُو خالق کے فرمان کو فراموش نہ کر، اس کے حکم کو سر آنکھوں پر اُٹھا، اس کی قدر کر۔ پس:

☆ اے بے خبر اگر تو سمجھے تو تیری ماں کا تیرے اوپر بہت زیادہ حق ہے اور تیرا زیادہ حق ادا کرنا بھی اس کے مقابلہ میں کم ہے۔

☆ کتنی ہی راتیں اس نے تیرے بوجھ کی وجہ سے بیقراری میں گزاریں اور اس کے دل سے رونے اور کراہنے کی آواز تھی۔

☆ اور تیری پیدائش میں تو اس کو بہت تکلیف ہوئی اور ایسے ایسے پھندے لگے جن سے قلب پریشان ہو کر اڑنے لگتا ہے۔

☆ اور کتنی ہی مرتبہ تیری گندگی کو اس نے اپنے سیدھے ہاتھ سے دھویا اور اس کی گود تیرے لیے مثل ایک چارپائی کے ہے۔

☆ اور تیری تکلیف پر وہ جان دینے کو تیار ہے اور اس کی چھاتی میں تیرے لیے خالص دودھ اللہ نے موجود رکھا ہے۔

☆ کتنی مرتبہ وہ بھوکی پیاسی رہی۔ لیکن تجھ کو اپنی غذا کھلائی محبت اور مہربانی کی وجہ سے۔ اس وقت جب کہ تو بچہ تھا۔

☆ پس! افسوس ہے اس عقل والے کے، جو اپنی خواہشات کی تابعداری کرتا ہے اور افسوس ہے اس دیکھنے والے کے لیے جو دل کا اندھا ہے۔ آ سمجھ اور ماں کی دعائیں لینے کو اپنے اوپر لازم

Marfat.com

کر لے کیونکہ تو اس کی دعاؤں کا محتاج ہے۔

ماں باپ کے ساتھ زیادتی کا تلخ احساس

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صلہ رحمی ایک ایسی نیکی ہے جس کا ثواب بہت جلد ملنا شروع ہو جاتا ہے اور قطع رحمی اور سرکشی ایسا گناہ ہے جس کی سزا دنیا ہی میں مل کر رہتی ہے۔ رہا آخرت کا عذاب تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ رہے گا۔ اور آخرت ہی میں قطع رحم کرنے والا اور سرکش اس عذاب میں جھونکا جائے گا۔ (تنبیہہ الغافلین، باب صلۃ الرحم)

تاریخ کے بے شمار واقعات اس ارشادِ نبوی ﷺ کی صداقت کے گواہ ہیں۔ اس کے تحت ایک تازہ ترین اور حیرت انگیز واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔

قصہ ایک مولانا صاحب کا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے گئے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بیت اللہ شریف میں ایک مولوی صاحب روزانہ قرآن پاک کی ان آیات کی تشریح کیا کرتے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

"ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں کسی موقعہ پر بھی اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان کے ساتھ احترام اور ادب کے ساتھ بات کرو۔ نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھکے رہو اور دُعا کیا کرو کہ: اے پروردگار! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ بچپن میں مجھے پالا تھا۔" (سورۂ بنی اسرائیل، پارہ نمبر ۱۵)

اور بعض وقت بیان کرتے کرتے ان کی آواز لرزنے، کانپنے لگتی اور الفاظ رک رک کر زبان سے نکلتے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہنے لگتیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو وہ بھی میری طرح سے سب حیرت زدہ ہیں کہ آخر ان آیات قرآنی کی تشریح میں مولوی صاحب پر اس قدر

Marfat.com

گریہ زاری کیوں طاری ہوتی ہے؟ اس کی ان سے ضروری وجہ دریافت کرنی چاہیے تاکہ ہمیں بھی کچھ نصیحت حاصل ہو۔ لہٰذا جب وعظ ختم ہو چکا تو ہم نے ان کو چائے پینے کے لیے کہا۔ ہمارے زیادہ اصرار کرنے سے مولوی صاحب مان گئے۔ ہم حرم شریف سے باہر نکل کر ایک ہوٹل میں چائے پینے بیٹھ گئے۔ حج کے دنوں میں حرم شریف کے آس پاس جتنے ہوٹل ہوتے ہیں، وہ اکثر دن رات کھلے ہی رہتے ہیں۔ غرض ہم بھی ایک ہوٹل میں جا کر چائے پینے لگے اور باتیں کرنے لگے۔ باتوں باتوں میں ہم نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ مولانا صاحب کیا آپ ہمیں اتنا فرمائیں گے اور اس پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالیں گے کہ ان آیاتِ الٰہی کی تشریح میں جناب اتنے غمگین اور افسردہ کیوں ہوتے ہیں؟

مولانا صاحب کی درد بھری آپ بیتی

مولانا صاحب نے اس طرح سے اپنا واقعہ بیان کرنا شروع کیا کہ میں کلکتہ کے قریب ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ میرے والدین شہر میں رہتے تھے اور میرے والد ایک پرائیویٹ کارخانے میں ملازم تھے۔ پڑھے لکھے تو معمولی سے تھے لیکن نہایت نیک اور خدا ترس آدمی تھے۔ میری عمر ابھی چار سال ہی کی تھی کہ مجھے ایک اسلامی سکول میں داخل کرا دیا گیا۔ میرے والدین مجھے دینی علوم کی تعلیم دلانا چاہتے تھے اس لیے میں نے اٹھارہ سال کی عمر میں عربی زبان سیکھ لی۔ میں دینی تعلیم کے دوران انگریزی بھی پڑھتا تھا اور والد صاحب کے ایک دوست کے مدرسے سے میں نے میٹرک یعنی دسویں جماعت کا امتحان پاس کر لیا۔ میری خواہش افسر بننے کی ہوئی۔ میں نے اپنے والد سے اس کا ذکر کیا۔ والد صاحب کو اس زمانے میں نوکری کے ۲۰۰ روپے ملتے تھے، جن سے پورے گھر کا خرچ چلانا پڑتا تھا اور پھر آئندہ کے لیے بھی فکر کرنی تھی۔

والد صاحب کا ارادہ اور میرا خیال میرے والد صاحب کا یہ خیال تھا کہ میں اب کوئی ملازمت کر لوں تاکہ گھر کا انتظام سنبھالنے میں آسانی ہو۔ لیکن میرا پکا ارادہ کالج میں داخل ہونے کا ہو چکا تھا۔ میں نے والد صاحب کی بے حد خوشامد کی اور ان کو منایا۔ آخر کار والد صاحب راضی ہو گئے۔ میں نے ایک کالج میں داخلہ لے لیا۔ میری والدہ بڑی کفایت شعار اور عقلمند تھیں۔ اپنے خالی وقت میں وہ موم بتیاں بنا کر

Marfat.com

اچھے خاصے پیسے حاصل کرلیتیں۔ اس طرح سے ان کو محنت تو بہت کرنی پڑتی، لیکن وہ میری سب ضروریات پوری کرتی تھیں۔ فیس تو والد صاحب دے دیتے تھے اور دوسری ضروریات کے لیے میری والدہ مجھے چپکے سے روپے بھیج دیتیں۔ مجھے معلوم تھا کہ والد صاحب بھی میرے اخراجات اور دوسرے بھائیوں کی تعلیم وتربیت کے لیے ڈیوٹی سے زیادہ وقت (اوورٹائم) کام کرتے تھے۔ اس طرح سے ان کو زیادہ پیسے حاصل ہوجاتے اور ہمارا خرچ چلتا رہا اور میں نے چھ سال میں ڈگری حاصل کرلی۔

انگریزی تعلیم اور کالج کے ماحول کا اثر: میں نے ڈگری تو بے شک حاصل کرلی، مگر اس کالج کی تعلیم کے دوران اور زمانے میں اور کالج کے ماحول کے رہن سہن نے میرے اسلامی شعار اور طریقے کو بالکل ہی بدل دیا اور میں اسلامیات کو بالکل ہی بھول چکا تھا۔ اس لیے کہ یہ ماحول ہی نیا اور ایسا تھا کہ میں وہاں کا رنگ لیے بغیر نہ رہ سکا۔ میرا ذہن، میرے خیالات، جدید تعلیم وتربیت سے بے حد متاثر ہوچکے تھے۔ اب کیسا دین اور کیسے دین کی باتوں پر چلنا اور کیسا نماز، روزہ کرنا۔ میرے حالات اور خیالات سب ہی بدل چکے تھے۔ میں نے چھٹے سال پورے کالج میں اول نمبر پر کامیابی حاصل کی۔ اس لیے درخواست دینے پر مجھے اسی کالج میں ملازمت مل گئی۔ اور میں ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پانے لگا۔ چند سالوں میں میری تنخواہ پانچ سو روپیہ ماہوار ہوگئی۔

میری شادی: اب والدین نے میری شادی کی فکر کی۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ کسی نیک اور دیندار لڑکی سے میری شادی ہو۔ جو گھر میں ایک اچھی بہو کی طرح رہے۔ لیکن میری خواہش یہ تھی کہ وہ آج کل کی نئی تہذیب اور نئی تعلیم سے واقف ہوتا کہ موجودہ دور اور اعلیٰ سوسائٹی میں کھپ سکے۔ ہر ایک کے ساتھ کھلے عام باتیں کرسکے، ننگے ڈانس دیکھ سکے اور ننگے ڈانس کرسکے، سینہ تان کر بازاروں میں چل سکے اور ہر بے حیائی کے کام میں ترقی کرکے آگے بڑھ سکے۔ لہٰذا میں نے اپنی پسند کا ذکر اپنی ماں کے ذریعہ سے اپنے والد صاحب سے کردیا۔ لیکن انہوں نے اسے پسند نہ کیا اور برا مانا۔ لیکن مجھے نئی روشنی کے سوا کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تھا۔ ایسا بھوت سر پر سوار تھا کہ کہاں کا خدا کا خوف اور کہاں کا دین کا شوق، نہ قرآن مجید سے محبت اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت۔ ہر طرف سے نفس اور شیطان نے پوری طرح سے رنگ چڑھا دیا اور میں اپنی ضد پر قائم رہا۔ ماں باپ کی بات کسی طرح بھی میری عقل میں نہ آتی تھی اور نہ ہی میں

Marfat.com

ماننے کے لیے تیار تھا۔ بہر حال میں نے اپنے والدین کو بار بار اصرار کر کے راضی کر لیا۔ وہ میرے اصرار سے راضی ہو گئے۔ شاید اس وجہ سے کہ انہیں اندیشہ تھا کہ اگر وہ انکار کر دیں تو شاید میں اپنی من مانی کروں، اس خوف سے انہوں نے ہاں کر دی۔ لہٰذا ایک فیشن ایبل، جاہل دین سے بے بہرہ لڑکی سے میری شادی ہو گئی۔ شادی کو ابھی دو چار مہینے ہوئے تھے کہ والد صاحب کے کارخانے میں ایک گیس کی ٹنکی پھٹ جانے سے ان کی دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔ اس لیے اب وہ کارخانے جانے سے معذور اور بے کار ہو گئے اور کام کے قابل نہ رہے اور اب وہ گھر میں ہی رہنے لگے اور ان کو کارخانے کی طرف سے ایک معمولی رقم معذوری الاؤنس کے طور پر ملنے لگی۔

میری بیوی کی عادت: میری بیوی کو اسلامی تعلیم و تہذیب سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ وہ تو صرف آزاد خیال اور تیز مزاج عورت تھی، جسے نہ خوف خدا اور نہ عشق مصطفیٰ۔ وہ کیا جانے کہ اسلام کیا ہے؟ (پڑھیے خواجہ محمد اسلام کی کتاب 'حسن پرستوں کے انجام کا منظر') وہ تو پہلے ہی دن سے جاہل مطلق تھی۔ کچھ اس کی سہیلیوں نے اس کے کان بھر دیئے تھے کہ اری دیکھو! ساس سسر کی خدمت کرنا تمہارا فرض نہیں بلکہ ساس سسر تو تمہاری خدمت کے لیے ہیں، تم ان سے جو چاہے خدمت لینا۔ جو لڑکیاں جاہل گنوار اور بے عقل ہوتی ہیں، وہ اپنے ساس سسر کی خدمت کیا کرتی ہیں۔ تمہارا کوئی حق وق نہیں ان کی خدمت کرنے کا۔ تم اپنے شوہر کی ہو کر رہنا، بس۔

دیکھئے! خواجہ محمد اسلام کی طبع شدہ کتابیں: حسن پرستوں کے انجام کا منظر، موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا، جنت کا منظر، فرمان رسول، حج کا منظر، انسانی زیور، قصص الانبیاء، زندگی بے بندگی شرمندگی، تذکرۃ الاولیاء اور بہت سی دیگر کتابیں۔

میری حالت: اس وقت میں کسی انگریز سے کم نہ تھا۔ میرے دن اور رات، صبح و شام عیش و مزے میں گزرتے تھے۔ اب سوائے خواہشات نفسانی کے نشہ کے کچھ یاد ہی نہ تھا۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ میری یہ محبوبہ بیوی میرے بوڑھے ماں باپ کی خدمت سے نفرت اور پرہیز کرتی ہے، تو میں اس پر ناراض ہوا۔ لیکن آہستہ آہستہ اس نے مجھ پر جادو کر دیا، کہ میں اس کی ہر حرکت پر اظہار ناپسندیدگی نہیں کرتا تھا۔ میں اس کی تلخ مزاجی اور ڈانٹ ڈپٹ کو برا نہ جانتا تھا۔ خواہ وہ میرے سامنے میرے والدین کو

Marfat.com

کچھ بھی برا بھلا کہتی رہتی، لیکن میرے کان پر جوں نہ رینگتی اور مجھے ذرہ بھر بھی احساس اور برا معلوم نہ ہوتا تھا۔ اب وہ میرے والدین پر ہر آئے دن طرح طرح کے الزامات لگانے لگی۔ لیکن کیا کرتا میں اب صرف نفس کا بندہ بن گیا تھا اور روحانی موت مر چکا تھا۔ مجھے اس سے اتنی محبت ہو گئی تھی کہ میں اسے کچھ بھی نہ کہتا تھا۔ حتیٰ کہ زبان تک نہ اس کے سامنے ہلاتا۔ بس ہر وقت اسی کا کلمہ پڑھتا اور اسی کے محبت کے گن گاتا، جو کچھ ہوتا پڑا دیکھتا رہتا۔ پیارے والدین نے بے بس اور مجبور ولاچار اور نہایت تنگ آ کر مجھ سے فریاد اور شکایت کی۔ آہ! میری بدبختی، تو میں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ آپ کو غلط فہمی ہے، میری بیوی ایسی نہیں ہے، وہ بڑی عقلمند اور صاحب سلیقہ ہے، آپ کی عقل ٹھیک نہیں ہے۔

ایک دن کا واقعہ ❁ ایک روز کی بات ہے کہ والد صاحب رات کو کسی ضرورت سے پانی لینے اٹھے، نابینا تو تھے ہی، ایک اسٹول سے ٹکرا گئے اور اسی اسٹول پر دودھ کا برتن رکھا تھا۔ وہ زمین پر گر گیا اور سارا دودھ زمین پر الٹ گیا۔ بس پھر کیا تھا، بیگم صاحبہ اٹھیں اور ان کو بہت بری طرح سے للکارا: تمہیں شرم نہیں آتی چوری کرتے ہوئے، چھوٹے منے کا دودھ رکھا ہوا ہے اور چاہتے ہو کہ چپکے سے خود پی لوں۔ خبردار! جو آئندہ ایسی حرکت کی، اچھی طرح دودھ پینے کا مزہ چکھا دوں گی۔

میری والدہ کا کہنا ❁ میری دکھی والدہ بھی جاگ رہی تھیں، انہوں نے بڑی نرم آواز سے کہا: نہیں بیٹی ایسا نہ کہو، یہ تو پانی پینے اٹھے تھے۔ سامنے سٹول تھا، دودھ کا برتن گر گیا۔

بیگم صاحبہ نے کہا ❁ چپ رہ بڑھیا، لگی باتیں بنانے اور تاویلیں کرنے۔ مجھے پڑھاتی ہے، تجھے کچھ تمیز بھی ہے بات کرنے کی۔ بڈھی تجھ سے بھی نمٹوں گی۔ دیکھ تو سہی جب تیری بھی خبر لوں گی۔ دور ہو، میرے سے۔ خبردار! آئندہ جو میرے سامنے بڑبڑائی۔ تیری عقل گھسیا گئی ہے؛ کہتی ہے ایسا نہ کہو، سٹول سے ٹکرا گئے۔ میں جانتی ہوں انہیں چوری سے کھانے پینے کی عادت ہے۔ غرض میری بیوی نے انہیں بہت ہی بری طرح سے جھڑکا اور ڈانٹ ڈپٹ کی اور میں پڑا پڑا یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ لیکن میں نے بیوی کو نہ روکا بلکہ اسے ایک لفظ بھی نہیں کہا کہ یہ تو ان سے کیا کہتی اور کیوں کہتی ہے۔ اسے ٹوکا تک نہیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایک دن میرے ماموں آئے اور میرے والد اور والدہ کو اپنے ساتھ لے گئے۔ بیوی کہیں باہر گئی ہوئی تھی۔ جب اسے آنے پر پتہ لگا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا کہ شکر ہے کہ سر سے بوجھ اترا اور کہا کہ اچھا ہوا کہ روز روز کی کل

Marfat.com

کل سے نجات ملی۔ اس واقعہ کو تین سال گزر گئے۔ اور ایک بچہ کی پیدائش کے بعد میری بیوی کا انتقال ہو گیا۔ بس میرے لیے بہت ہی مصیبت کا سامنا تھا، بیوی کا مرنا کیا تھا، میری زندگی سنسان ہوگئی اور اکثر میں کھویا کھویا سا رہنے لگا۔

میرے ایک دوست کی ہمدردی اور میری دوسری شادی ﴿ میرے ایک بہت ہی مخلص دوست تھے۔ انہوں نے جلد ہی ایک غریب گھرانے میں میری شادی کرادی۔ اور یہ میری بیوی حافظ قرآن نہایت ہی نماز، روزہ اور قرآن مجید کی تلاوت کی پابند، بڑی ہی دیندار اور میری ہر طرح سے فرمانبردار تھی۔ وہ اب بھی زندہ اور میرے گھر آباد ہے۔ جب میں فکر آخرت سے بے فکر بستر پر پڑا کھیلوں کے میچ دیکھ کر زندگی کا بہترین وقت ضائع کر رہا ہوتا ہوں جس کی مجھ سے باز پرس قیامت کے دن کی جائے گی۔ تو وہ قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوتی ہے۔ ایک دن کی بات ہے کہ میں چارپائی پر بیٹھا تھا اور بیوی قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی کہ اچانک وہ اس آیت پر پہنچی کہ جس کی تلاوت وتشریح روزانہ آپ مجھ سے سن رہے ہیں تو میری آنکھوں کے سامنے وہ تمام واقعات آ گئے جو پیچھے گزر چکے تھے اور میرے ساتھ میرے ماں باپ نے جو سلوک کیا تھا اور انہوں نے جو زحمت وتکالیف میرے لیے گوارا کی تھی، تو میری زبان سے یہ بے ساختہ نکل گیا کہ ہائے میرے ماں باپ! اور میں ہوش میں نہ رہا۔ غرض اب اتنے عرصے کے بعد مجھے اپنے ماں باپ کی یاد آئی کہ زمانہ دراز گزر گیا۔ ہائے افسوس!

میری بے چینی ﴿ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میری بیوی دوڑی ہوئی آئی اور سمجھی کہ شاید مجھے کوئی تکلیف ہوگئی ہے۔ لیکن اس کے بار بار دریافت کرنے پر میں نے اسے پورا واقعہ جلدی جلدی سنا دیا۔ اب مجھے بڑی بے چینی ہوئی کہ میں اپنے والدین کو کیسے پاؤں؟ میں دوسرے ہی دن اپنے ماموں کے ہاں گیا۔ لیکن وہاں پہنچ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ والدین کئی مہینوں پہلے گھر جانے کے بہانے یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ بس اتنا سنتے ہی میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی کہ ہائے بڑھاپے اور نظر کے نہ ہونے کی حالت میں کہاں گئے ہوں گے۔ میں فوراً ہی اپنے والد کا فوٹو لے کر (جو کہ کارخانہ میں کھینچا گیا تھا) قریب ہی تھانے میں گیا اور فوٹو دے کر رپورٹ لکھوائی۔ اور کئی اخباروں میں بھی فوٹو کے ساتھ خبر چھپوائی اور اِدھر اُدھر کئی آدمیوں کو روانہ کیا۔ اب مجھے رات بھر نیند نہیں

Marfat.com

آتی تھی اور ہر وقت اسی فکر میں رہتا کہ کسی طرح بھی میرے والدین مل جائیں۔ میں نے اللہ سے خوب گڑگڑا کر توبہ کی اور دُعائیں کیں کہ الٰہی! میرے ماں باپ کو واپس لوٹا دے۔ تیسرے روز ایک پولیس والا آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ جو شکل آپ نے لکھوائی ہے بالکل اس سے ملتی جلتی شکل کا ایک بوڑھا آدمی ایک قبر پر بیٹھا فاتحہ پڑھ رہا تھا۔ میں دوڑتا ہوا قبرستان پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ میرے چچا تھے۔ میں ان کے قدموں پر گر پڑا اور اپنے والدین کو دریافت کرنے لگا۔ چچا نے نظر اٹھائی اور دو سامنے والی قبروں کو مخاطب کر کے پکار کر کہا بھائی اکرم! اور بھابھی زبیدہ! دیکھو تمہارا لاڈلا افسر آیا ہے۔ اکرم میرے والد اور زبیدہ میری ماں کا نام تھا۔ چچا جان کے منہ سے یہ بات سن کر میں اوندھے منہ قبر پر گر پڑا اور پھوٹ پھوٹ کر زار و قطار رونے لگا۔ پھر کیا بنتا ہے:

پھر پچھتائے کیا ہوت، جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

بس اتنا کہہ کر مولانا صاحب خاموش ہو گئے تو میں نے مولانا کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ: انسان سے بعض ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں جو ساری عمر کے لیے افسوس پیدا کر دیتی ہیں۔ مگر نادم ہونے والوں کے لیے، اللہ کے خوف سے عاری لوگ ٹس سے مس نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ ظالم ہو جاتے ہیں۔

ماں باپ کی نافرمانی اور رنج دینے پر عذاب اور فرزندوں کے حقوق والدین پر

حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے اور حکم کیا پروردگار تیرے نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مکلّفوں پر اس بات کا کہ عبادت نہ کریں کسی کی مگر اللہ برحق کی کیونکہ سوائے اس کے اور کوئی لائق تعظیم و بندگی کے نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کریں۔ حق تعالیٰ نے اپنی عبادت کو ماں باپ سے احسان کرنے کے ساتھ ملایا کیونکہ ماں باپ اولاد کے وجود کو پیدا کرنے اور ترتیب کرنے کے سبب سے بڑے ہیں۔ اگر پہنچیں تیرے نزدیک کبر سن اور بڑی عمر کو ایک ان دونوں میں سے یا ہر دو یعنی بوڑھے ہوں اور تیری خدمت کے محتاج ہوویں، پس مت کہہ اُن کو اُف۔ اُف کا لفظ جو خفگی کا لفظ ہے۔ جب ایک آدمی ایک چیز سے تنگ آئے یا وہ چیز اس پر بھاری ہووے یا ناپاکی سے آلودہ ہووے تو اُف کر کے کہتا ہے۔

Marfat.com

حق تعالیٰ کہتا ہے یہ لفظ بھی ماں باپ کو مت کہو۔ ماں باپ سے تنگ مت آؤ اور اُن کو گراں مت جانو اور اُن پر بلند آواز مت مارو اور اُن کی بات کا جواب سخت مت دو، ادب وحرمت سے بات کرو، اُن کا نام مت پکارو، غصہ والے بدخو صاحب سے گنہگار، تقصیروار غلام جس طرح عاجزی سے بات کرتا ہے، ویسے ہی اپنے ماں باپ سے بات کرو، تواضع اور ذلت کا بازو اُن کے روبرو نیچے کرو، اُن پر زیادتی وزحمت سے بزرگی اور تکبر مت کرو بلکہ ملائمت اور نرمی آگے لاؤ، کیونکہ کل کے دن تم پرورش اور تربیت میں اُن کے محتاج تھے، آج کے روز وہ تمہاری خدمت اور احسان کے محتاج ہیں اور تم یہ کہو کہ اے پروردگار اُن پر بخشش اور رحم کر جیسا کہ انہوں نے ہم کو پرورش کیا ہے۔ اگر ماں باپ مومن ہیں تو بہشت میں پہنچا، اگر کافر ہیں تو اسلام اور ایمان اُن کو دے۔ یہ حق تعالیٰ کی خوشی پر موقوف ہے۔

حدیث قدسی ﴾ جو شخص کہ راضی رہے اس سے، اس کے ماں باپ تو میں بھی اس سے راضی ہوں۔ اگر کلام میں اُف سے بھی کوئی لفظ کم ہوتا تو، البتہ اللہ تعالیٰ ذکر کرتا اسی کو، یعنی خفگی میں اُف کے سوائے کوئی دوسری بات نہیں۔ تم ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ تمہارے بچے تمہارے ساتھ نیکی کریں گے۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا کبائر گناہوں کا کفارہ ہے، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا پروردگار سے دُور ہے، فرشتوں سے دُور ہے، جنت سے دُور ہے، نیک لوگوں سے دُور ہے دوزخ کے نزدیک ہے۔

حدیث ﴾ ماں باپ کے مارنے کے واسطے جو ہاتھ اٹھاوے گا، اس کا ہاتھ گردن سے باندھ کر لنڈا کر دیا جائے گا۔ تب اصحاب نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر وہ ان کو مارے تو کیا حکم ہے۔ فرمایا پل صراط سے گزرنے کے آگے ہاتھ کٹ جاوے گا اور فرشتے ماریں گے۔ جو دنیا کی حاجتوں سے ماں باپ کی ایک حاجت برلاوے تو حق تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف کرے گا اور اس کی آخرت کی حاجتوں سے ستر حاجت برلاوے گا۔ آخرت کی حاجتوں سے پہلی حاجت جنت میں داخل ہونا ہے۔ دوسری حق تعالیٰ کا دیدار، جو گھر میں اچھا کھانا رکھے گا اور ماں باپ کو چھوڑ کر کھاوے تو حق تعالیٰ جنت کے طعام کی لذت اس پر حرام کرے گا۔ ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ کس لیے ہمارے دل سخت ہو گئے اور گناہ بہت ہو گئے۔ پروردگار کی طرف ہم توبہ نہیں کرتے۔ اس بزرگ نے کہا تحقیق تم نے آخرت کو چھوڑ دیا اور خسارت کے عمل کیے۔ ماں باپ کی نافرمانی کی، عمل نیک چھوڑ دیئے۔ دراز امید

Marfat.com

رکھی، ظلم اختیار کیا۔ امانت ضائع کی خیانت ظاہر کی۔ جس قدر تم بڑی عمر کے ہوئے مکر وفن کو قوت دی۔ پانچوں وقت فرض نماز ضائع کی، زکوٰۃ نہیں دی، چغلی اختیار کی، یتیموں کو ستایا، شریعت کے احکام کو نہیں بجالائے، رحمٰن کے نافرمان وگنہگار شیطان کے تابعدار بنے، سود کھاتے رہے اور عورتوں کو کھلاتے رہے، بدکاروں سے معاملہ کرتے رہے، جھوٹ کے سبب تمہارے دل سخت ہو گئے ہیں۔ تمہارے گناہ بہت ہو گئے ہیں کوئی جھڑکنے والا نصیحت کرنے والا، یاد دلانے والا نہیں رہا۔ تمہارا کلام میٹھا اور فعل کڑوا، تمہاری زبان بد اور تمہارے دل دوسروں کے عیبوں کو دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کے تم مقبول نہیں ہوئے بلکہ مردود بنے ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو توفیق دیوے۔ دوزخ میں ابلیس و عاق والدین کے درمیان ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ دوزخ میں وہ ابلیس کا ہمسایہ ہوگا۔ نیک جنت میں پیغمبروں کا ہمسایہ ہوگا۔ جنت میں پیغمبروں اور محسن والدین کے درمیان ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ وہ جنت میں پیغمبروں کا ہمسایہ ہوگا۔ ماں باپ کو خوش رکھنے والے کو محسن والدین کہتے ہیں۔

حدیث ﴿ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں جس رات میں معراج کو گیا تھا وہاں ایک قوم کو دیکھا کہ آتش کی سولی پر لٹکتے ہیں۔ تب جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: اے میرے بھائی! یہ کون ہیں، کیا گناہ کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: یہ قوم اپنی ماں کو گالی اور رنج دیتی تھی۔ مالک نے کہا: مجھے پروردگار نے حکم کیا کہ اس قوم کو آگ کی سولی پر لٹکاؤں اور ان کی زبانوں کو آتش کے آکڑے سے گدی کی طرف کھینچ کر تالو سے نکالوں۔

روایت ﴿ جو کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے قبر میں اس کے پہلو پر مینہ کے قطروں کی مانند آتش کی چنگاریاں برسیں گی۔

نقل ﴿ اللہ کے رسول ﷺ عاق والدین کا بلبلانا، رونا، عذاب عقوبت کی صورت دیکھ کر اور سن کر عرش کے نیچے ان کی شفاعت کے لیے سجدہ کریں گے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''اے میرے حبیب! سر اُٹھا جب تک ان کے ماں باپ ان سے راضی نہ ہوں گے میں مغفرت نہیں کروں گا۔ تو اپنے مکان کو جا ان کا خیال مت کر۔'' آپ حکم کے موافق جنت میں پھر جاویں گے، پھر دوسری بار ان کا بلبلانا سن کر بہت درد سے عرش کے نیچے سجدے میں گر پڑیں گے۔ حق تعالیٰ فرماوے گا: ''اے میرے حبیب ﷺ! سر اُٹھا جو

Marfat.com

مانگنا ہے سو مانگ۔ جو لوگ ماں باپ کو ایذا اور رنج دیتے تھے جب تک اُن کے ماں باپ اُن کے گناہ معاف نہ کریں گے میں ان کو نہیں چھوڑوں گا اور تو جا۔'' آپ ناچار حکم کے موافق پھر آویں گے۔ پھر تیسری بار ان کا رونا سن کر آپ کا دل پگھل جائے گا۔ بے اختیار عرض کریں گے: ''اے میرے اللہ! دوزخ کے دروازے کو کھولنے کا حکم کرتا کہ ان کے عذاب کو دیکھوں۔'' عرض قبول ہوگی۔ ایک فرشتہ دروازہ کھولے گا۔ آپ جا کر دیکھیں گے تو کتنے مرد اور عورتیں آتش کی سولی پر لٹکے ہوئے ہوں گے۔ بعضوں کے سروں پر زبانیہ لوہے کے گرزوں سے مارے گا۔ بعضوں کے بازوؤں اور پیٹوں پر آتش کے تیر چلاوے گا اور بعضوں کی پشت اور زانوؤں پر آتش کے تازیانے مارے گا۔ سانپ بچھو ان کے پاؤں کے نیچے دوڑتے اور کاٹتے ہوں گے۔ مالک فرشتہ دوزخ کا سردار اور نگہبان ہے اس کے علاوہ میں جو جو فرشتے ہیں ان کو زبانیہ کہتے ہیں۔ حضرت یہ بد احوال دیکھ کر بے اختیار رحمت و درد کے مارے روتے ہوئے پھر عرش کے نیچے سجدے میں گر پڑیں گے۔ تب حق تعالیٰ اپنے کرم و رحمت سے فرمائے گا ''اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے ماں باپ تھوڑے جنت میں تھوڑے اعراف میں تھوڑے دوزخ میں ہیں۔ تو ان کو راضی کر کے ان کے گناہ معاف کروا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے: ''اے میرے اللہ! دوزخ میں جو ہیں ان کو مجھے دکھلا۔'' تب حق تعالیٰ دکھلائے گا۔ آپ کے حکم کے موافق بہشت اور اعراف اور دوزخ میں ان کے ماں باپ کے پاس جا کر کہیں گے تمہاری اولاد کے گوشت کو آتش کھا گئی ان کی ہڈی تک جل گئی، ان کا رنگ کالا ہو گیا، فرشتے ان کو عذاب کرتے ہیں، ان کا رونا سن کر میرا دل بہت ہی غم و درد میں ہے۔ اب ان کے گناہ معاف کرو۔ وہ اپنی اولاد کی سب تقصیر جو دنیا میں تھی بیان کریں گے۔ کوئی کہے گا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے فرزند اور دختر کی شفاعت مت کرو کیونکہ وہ دنیا میں میری بہت حقارت و سبکی کرتے تھے اور میرا دل توڑتے تھے اور آپ خوب کھاتے پیتے تھے، میں بھوکا پیاسا رہتا تھا۔ ماں بھی ایسا ہی کہے گی کہ یا شفیع المذنبین میرا بیٹا اپنی جورو کو اچھے کپڑے اور زیور بنوا کر دیتا تھا۔ مجھ کو بھوکا رکھتا تھا۔ اسی طرح ہر ایک ماں اور باپ اپنی دختروں سے اور فرزندوں سے دنیا میں جو رنج و ایذاء کہ اٹھائے سو ظاہر کریں گے، ان کے دل کی آرزو نہیں نکلے گی۔ تب آپ فرماویں گے اے لوگو! تم نے جو دنیا میں اپنی اولاد سے دکھ پایا اب دنیا گزر گئی اس کی نعمت سب جاتی رہی اور میرا حکم یہی ہے کہ تم ان کی تقصیر معاف

Marfat.com

کرو۔ حق تعالیٰ فرماوے گا: ''اے میرے حبیب ﷺ! مشقت میں مت پڑ، اپنے عزت و جلال کی قسم ہے جب تک ان کے دلوں میں ان کی طرف سے رضا و خوشنودی نہ دیکھوں گا، دوزخ سے نہ نکالوں گا۔''
آپ ﷺ فرماویں گے اے پروردگار! اے ارحم الراحمین مالک کو حکم کر کہ ان کو اولاد کا عذاب دکھاوے۔ شاید اس وقت مہر پدری و مادری سے ان کی تقصیروں کو معاف کریں۔ ایسا ہی حکم ہوگا تب آپ سب کو ساتھ لے کر ان کی طرف جاویں گے۔ جب وہ اپنی اولاد کے رنگ برنگ کے عذاب اور خرابیاں دیکھیں گے اپنی ایذا اور رنج بھول کر پکار کر روتے ہوئے کہیں گے کہ اے ہمارے جگر بند و تم پر اتنا سخت عذاب ہو رہا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے تھے کوئی اپنے فرزندوں کے لیے کوئی اپنی دختروں کے لیے بے اختیار روئے گا۔ اس وقت دوزخی اپنے ماں باپ کی آواز پہچان کر سر اُٹھا کر کہیں گے اے ہمارے ماں باپ اب رحم کرو ہمارے گوشت پوست کو آتش کھا گئی۔ ہمارے کلیجے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ ہم کو اب کچھ طاقت نہیں رہی، تم دنیا میں ہم پر دھوپ پڑنے نہیں دیتے تھے۔ ایک کانٹا ہمارے پاؤں میں اگر چبھتا تھا تو تم غمگین ہوتے تھے۔ اب مہر پدری و مادری کرو کیوں اس طرح ہم پر دوزخ پسند کرتے ہو، رحم نہیں کرتے۔ تب ان کے ماں باپ یہ رونا سن کر بے اختیار روتے ہوئے آپ ﷺ سے کہیں گے: اے شفیع المذنبین ان کی شفاعت کرو۔ میں کہوں گا حق تعالیٰ تمہارے واسطے تمہاری اولاد پر غضب میں ہے تم شفاعت کرو۔ وہ کہیں گے اے ہمارے اللہ! ہمارے مولیٰ! اپنی رحمت سے ہماری اولاد پر رحم کر اور دوزخ سے نکال۔ حق تعالیٰ کہے گا: میں تمہارے دلوں کی بات جانتا ہوں۔ اب تم اپنے فرزندوں سے بہ دل راضی ہوئے ہو۔ کہیں گے: اے پروردگار! ہم بہ دل راضی ہوئے، تو بھی راضی ہو۔ حق تعالیٰ مالک کو فرمائے گا جو ماں باپ راضی ہیں ان ہی کی اولاد کو چھوڑ دو۔ جن کے ماں باپ راضی نہیں ہیں ان کو مت چھوڑو۔ مالک اسی کے موافق جن کے ماں باپ راضی ہوں گے ان کو دوزخ سے نکال کر نہر الحیٰوۃ کے پانی میں نہلاوے گا تو ان کے بدن میں گوشت پوست اوّل کے مانند بھر آوے گا۔ پس وہ بہشت میں داخل ہوں گے۔

آنکھ بہت بڑی نعمت ہے، اس کو گناہ سے آلودہ نہ کرو

آنکھ کی خیانت کو دیکھنے والے، اللہ پاک کے خوف کو خاطر میں نہ لانے والے، اللہ کے حکم کی

Marfat.com

کھلم کھلا خلاف ورزی کرنے والے، بدمعاش انسان! آنکھ بہت بڑی نعمت ہے، دوسروں کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو بری نظر سے دیکھ کر جہنم کی آگ کا ایندھن نہ بنو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ کے حضور توبہ کرو۔ اگر تم اس حرکت سے باز نہ آئے تو اللہ تمھاری آنکھوں سے نور چھین لے گا اور تمھیں اندھا کر دے گا۔

آنکھ اور زبان بہت بڑی نعمتیں ہیں...... اِن کی حفاظت کرو

آنکھ پروردگار کے خوف سے روتی ہے تو عرشِ معلیٰ کو ہلا دیتی ہے۔...... مسکراتی ہے تو کائنات میں ہلچل مچا دیتی ہے۔...... کھلتی ہے تو کائنات کے رازوں سے پردہ ہٹا دیتی ہے۔...... بولتی ہے تو اہل زبان کو انگشت بدندان کر دیتی ہے۔...... قدرت کے کاموں میں غور و فکر کرتی ہے تو انسان کو تسخیر کائنات میں لگا دیتی ہے۔...... جھکتی ہے تو زمانے بھر کا شرم و حیا اپنے اندر سما لیتی ہے۔...... دیکھتی ہے تو سمندر کی گہرائیوں سے موتی اُٹھا لیتی ہے۔...... گھورتی ہے تو مردِ آہن کو لرزا دیتی ہے۔...... غیر محرم عورتوں کو دیکھنے والی آنکھ انسان کو جہنم میں پہنچا دیتی ہے۔...... بند ہوتی ہے تو انسان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیتی ہے۔

اے مخاطب! اپنی آنکھوں میں شرم و حیا پیدا کر تا کہ تیری ماں، بہن، بیوی اور بیٹی دوسروں کی بری نظروں سے محفوظ رہے، کلمہ خیر کہو یا چپ رہو۔ اگر کلام چاندی ہے تو سکوت سونا ہے۔ اس کلام میں کوئی خوبی نہیں جس سے خالق کائنات کی رضا مقصود نہ ہو، زبان بہت بڑی نعمت ہے اور اس کی عجیب و غریب صنعتوں میں سے ایک صنعت ہے۔ اس کا جثہ چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس کی اطاعت اور گناہ بہت بڑے ہیں حتیٰ کہ کفر و اسلام جو گناہ اور اطاعت میں دو آخری کناروں پر ہیں اس سے ظاہر ہوتے ہیں اس کی آفتیں بھی بے شمار ہیں۔ بیکار گفتگو، بیہودہ باتیں، جنگ و جدل، منہ پھلا کر باتیں کرنا، فحش بات کرنا، گالی دینا، لعنت کرنا، گانے گانا، کسی کے ساتھ تمسخر کرنا، کسی کا راز ظاہر کرنا، جھوٹا وعدہ کرنا، جھوٹ بولنا، جھوٹی قسم کھانا، کسی پر تعریض کرنا، غیبت کرنا، دو رنگی باتیں کرنا، بے محل کسی کی تعریف کرنا، بے محل سوال کرنا۔

Marfat.com

﴿بچو بچو! شرک سے بچو!﴾

پروردگار کی ذات وصفات میں کسی کو ملانا شرک کہلاتا ہے۔ شرک وہ بیماری ہے جو فطرت بشریہ کے تمام رگ وپے کو بے کار کردیتی ہے۔ شرک وہ زنگار ہے جس سے دل ودماغ کی درخشندہ وہاتیں خراب ہوتے ہوتے مٹی کے سیم زدہ ڈھیلوں سے بھی بدتر ہو جاتی ہیں اور شرک وہ گندگی ہے جس سے روح انسانی کی کیفیت اس قدر متعفن ہو جاتی ہے کہ اس کی بدبو سے جن وانسان اور فرشتوں کو وحشت ہوتی ہے۔ شرک انسان کے اعمال کو برباد کردیتا ہے۔ مشرک کی زبان سے نکلی ہوئی دعا کوئی تاثیر نہیں رکھتی۔ جب انسان اپنے اعمال میں شرک کو جگہ دے کر سیدھی راہ اور استقامت سے ہٹ جاتے ہیں تو وہ پروردگار کی طرف سے کسی مدد اور سہارے کے مستحق نہیں رہتے۔ ہر مسلمان کو اپنے دامن کو شرک کے کانٹوں سے بچانا چاہیے۔ آج کل لوگ جہالت کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور اپنی عملی زندگی میں شرک کو جگہ دے کر اپنے ایمان کی روشنی کو گل کر رہے ہیں۔ پروردگار کے ساتھ دوسروں کو شریک کر کے اپنے اعمال میں غلاظت کے انبار لگا رہے ہیں۔ اس بات کا یقین کرلو کہ اگر دنیا کی ساری مخلوق جمع ہو کر تمہیں نفع یا نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی۔ نفع، نقصان، عزت ذلت، زندگی موت سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ ہم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم بندے خالق کے ہو کر بندگی مخلوق کی کریں۔ کھائیں خالق کا اور گن گائیں غیروں کے، جو ہماری طرح مخلوق ہے۔ ہر دکھ کا مداوا کرنے والا وہی اکیلا زبردست ہے۔ ہر حال میں اس کو پکارو نجات اسی میں ہے۔ کیسی اچھی باتیں ہیں تو پھر عمل کرو۔

﴿بچو بچو! گناہوں سے بچو، گناہ کی دس برائیاں﴾

اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ جہنم کی آگ مشرکوں کے چہروں کو جھلسا دے گی۔ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو آفات سے حفاظت، عمر میں برکت، آرام دہ زندگی اور مزید نعمتیں ملیں گی۔ کسی کو ناحق قتل نہ کرنا ورنہ زمین تمہارے لیے تنگ ہو جائے گی۔ جھوٹی قسم نہ کھانا، بہت بڑا گناہ ہے۔ کسی پر حسد نہ کرنا، چوری نہ کرنا، پڑوسی کو نہ ستانا۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے

Marfat.com

لیے پسند کرو۔ گناہوں سے بچو ہر گناہ کے اندر دس برائیاں ہیں: خالق کی ناراضگی، شیطان کی مسرت، جنت سے دوری، جہنم سے نزدیکی، اپنے نفس پر زیادتی، قلب کا ناپاک ہو جانا تمہارے مالک نے اس کو پاک بنایا ہے۔ محافظ فرشتوں کی اذیت، آپ کے محسن کا غمگین ہونا، رات یا دن کا اس کے خلاف گواہ ہونا، مخلوق کے ساتھ خیانت کرنا۔ گناہ ایک نحوست ہے اور نحوست گوپھن کے پتھر کی طرح ہے کہ یہ پتھر اپنے پیدا کرنے والے کی اطاعت کی دیوار کو توڑ دیتا ہے اس میں خواہشات کی ہوا داخل ہو کر معرفت کے چراغ کو بجھا دیتی ہے۔ مفلس کون ہے؟ مفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، زکوٰۃ کے اعمال لے جائے گا لیکن دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال ہڑپ کیا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا۔ ان مظالم کے بدلے میں اس کی تمام نیکیاں مظلوموں کو دے دی جائیں گی۔ اگر نیکیاں ختم ہوگئیں تو جن کے حقوق باقی ہوں گے تو ان کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ بہتر آدمی کون ہے؟ جس کی عمر طویل اور عمل اچھے ہوں۔

﴿دُنیا اور آخرت میں کامیابی کے رہنما اُصول﴾

اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کی بارگاہ میں ایک بدو حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی اس وقت موجود تھے۔

بدو نے عرض کیا:	اللہ کے رسول محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں امیر (غنی) بننا چاہتا ہوں۔	قناعت اختیار کرو، امیر ہو جاؤ گے۔
میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔	تقویٰ اختیار کرو، عالم بن جاؤ گے۔
میں عزت والا بننا چاہتا ہوں۔	مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانا بند کر دو، عزت والے ہو جاؤ گے۔
میں اچھا بننا چاہتا ہوں۔	مخلوق کو نفع پہنچاؤ، اچھے آدمی بن جاؤ گے۔
میں عادل بننا چاہتا ہوں۔	جسے اپنے لیے اچھا سمجھتے ہو، وہی دوسروں کے لیے پسند کرو۔

Marfat.com

میں طاقتور بننا چاہتا ہوں۔ ❁ اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔

میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں خاص درجہ چاہتا ہوں۔ ❁ کثرت سے ذکر کرو۔

میں رزق کی کشادگی چاہتا ہوں۔ ❁ ہمیشہ باوضو رہو۔

میں دُعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں۔ ❁ حرام نہ کھاؤ۔

میں ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں۔ ❁ اخلاق اچھے کرلو۔

میں قیامت کے دن اللہ سے گناہوں سے پاک ہو کر ملنا چاہتا ہوں۔ ❁ جنابت کے بعد فوراً غسل کیا کرو۔

میں گناہوں میں کمی چاہتا ہوں۔ ❁ کثرت سے استغفار کیا کرو۔

میں قیامت کے دن نور میں اٹھنا چاہتا ہوں۔ ❁ ظلم کرنا چھوڑ دو۔

میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے۔ ❁ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرو۔

میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی فرمائے۔ ❁ لوگوں کی پردہ پوشی کرو۔

میں رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں۔ ❁ زنا سے بچو۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بننا چاہتا ہوں۔ ❁ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ہو، اس کو اپنا محبوب بنالو۔

میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننا چاہتا ہوں۔ ❁ فرائض کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔

میں احسان کرنے والا بننا چاہتا ہوں۔ ❁ اللہ کی بندگی یوں کرو جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو یا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

میرا کون سا عمل گناہوں سے معافی دلائے گا؟ ❁ آنسو، عاجزی اور بیماری۔

میرا کون سا عمل دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کرے گا؟ ❁ دُنیا کی مصیبتوں پر صبر کرو۔

میرا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے غصے کو ٹھنڈا کرے گا؟ ❁ چپکے چپکے صدقہ دو اور صلہ رحمی کرو۔

سب سے بڑی برائی کیا ہے؟ ❁ بداخلاقی اور بخل۔

Marfat.com

سب سے بڑی اچھائی کیا ہے؟ — اچھے اخلاق، تواضع اور صبر۔

میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں۔ — لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔

نجات چاہتے ہو تو اللہ پاک اور خاتم الانبیاء، رحمت للعالمین، حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کرو۔ قرآن پاک پڑھو، سمجھو اور اس پر عمل کرو۔ اسی میں نجات ہے۔

مثالی مسلمان کی صفات

عبادت میں لذت	تہذیب میں فضیلت
مزاج میں اعتدال	سیرت میں مضبوطی
اخلاق میں پاکیزگی	قول وقرار میں پختگی
جسم میں طہارت ونظافت	رُوح میں لطافت
معاملات میں راست بازی	کلام میں صداقت شعاری
طبیعت میں نرمی	برتاؤ میں خوشگواری
معاشرت میں حسن سلوک	تمدن میں توازن
معیشت میں عدل وانصاف	سیاست میں دیانت
صلح میں خلوص	عہد و پیاں میں وثوق
فکر میں سلجھاؤ	مصائب پر صبر
نعمت پر شکر	طاقت کے باوجود درگزر

مثالی طالب علم کی صفات

اک بندۂ رحمان قرآن جس کا ایمان

رسالت پر قربان سنتِ رسول اس کی میزان

Marfat.com

اسلام سے اس کی شان پکا جس کا پیمان
اخلاق اس کی پہچان کردار اس کی برھان
مجبوروں کا پرسان تعلیم اس کا میدان
کھیلوں میں بھی میلان طاقتور جسم و جان
جذبوں کا اک طوفان زندہ دل انسان
یہ ہے پکا مسلمان اور فخرِ پاکستان

اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کے سلسلہ میں ان پر تشدد کرنے سے اور ان کو برا بھلا کہنے سے اجتناب کریں۔ اگر آپ ان پر تشدد کریں گے تو وہ تعلیم حاصل کرنے کی بجائے درسگاہ سے بھاگ جائیں گے اور پھر آپ اخبارات میں اشتہار دے کر تلاش کریں گے۔ کافی عرصہ کے بعد یہ بچہ منظر عام پر آئے گا اور ایسے ایسے کام کرے گا جو ملک وملت کی بدنامی اور تباہی کا باعث ہوں گے۔ آپ ماچس کی تیلی پر غور کریں اس کے سرے پر ذرا سا مسالہ لگا ہوتا ہے۔ اب آپ اس تیلی سے آگ جلا کر تمام دنیا کے انسانوں کا کھانا پکا سکتے ہیں۔ اسی تیلی سے آپ تمام دنیا کو آگ بھی لگا سکتے ہیں۔ یہ تو ایک معمولی سی تیلی کا کارنامہ ہے اور غیر تربیت یافتہ بچہ شعلہ بن کر ابھرے گا جو دنیا میں فتنہ اور فساد برپا کرے گا۔ اس لیے صحیح تعلیم وتربیت حاصل کرنے والی ماؤں بہنوں بچوں اور بچیوں کے قصے جو خواجہ محمد اسلام کی مرتب شدہ کتابوں میں موجود ہیں' کا مطالعہ فرمائیں تا کہ ہماری مائیں بہنیں' بچے اور بچیاں ان قابل احترام ماؤں اور بہنوں کے قصے پڑھ کر اور ان کی راہ اختیار کر کے دونوں جہانوں کی نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں۔ خواجہ محمد اسلام کی کتابوں میں چھپے ہوئے قصے پڑھ کر اور سن کر بچوں میں تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی دلوائیں۔ ایسا تعلیم یافتہ بچہ آپ کے لیے دنیا میں نیک نامی اور آخرت میں صدقہ جاریہ کے طور پر بخشش کا باعث بنے گا۔ واجب الاحترام اساتذہ کرام! اللہ رب العزت نے آپ کو معلم کا وہ پیشہ عطا فرمایا ہے جس کی بے پناہ فضیلت احادیث نبوی ﷺ میں موجود ہے۔ جو بچے آپ کے زیر تعلیم ہوں ان کی آپ بہترین تعلیم وتربیت کر کے دنیا میں نیک نامی اور آخرت میں اپنی بخشش کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ بچوں پر تشدد کرنے، ان کو برا بھلا کہنے سے پرہیز

Marfat.com

کریں۔ آپ بچوں کو شفقت اور محبت سے پڑھائیں اور یوں سمجھیں یہ بچے جب آپ سے تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے میدان میں قدم رکھیں گے تو جس جگہ بھی جائیں گے اپنے اچھے اخلاق سے دنیا میں آپ کی نیک نامی کا اور دعاؤں کے ذریعے آپ کی بخشش کا باعث بنیں گے۔ معزز والدین و اساتذہ کرام! آپ نے اس فقیر عاجز مسکین خواجہ محمد اسلام کی اس استدعا پر توجہ نہ دی اور اس کے برعکس بچوں کو تعلیم دلوانے اور دینے کے سلسلے میں تساہل اور کوتاہی کی اور ان پر تشدد کیا اور مارا پیٹا تو پھر یہ بچہ مجبور ہو کر درسگاہ اور گھر سے بھاگ جائے گا تو پھر بچہ مجبور ہو کر فریاد کرے گا۔

معصوم ٹیڈی بچے کی ڈیڈی سے فریاد

مارو نہ ہمیں ڈیڈی بچپن کا زمانہ ہے
یہ آپ کی کرسی تو اپنا ہی ٹھکانہ ہے
برسات میں ندیا کی سیریں ہمیں کرنے دو
گرداب کے مرتے ہیں بے شک ہمیں مرنے دو
آئے ہیں جس جہاں سے وہیں لوٹ کے جانا ہے
مارو نہ ہمیں ڈیڈی بچپن کا زمانہ ہے
اور آپ بھی بچپن میں سکول سے بھاگے تھے
سنتے ہیں شرارت میں شیطان سے بھی آگے تھے
ہم آپ کے بچے ہیں اور آپ پر ہی جانا ہے
مارو نہ ہمیں ڈیڈی بچپن کا زمانہ ہے

جب ماں کو ماں جی، باپ کو ابا جان اور بیٹے کو بیٹا کہا جاتا تھا، باپ کا احترام، ماں کی عظمت اور بیٹے پر شفقت ہوتی تھی۔ اچھے ناموں کی وجہ سے کام بھی اچھے ہوتے تھے۔ ایک بات کہتا ہوں؛ عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے، اگر آپ شیر یا چیتے کی کھال کا لباس پہن لیں گے تو چیرنے پھاڑنے کا جذبہ آپ کے اندر پیدا ہوگا۔ بس اسی طرح ہر چیز کے اثرات کا قیاس کر لیں۔

خواجہ محمد اسلام کا پیغام دُنیا بھر کے مسلمانوں کے نام

میرے واجب الاحترام بزرگو اور بھائیو، ماؤں اور بہنوں، بچو اور بچیو! ہم میں سے ہر ایک اپنی زندگی کی کتاب مرتب کر رہا ہے اور کتابِ زندگی کے اوراق برابر الٹ رہے ہیں، ہر آنے والی صبح ایک نیا ورق الٹ دیتی ہے۔ یہ الٹے ہوئے ورق برابر بڑھ رہے ہیں اور باقی ماندہ ورق برابر کم ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

اور ایک دن وہ ہوگا جب ہم اپنی زندگی کا آخری ورق الٹ رہے ہوں گے۔ جونہی ہماری آنکھیں بند ہوں گی یہ کتاب بھی بند ہو جائے گی اور ہماری یہ تصنیف محفوظ کر دی جائے گی۔

کبھی آپ نے غور کیا، اس کتابِ زندگی میں آپ کیا درج کر رہے ہیں؟ روزانہ کیا کچھ اس میں لکھ کر آپ اس کا ورق الٹ دیتے ہیں۔ آپ کو شعور ہو یا نہ ہو، آپ کی یہ تصنیف تیار ہو رہی ہے اور آپ اس کی ترتیب و تکمیل میں اپنی ساری قوتوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اس میں آپ وہ سب کچھ لکھ رہے ہیں جو آپ سوچتے ہیں، دیکھتے ہیں، سنتے ہیں، سناتے ہیں، چاہتے ہیں، کرتے ہیں اور کراتے ہیں، اس میں صرف وہی کچھ نوٹ ہو رہا ہے جو آپ نوٹ کر رہے ہیں، کسی دوسرے کو ہرگز کوئی اختیار نہیں جو ایک شوشہ بھی اس میں بڑھا یا گھٹا سکے، اس کتاب کے مصنف تنہا آپ ہیں اور صرف آپ ہی اپنی کوشش اور کاوش سے اسے ترتیب دے رہے ہیں۔ ذرا آنکھیں بند کیجیے اور سوچئے: ''کل'' یہی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہوگی اور اللہ واحد و قہار آپ سے کہے گا: ''پڑھ اپنی کتاب، آج اپنے نامہ اعمال کا جائزہ لینے کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔

پھر سوچئے! ان خوش نصیبوں کی خوشی کا کیا ٹھکانا ہوگا جن کا دفترِ عمل ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان مجرموں پر کیا بیتے گی جن کی کتابِ زندگی ان کے بائیں ہاتھ میں پکڑائی جائے گی۔ آیئے کچھ دیر کے لیے تصور کی آنکھوں سے قرآن کے آئینے میں اس جھنجھوڑنے والے منظر کو دیکھیں۔ خوش نصیب لوگوں کے بارے میں فرمایا: ''وہ بھی کیسا دن ہوگا جب تم لوگ پیش کیے جاؤ گے' تمہارا کوئی راز چھپا نہ رہ جائے گا' اس وقت جس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا: لو دیکھو' پڑھو میرا نامہ اعمال۔ میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے۔ پس وہ دل پسند عیش میں ہوگا' عالی مقام جنت میں' جس کے پھلوں کے گچھے جھکے پڑ رہے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ پیؤ اپنے ان نیک اعمال کے صلے میں جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں۔'' اس کا دوسرا رُخ کیا ہے: ''اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا: کاش میرا نامہ اعمال مجھے نہ دیا گیا ہوتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے' کاش میری وہی موت (جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی۔ آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سارا اقتدار ختم ہو گیا۔ (حکم ہوگا) پکڑو اسے اور اس کی

Marfat.com

گردن میں طوق ڈال دؤاور پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔ پھر اس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔ یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ لہٰذا آج نہ یہاں اس کا کوئی یار غم خوار ہے اور نہ زخموں کے دھوون کے سوا اس کے لیے کوئی کھانا' جسے خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔"

لمحہ فکریہ ﴿ کبھی آپ نے غور کیا کہ آپ اپنی کتاب زندگی کس ہاتھ میں لینے کی تیاری کر رہے ہیں' دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں؟ دائیں ہاتھ میں وہی کتاب دی جائے گی جو اللہ کی نظر میں دائیں ہاتھ کے لائق ہوگی اور بائیں ہاتھ میں وہی کتاب دی جائے گی جو اللہ کی نظر میں بائیں ہاتھ کے لائق ہوگی۔

سنجیدگی سے سوچنے کی بات ہے کہ آپ شب و روز کی دوڑ دھوپ سے جو کتاب مرتب کر رہے ہیں وہ کس آرزو کے ساتھ کر رہے ہیں اور اس آرزو میں آپ کس حد تک مخلص ہیں؟

حکایت ﴿ ایک شخص اپنے صغیر سن بچے کو پنجشنبہ کی رات کو دیکھتا ہے کہ وہ ہائے ہائے کرتا ہے اور سوتا نہیں۔ باپ نے بچے سے پوچھا کہ اے بیٹا! کیا آج تیرے کہیں درد ہے جو سوتا نہیں۔ بچے نے کہا کہ میرے کہیں درد تو نہیں مگر مجھے یہ غم ہے کہ کل جمعرات کا دن ہے۔ کل مجھ سے میرے استاد آٹھ دن کا پڑھا ہوا سب سبق سنیں گے۔ پھر دیکھئے میں یاد کیا ہوا سناتا ہوں یا بھول جاتا ہوں۔ اگر بھول گیا تو پھر دیکھئے میں کس قدر پٹتا ہوں۔ اس غم میں مجھے نیند نہیں آتی۔ باپ نے بچے سے یہ بات سن کر کہا: ہائے! یہ معصوم بچہ اپنے استاد کے پیٹنے سے اتنا ڈرا اور روتا اور رات بھر جاگتا ہے، مگر ہم نالائق اپنے مولیٰ کے سامنے جانے اور اللہ کی حضوری اور پیشی سے کچھ نہیں ڈرتے' برابر موت سے غافل ہو کر پڑے سوتے ہیں۔ ایک بچہ کل ایک ہفتہ کی پڑھائی' کل سات دن کے پڑھے ہوئے کی پڑتال سے غمگین ہے مگر ہم ساری عمر کے اعمال کی پڑتال سے بھی اللہ قہار و جبار کے سامنے قیامت کے دن میدان میں کھڑے ہونے سے کچھ نہیں ڈرتے۔ بچہ رات بھر نہیں سوتا' ہم ایسے سوتے ہیں کہ صبح کی نماز کو بھی نہیں اُٹھتے۔ اے اللہ ہمیں ہدایت دے۔ آمین!

دُعا کی اہمیت' ضرورت اور فضیلت

اللہ سے مانگنے کی اصل چیز ہدایت ہے۔

(۱) اگر اولاد ہو لیکن ہدایت نہ ہو تو......

Marfat.com

نا ہنجار' نا خلف' بدکردار' بدمعاش' ماں باپ پر عذاب' سوسائٹی خراب

(۲) اگر دولت ہو لیکن ہدایت نہ ہو تو......

قارونیت اور اللہ کی نافرمانیوں میں دولت کا استعمال

(۳) اگر اقتدار ہو لیکن ہدایت نہ ہو تو......

فرعونیت' رعیت پر ظلم جو تباہی کا باعث ہے۔

(۴) اگر تمام انسانی اعضاء (دماغ' بصارت' سماعت' ہاتھ پاؤں) مع صلاحیت موجود ہوں لیکن ہدایت نہ ہو تو......

گمراہی' فتنہ و فساد جو آج تمام دُنیا میں برپا ہے۔

اللہ سے مانگنے کی دوسری چیز ﴿ دین کا فہم' مخلوقِ خدا سے محبت' حکمت اور قرآن کا فہم

دُعا ہے: اللہ پاک ہر مسلمان کو ہدایت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

﴿درود شریف کے فضائل﴾

دُعا سے پہلے درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔ درود شریف پڑھنے سے اللہ راضی' گمراہی سے نجات' اُمیدیں پوری' دلمعور اور قیامت کے دہشت ناک دن میں امن نصیب ہوگا۔ اللہ رب العزت نے آسمان کو ستاروں سے' فرشتوں کو جبرئیلؑ سے' بہشت کو حوروں سے' پیغمبروں کو حضرت محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے' دنوں کو روزِ جمعہ سے' راتوں کو شب قدر سے' مہینوں کو رمضان مبارک سے' مسجدوں کو کعبۃ اللہ سے اور قرآن پاک کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے آراستہ کیا ہے۔ خوب اللہ کا ذکر کرو۔

بدن کی سلامتی؛ قلت طعام میں' روح کی سلامتی ترک گناہ میں اور دین کی سلامتی حضرت خیر الانام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے میں ہے۔ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ...... نہ اُگاؤں۔ اے بندے! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جائے جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اُس کی روح

Marfat.com

اور تیری آنکھ سے اُس کی روشنی تو سن اللہ کا ذکر کثرت سے کر اور اس کے رسول پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر کثرت سے درود وسلام بھیجا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اے اللہ پاک! مسلمانوں میں محبت عطا فرما اور فرقہ پرستی سے ہماری حفاظت فرما...... اے اللہ پاک! تو ہمیں علمائے کرام کی قدر، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت کرنے والا بنا...... اے اللہ پاک! تو ہمیں مسلمانوں کی بیقراری میں، تکلیف دور کرنے میں، تنگ دستی میں ان کی خدمت کرنے والا بنا...... اے اللہ پاک! مسلمان کی عزت، آبرو کی حفاظت کرنے والا بنا...... اے اللہ پاک! تو ہمیں اپنی مخلوق پر رحم کرنے کی صفت عطا فرما...... اے اللہ پاک! تو ہمیں مکر وفریب سے، دوسروں پر ظلم کرنے سے بچا...... اے اللہ پاک! ہر مسلمان کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنے والا بنا...... اے اللہ پاک! تو ہمیں اچھے اخلاق سے مالا مال فرما اور ہمیں اہل وعیال سے اچھا سلوک کرنے کی توفیق عطا فرما...... اے اللہ پاک! تو ہمیں مصائب پر صبر، نعمت پر شکر اور طاقت کے باوجود درگزر کرنے کی توفیق عطا فرما...... اے اللہ پاک! تو ہمیں کسی کا محتاج نہ کر...... اے اللہ پاک! تو ہمیں اپنا شکر گزار بندہ بنا...... اے اللہ پاک! ہمیں اپنے فرائض کو ایمان داری سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما...... اے اللہ پاک! تو ہماری ہر قسم کے مصائب اور مشکلات سے حفاظت فرما...... اے اللہ پاک! تو ہمیں اپنی خطاؤں پر ندامت کے آنسو بہانے کی توفیق عطا فرما...... اے اللہ پاک! غرور وتکبر سے ہماری حفاظت فرما...... اے اللہ پاک! تو ہمیں دین پر استقامت عطا فرما...... اے اللہ! روحانی اور جسمانی بیماریوں سے ہماری حفاظت فرما...... اے اللہ پاک! ہمیں سلیم قلب عطا فرما...... اے اللہ پاک! ہمیں اپنے مقبول بندوں کی رفاقت نصیب

Marfat.com

فرما...... اے اللہ پاک! ہمیں حیا اور ایمان کی دولت سے مالا مال فرما...... اے اللہ پاک! جھوٹ اور غیبت سے ہماری حفاظت فرما...... اے اللہ پاک! تو اپنی ہر نافرمانی سے ہماری حفاظت فرما۔

اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے نبیوں اور صدیقوں جیسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور شہیدوں اور نیکوں کا درجہ بخشا ہے اُن کی صحبت ہمیں عطا کر۔ ہمیں یقین ہے تو ہمیں اپنی نعمت سے محروم نہ رکھے گا کیونکہ تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ اے اللہ! جو لوگ قبروں کے اندر گناہوں کی پاداش میں گرفتار بلا ہیں، اُن کی رہائی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ یہ لوگ غربت میں مسافر کی حیثیت سے پڑے ہیں، اُن کے اُوپر مٹی پڑی ہے جس سے اُن کی خوبصورتی ختم ہوگئی ہے۔ سانپ بچھو وغیرہ ان کا جسم کھا رہے ہیں، یہ لوگ عمارت کی صورت میں قبر کے اندر پڑے ہیں۔ یہ بات نہیں کر سکتے۔ حشر تک اسی طرح پڑے رہیں گے۔ ان میں نیک اور بدکار بھی ہیں۔ گنہگار اور تیری راہ میں کوشش کرنے والے بھی ہیں۔ غرض سب قسم کے لوگ ہیں اے اللہ! جو ان میں بدحال ہیں، انہیں خوش حالی اور بزرگی عطا فرما۔ جو پریشان ہیں اُن کا غم و فکر دور کر دے۔ اس کے بدلے اُنہیں خوشی عطا فرما۔ اے اللہ! مسلمان مردوں پر خواہ پیادہ ہوں خواہ مقیم، ان سب نے تیری بارگاہ میں گردنیں خم کر رکھی ہیں اُن پر مہربانی فرما، اور ان کی عاجزی قبول کر۔ جب تک یہ لوگ قبروں کے اندر ہیں، تیری رحمت پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔ تیری بارگاہ سے توقع رکھتے ہیں کہ انہیں بلند درجے عطا ہوں۔ تُو ان کی قبروں کو رحمت کی جگہ بنا دے، ان پر بخشش فرما۔ ان کے باپ بیٹوں، بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب جو ان کے وجود سے پہلے برباد و ویران ہو جائیں، ان کی صفات و کدورت کو بدل دے قبل اس کے کہ ان کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے اور زمین کے طبقات تلے چلے جائیں، اس سے قبل کہ مہربانی کا کلمہ ان کے حق میں نفرت کا کلمہ بن جائے، ایسا وقت آئے کہ دن رات میں تبدیل ہو جائے سب زمین اور آسمان والوں کو موت اپنی نیند سلا دے۔ جب بوڑھے ہائے کہیں، ضعیف اور جوان لوگ اُف کہیں، رسوا اور بدکار لوگ نا اُمید ہو جائیں، نوجوان مسرتوں کو پکاریں۔ اے زمین و آسمان کے مالک! تو اپنی رحمت نازل فرما۔ اپنی خاص بخشش فرما۔ کیونکہ لوگ اپنے برے کاموں سے پریشان ہو رہے ہیں، خوف سے کانپ رہے ہیں، شرم کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں، اُن کے منہ پر خاموشی کی مہر لگی ہے۔ وہ بولنے سے معذور ہیں، اپنے برے اعمال کے باعث

Marfat.com

شرمندہ اور سرنگوں ہیں۔ جس چیز سے ان کی دوستی تھی اب اُس سے ڈر رہے ہیں۔ اب کہتے ہیں کیا ہی اچھا ہوتا اگر اللہ ہمیں پیدا ہی نہ کرتا۔ اے اللہ! تو ہی اپنی قوت سے ہر چیز کو حرکت دینے والا اور ہر آواز کو سننے والا ہے۔ موت کے بعد دوبارہ ہڈیوں کے جسم کو لباس پہنانے والا ہے تو آنحضرت ﷺ اور اُن کی آل پر درود بھیج۔ اس متبرک رات کی بزرگی کے بدلے ہمارا ہر گناہ بخش دے۔ ہمارے رنج و درد کو خوشی وراحت میں تبدیل کر دے تکلیف میں مبتلا ہونے والے ہر شخص کو سلامت رکھ۔ ہر بدکار کی بدکاری کو دور کر دے۔ جس کا حق چھینا گیا ہو اس کا حق اسے دلا دے۔ کوئی گنہگار ایسا نہ رہے جو توبہ نہ کرے۔ ہر فرد کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھ۔ ہماری دینی و دنیوی ضروریات پوری کر دے مگر جس حاجت میں تیری خوشنودی نہ ہو اُسے پورا نہ کر۔ ہمیں نیکی عطا فرما، اور ہماری گم شدہ چیز واپس ملنے میں ہماری مدد فرما، کیونکہ تو ہی سب مہربانوں سے زیادہ رحیم ہے۔ تو ہمارے گناہ بخش دے۔ ہمارے والدین، بہن بھائی، قریبی دوست اور اساتذہ، اور وہ لوگ جو ہمارے لئے دعا مانگتے ہیں، جو تیرے دوست ہیں، خواہ زندہ ہیں یا مُردہ، ان سب کو اپنی رحمت سے معاف کر دے کیونکہ تو ہی بلائیں دور کرنے والا ہے دعائیں قبول کرنے والا ہے۔ تو ہی ہمارے رنج دور کر سکتا ہے، تو ہی ان سب صفات کا مالک ہے۔ آنحضرت ﷺ اور ان کی آل سب مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں ان سب پر درود بھیج اور قرآنی آیات سے ہمیں فائدہ پہنچا۔ قرآن کی برکت سے ہمارے عیب ڈھانپ دے، رمضان المبارک کی برکت سے انہیں چھپا دے۔ اے اللہ! رمضان کے روزوں اور رات کے قیام کی برکت سے ہمارے درجے بلند کر۔ اے خفیہ رازوں کے جاننے والے، آنحضرت اور ان کی اولاد پر درود بھیج۔ قرآن کریم کی برکت سے ہمارے سارے گناہ بخش دے اس کے طفیل ہماری بخشش اور بزرگی میں اضافہ کر۔ ہمارے بیماروں کو شفا دے، جو مر چکے ہیں اُن پر رحم کر، دین و دنیا کے بارے میں جو کچھ ہم پر گذرنے والا ہے اس کی اصلاح فرما۔ ہمارے گناہوں کا بوجھ ہم سے مٹا دے، اپنے پاک اور نیک لوگوں جیسی خصلت ہمیں عطا فرما۔ ہمارے گناہ اور ہماری لغزشیں بخش دے۔ کدورت سے ہمارے دل اور سینے پاک کر دے۔ سارے تفکرات سے ہمارے دل صاف کر دے ہمیں قحط سے بچا۔ بروں کی برائی اور مکاری سے بچا۔ جب تک ہم زندہ ہیں۔ ہمیں اصحاب کی دوستی پر قائم رکھ۔ میدان حشر میں ان کے ساتھ کر دے۔ مجھے اور دوسرے لوگوں کو

Marfat.com

دوزخ کی آگ سے آزاد کر۔ دنیا وآخرت میں ہمیں نیک بنا اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ پاک ہم نے تیرے عہد کی پرواہ نہ کی اور اپنی بداعمالیوں سے تیری مقدس زمین کو ملوث کیا اور گھناؤنا کر دیا لیکن اب ہم اپنی سزاؤں کو پہنچ چکے اور ہم نے بڑے سے بڑا دکھ اٹھالیا۔ ہم مثل یتیم لڑکوں کے ہو گئے جن کے والدین کو ان سے جدا کر دیا گیا ہو۔ کیوں کہ آپ ہم سے راضی نہ رہے اور ہم غمگینی اور رسوائی کے لیے چھوڑ دیے گئے۔ پر اے حی و قیوم! اب ہم پر رحم کر۔

ہمارے قصوروں کو معاف کر، اور ہم سے منہ نہ موڑ۔ گو ہماری خطائیں بے شمار ہیں لیکن ہم سب تیرے ہی نام سے کہلاتے ہیں، اور تیری راہ میں دکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہیں۔

اے ستّار و تواب رحیم! کیا ہمارا غم دائمی ہے؟ کیا ہماری خزاں کے لئے کبھی بہار نہیں اور کیا ہمارے زخم کے لئے کوئی مرہم نہ ہو گا؟ اے نسل ابراہیمی کے اُمید گاہ! تُو ہمیشہ کے لئے ہمیں نہ بھول اور ہمیں اپنی طرف لوٹا لے۔ ہم تجھ سے ہمیشہ بھاگے ہیں مگر اب ہم تیری طرف لوٹ آئیں گے کیونکہ ہمیں کہیں پناہ نہیں ملی۔ تو ہمیں صداقت اور نیکی کے لئے چن لے اور اپنی ہدایت و عدالت کی تبلیغ کا بوجھ پھر ہماری گردنوں پر ڈال! دنیا آج انتہائی ترقی کے بعد بھی امن و عدالت کے لئے ویسی ہی تشنہ ہے جیسی ظہور صداقت کُبریٰ کے اولین عہد جہالت میں تھی۔

حمد اللہ ہی کے لیے ہے جس کی نعمتوں کا کوئی حساب نہیں، محمد ﷺ اُن کی آل، احباب اور اُن کی پاک ازواج پر درود و سلام ہو۔

فرمانِ رسول ﷺ اپنے عزیزوں کو صدقہ کا ثواب پہنچاؤ

ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ میری والدہ کا دفعتہً انتقال ہو گیا۔ اگر دفعتہً نہ ہوتا تو وہ کچھ صدقہ وغیرہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو ان کی طرف سے ہو جائے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان کی طرف سے صدقہ کر دو۔ اپنے ماں باپ، خاوند، بیوی، بہن، بھائی، اولاد اور دوسرے رشتہ دار خصوصاً وہ لوگ جن کے مرنے کے بعد ان کا کوئی مال اپنے پاس پہنچا ہو یا ان کے خصوصی احسانات اپنے اوپر ہوں جیسے اساتذہ اور مشائخ، ان کے

Marfat.com

لیے ایصالِ ثواب کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔ بڑی بے غیرتی ہے کہ ان کے مال سے آدمی نفع اٹھاتا رہے، ان کی زندگی میں ان کے احسانات سے فائدہ اٹھاتا رہے اور جب وہ اپنے عطایا اور اپنے ہدایا کے ضرورت مند ہوں تو ان کو فراموش کردے۔ آدمی جب مرجاتا ہے تو اس کے اپنے اعمال ختم ہو جاتے ہیں بجز اس صورت کے کہ وہ کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ گیا ہو یا کوئی ایسا عمل کر گیا ہو جو صدقہ جاریہ کے حکم میں ہو جیسا کہ آئندہ آرہا ہے اس وقت وہ دوسروں کے ایصالِ ثواب اور ان کی دعا وغیرہ سے امداد کا محتاج رہتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مردہ اپنی قبر میں اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو پانی میں ڈوب رہا ہو اور ہر طرف سے کسی مددگار کا خواہشمند ہو اور وہ اس کا منتظر رہتا ہے کہ باپ بھائی وغیرہ کسی دوست کی طرف سے کوئی مدد دعا کی (کم از کم) اس کو پہنچ جائے اور جب اس کو کوئی مدد پہنچتی ہے تو وہ اس کے لیے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔

صدقہ جاریہ حضرت سعدؓ نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا، ان کے ایصالِ ثواب کے لیے کون سا صدقہ زیادہ افضل ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ پانی سب سے افضل ہے۔ اس پر حضرت سعدؓ نے اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب کے لیے ایک کنواں کھدوا دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص پانی کا سلسلہ جاری کر جائے تو انسان یا کوئی بھی اس سے پانی پیئے گا تو اس شخص کو قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے گا۔

حضرت امام نوویؒ نے مسلم شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ صدقہ کا ثواب میت کو پہنچنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہی بات حق ہے اور بعض لوگوں نے جو یہ لکھ دیا ہے کہ میت کو اس کے مرنے کے بعد ثواب نہیں پہنچتا، یہ قطعاً باطل ہے اور کھلی ہوئی خطا ہے یہ قرآن پاک کے خلاف ہے، یہ حضور ﷺ کی احادیث کے خلاف ہے یہ اجماع امت کے خلاف ہے اس لیے یہ قول ہرگز قابل التفات نہیں۔ شیخ تقی الدینؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ خیال کرے کہ آدمی کو صرف اپنے ہی کیے کا ثواب ملتا ہے وہ اجماع امت کے خلاف کر رہا ہے کیونکہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ آدمی کو دوسروں کی دعا سے فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ دوسرے کے عمل سے نفع ہوا۔ نیز حضور اقدس ﷺ میدان حشر میں شفاعت فرماویں گے اور دوسرے انبیاء اور صلحا سفارش فرمائیں گے۔ یہ سب دوسروں کے عمل سے فائدہ ہوا نیز فرشتے مومنوں کے لیے دعا

Marfat.com

اور استغفار کرتے ہیں (جیسا کہ سورۂ مومن کے پہلے رکوع میں ہے) یہ دوسرے کے عمل سے فائدہ ہوا۔ نیز حق تعالیٰ شانہ محض اپنی رحمت سے بہت سے لوگوں کے گناہ معاف فرمادیں گے، یہ اپنی کوشش اور عمل کے علاوہ سے فائدہ ہوا۔ نیز حج بدل کرنے سے میت کے ذمہ سے حج فرض ادا ہو جاتا ہے، یہ دوسرے کے عمل سے نفع ہوا۔ غرض بہت سی چیزیں اس کے لیے دلیل اور حجت ہیں جن کا شمار دشوار ہے۔ جو شخص صدقہ کرے یا اور کوئی نیکی کا کام کرے اس کا ثواب دوسرے شخص کو بخش دے خواہ وہ شخص جس کو بخشا ہے زندہ ہو یا مردہ، اس کا ثواب پہنچتا ہے اس میں کوئی فرق نہیں کہ جس کو ثواب بخشا ہے وہ زندہ ہے یا مردہ۔ اپنے عزیز مُردوں کو ثواب پہنچانے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، ان کے حقوق کے علاوہ۔ عنقریب مرنے کے بعد ان سے ملنا ہوگا۔ کیسی شرم آئے گی جب ان کے حقوق، ان کے احسانات اور ان کے مالوں میں سے جو آدمی اپنے کام میں خرچ کرتا رہتا ہے، ان کو یاد نہ رکھے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد جن چیزوں کا ثواب ملتا ہے، ایک تو وہ علم ہے جو کسی کو سکھایا اور اشاعت کی ہو اور وہ صالح اولاد ہے جس کو چھوڑ گیا ہو اور وہ قرآن شریف جو میراث میں چھوڑ گیا ہو اور وہ مسجد ہے اور مسافر خانہ ہے جن کو بنایا ہو اور نہر ہے جو جاری کر گیا ہو اور وہ صدقہ جس کو اپنی زندگی میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے۔ "ثواب ملتا رہے" کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ جاریہ کے طور پر دے گیا۔ مثلاً وقف کر گیا ہو اور "علم کی اشاعت" کا مطلب یہ ہے کہ کسی مدرسہ میں چندہ دیا ہو یا کسی دینی کتاب کی تالیف کی ہو یا پڑھنے والوں کو تقسیم کی ہو یا مسجدوں اور مدرسوں میں قرآن پاک یا دینی کتابیں وقف کی ہوں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی کسی قسم کی جانی یا مالی کوشش علم کے پھیلانے میں دین کی بقا اور حفاظت میں لگ جائے کہ دنیا کی زندگی خواب سے زیادہ نہیں۔ نہ معلوم کب اس عالم سے ایک دم جانا ہو جائے۔ جتنا ذخیرہ اپنے لیے چھوڑ جائے گا وہی دیرپا اور کارآمد ہوگا۔ عزیز و اقارب، احباب، رشتہ دار سب دو چار دن رو کر یاد کر کے اپنے مشاغل میں لگ کر بھول جائیں گے۔ کام آنے والی چیزیں یہی ہیں جن کو آدمی اپنی زندگی میں اپنے لیے کبھی فنا نہ ہونے والے بینک میں جمع کر جائے کہ سرمایہ محفوظ رہے اور نفع قیامت تک ملتا رہے۔

اے اللہ! تیری رحمت سے اس کتاب "ماں کی شان" کے مطالعہ کی جو توفیق ہمیں تیری طرف

Marfat.com

سے ملی ہے یہ تیرا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ اپنے فضل و احسان سے اس کتاب کو ہماری زندگی کا دستور العمل بنا۔ اے اللہ! اس کتاب کا جو ہم نے مطالعہ کیا ہے اس کی برکت سے ہمیں اپنے ماں باپ کی عظمت، عزت، خدمت اور ان کے احسانات کی قدر دانی نصیب فرما اور اس کا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت یوشع بن نون علیہ السلام، حضرت شموئیل علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت ذکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی والدہ حضرت مریم علیہ السلام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب کو اس کا ثواب عطا فرما۔ حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت فاطمۃ الزہرہؓ، حضرت عائشہ صدیقہ تمام امہات المومنین اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ اور اولیاء کرام مردوں اور اولیاء کرام عورتوں اور محدثین حضرات سب کو اس کا ثواب عطا فرما اور ان سب پر تیری رحمتیں ہوں ستاروں کی تعداد کے برابر، پانی کے قطروں کے برابر، ریت کے ذروں کے برابر، درختوں کے پتوں کے برابر، فرشتوں کی تعداد کے برابر اور ان پر تیری اتنی رحمتیں ہوں جن کا شمار کرنے والے قیامت تک شمار نہ کر سکیں۔ اے اللہ پاک! جو تیرے ہدایت یافتہ چنے ہوئے لوگ ہیں، ان کی راہ پر چلنا ہمیں بھی نصیب فرما۔ آمین!

Marfat.com

خواجہ اسلام ـــــ مرنے والے کا پیغام زندوں کے نام

قبر پر آنے والے سن
عاجزوں کی ذرا صدا سن لے
ٹھہر ہم پر گزرنے والے سن
زیر دستوں کی التجا سن لے

ہم بھی ایک دن زمین پہ چلتے تھے
ہم بھی اک دن زمین کے مالک تھے
باتوں باتوں میں ہم مچلتے تھے
ہم بھی کل رونق ممالک تھے

مالکِ نقد و جائیداد تھے ہم
ہم بھی رکھتے تھے قصر عالی شان
بزم عالم میں بامراد تھے ہم
ہم بھی تھے مالکِ زمین و مکاں

ہم بھی رکھتے تھے کچھ زن و فرزند
ہم بھی رکھتے تھے دوست اور احباب
تھے جو دل پارہ جگر پیوند
تھے ہمارے بھی خادم و نوّاب،

کچھ بتا دو یہ سب کہاں ہیں آج
اے زمین میں مچلنے والے دیکھ
یک بیک سب کے سب کہاں ہیں آج
کبر ونخوت سے چلنے والے دیکھ

ہم سے عبرت پکڑ لے غفلت کیش
بھیج اس کے لیے کوئی سامان
یہی منزل تجھے بھی ہے درپیش
جس میں ہونا ہے کل تجھے مہمان

اپنا سامان اپنے ہاتھ سے باندھ
کل نہ بھیجے گا کوئی خویش و عزیز
صبح چلنا ہے تجھ کو رات سے باندھ
اپنے ہاتھوں سے بھیج اپنی چیز

اس کو افسانہ و خیال نہ جان
وعظ ہے قبر ہے نشان میری
بات حق کہہ رہا ہوں مان نہ مان
گرچہ خاموش ہے زبان میری

دل کے کانوں سے سن فغاں میری
جانے والے تو جا کے پھیلا دے
درس عبرت ہے داستاں میری
خواجہ محمد اسلام کی آواز سب کو پہنچا دے

نیکوں کی رُوح پرور زندگی سے، رشوت خوروں، سود خوروں، شرابیوں اور زانیوں کے ہولناک انجام سے باخبر ہونے کے لیے عبرت آموز کتاب "موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا" کا اور قصص الانبیاء، فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، انسانی زیور، حسن پرستوں کے انجام کا منظر کا مطالعہ کریں۔ خواجہ محمد اسلام

Marfat.com

ماں کا خواب

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب — بڑھا اور جس سے مرا اضطراب
یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں — اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں
لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال — قدم کا تھا دہشت سے اُٹھنا محال
جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی — تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی
زمرّد سی پوشاک پہنے ہوئے — دیئے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے
وہ چُپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں — خُدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں
اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر — مجھے اُس جماعت میں آیا نظر
وُہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا — دیا اُس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا
کہا مَیں نے پہچان کر میری جاں! — مجھے چھوڑ کر آ گئے تم کہاں؟
جُدائی میں رہتی ہوں مَیں بے قرار — پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار
نہ پروا ہماری ذرا تُم نے کی، — گئے چھوڑ، اچھی وفا تم نے کی
جو بچّے نے دیکھا مرا پیچ و تاب — دیا اُس نے مُنہ پھیر کر یوں جواب
رُلاتی ہے تجھ کو جُدائی مری — نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری
یہ کہکر وہ کچھ دیر تک چُپ رہا — دیا پھر دکھا کر یہ کہنے لگا

سمجھتی ہے تُو ہو گیا کیا اِسے؟
ترے آنسوؤں نے بُجھایا اِسے!

دیکھئے خواجہ محمد اسلام کی کتاب موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا

Marfat.com

خواجہ محمد اسلام کی کتاب

موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا پڑھ کر تو دیکھو

خواجہ محمد اسلام کی کتابیں جس وقت پڑھا کرتا ہوں
نور ہی نور نظر آئے گا پڑھ کر دیکھو
اس قدر سہل اور آسان کہ حیرانی ہے
ان کتابوں کی تعریف بیان ہو کیوں کر
ان کتابوں کو پڑھا کر دور ہوگی جو پریشانی ہے
گھر کی زینت کو نہ چاندی ہے نہ سونا لازم
مدرسوں میں ان کتابوں کو بچوں کو پڑھایا جائے
گھر کے ہر فرد کو پڑھ پڑھ کر بتایا جائے
چشمۂ درس اگر دل میں جاری ہو جائے

شکر اللہ کا لاکھ بار کرتا ہوں
اور ان کتابوں کو سینے سے لگا کر دیکھو
اہلِ ایمان کے لیے تحفہ لاثانی ہے
بن پڑھے کشف و کرامات عیاں ہو کیوں کر
ان کتابوں میں اللہ والوں کی کہانی ہے
خواجہ محمد اسلام کی کتاب کا ہر گھر میں ہے ہونا لازم
کالجوں میں اسے طلباء کو سنایا جائے
جو ہیں گمراہ انہیں راہ پر لایا جائے
خوف اللہ کا ہر شخص پر طاری ہو جائے

دیں جو دُختر کو مادر جہیز میں خواجہ محمد اسلام کی کتابیں اور کتاب موت کا منظر
دلہا دلہن کا سلامت رہے پیہم ایمان نہ ہو گا کوئی خطر

ہر محلے میں ہر ایک گاؤں میں ہر ہر گھر میں
خواجہ محمد اسلام کی کتابیں چھپوا کر اور خرید کر تقسیم کرو دنیا بھر میں

Marfat.com

[illegible] دیں کی سرفرازی

میں اسی لیے مسلماں میں اسی لیے نمازی

پردہ نشین عورت کی عظمت کو سلام

بے پردہ عورت کو پردہ کرنے کا پیغام

خاتونِ جنت فری لائبریری

صرف خواتین کے لیے

زیرِ انتظام خواجہ محمد اسلام

خواتین اور بچیاں بلا معاوضہ کتابیں گھر لے جائیں اور مطالعہ کر کے واپس دے جائیں۔

خاتونِ جنت فری لائبریری یا کسی بھی لائبریری میں جو خواتین و حضرات اپنے بزرگوں، اہل و عیال، عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے کوئی بھی کتاب چھپوا کر بطور عطیہ دینا چاہیں یا لوگوں میں تقسیم کرنا چاہیں، وہ خواتین و حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں:

خواجہ محمد اسلام - اردو بازار لاہور پاکستان

Tel: 0300-4292315, 0300-8884206 web site: www.khawajaislam.com

Marfat.com

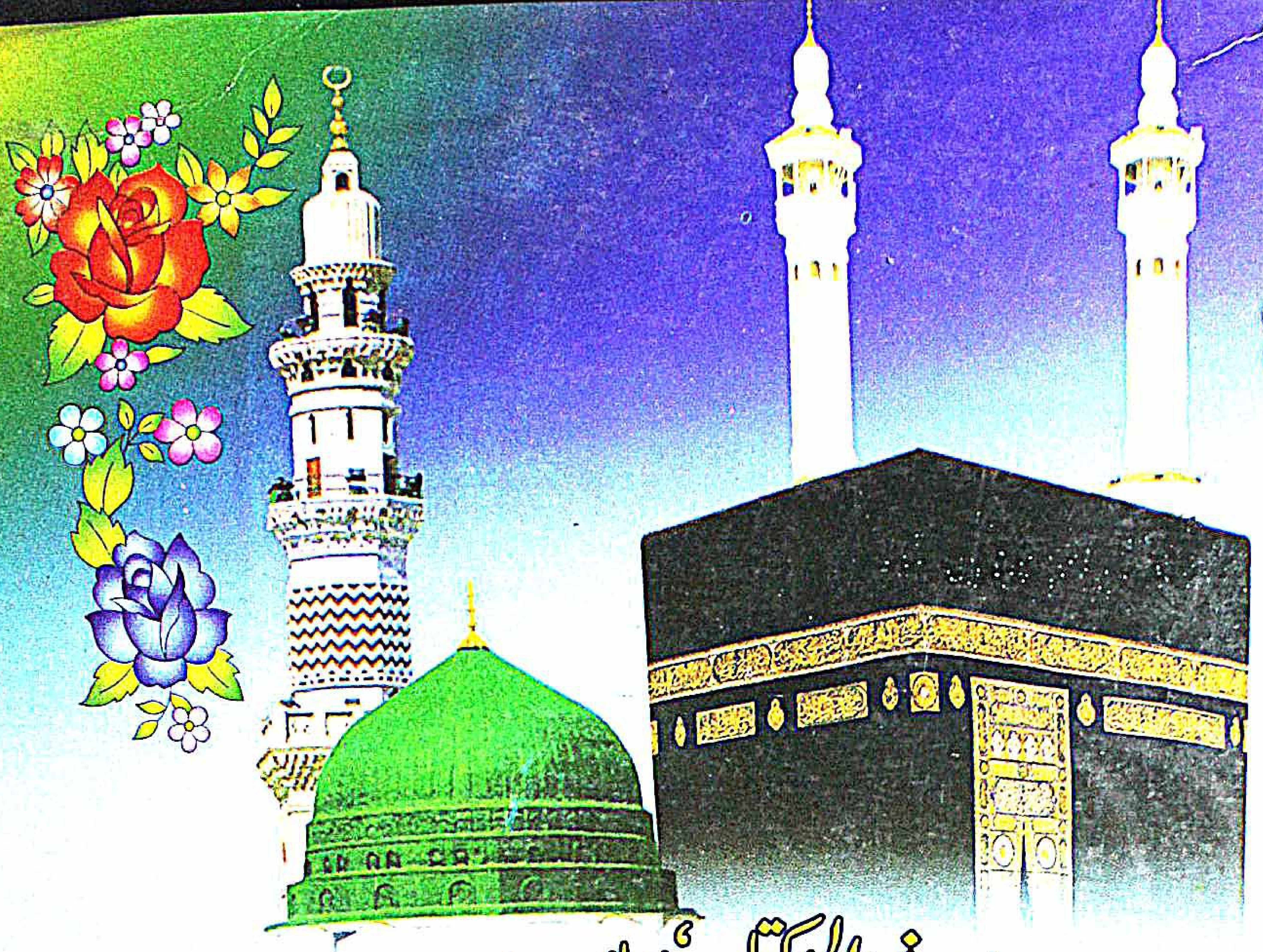

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان: ”جنت ماں کے قدموں تلے ہے“

ماں باپ کی عظمت کا احساس دلانے والی کتاب، میاں بیوی میں محبت بڑھانے والی کتاب
روٹھنے والے شوہروں اور روٹھنے والی بیویوں کو منانے کا طریقہ بتانے والی کتاب
اُجڑے گھر بسانے والی کتاب، جنت کی راہ دکھانے والی کتاب
آپ پڑھ کر تو دیکھیں یہی ہے کتاب

ماں کی شان

خواجہ محمد اسلام - اردو بازار لاہور پاکستان
Mobile: 0300-4292315, 0300-8884206, 0322-4282082

297.
294 م
1448

Marfat.com